روزہ اور قرآن کی شفاعت

حدیث نبویؐ کے آئینے میں

((الصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ ' یَقُوْلُ الصِّیَامُ : اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ' وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ : مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ' فَیُشَفَّعَانِ))

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

''روزہ اور قرآن (قیامت کے روز) بندے کے حق میں شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے ربّ! میں نے اس شخص کو دن میں کھانے پینے اور خواہشاتِ نفس سے روکے رکھا' تُو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت بندے کے حق میں قبول کی جائے گی۔''

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرہ: ۲۶۹)

8 NOV 2002

ماہنامہ

حکمتِ قرآن

لاہور

بیادگار: ڈاکٹر محمد رفیع الدین، ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، مرحوم

مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد، ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی

نائب مدیر: حافظ عاکف سعید، ایم اے (فلسفہ)

ادارۂ تحریر: حافظ خالد محمود خضر، پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی

جلد ۲۱ | رمضان المبارک ۱۴۲۳ - نومبر ۲۰۰۲ء | شمارہ ۱۱

— یکے از مطبوعات —

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶ - کے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور ۱۴ - فون: ۵۸۶۹۵۰۱

کراچی آفس: ۱۱ داؤد منزل متصل شاہ بخاری۔ شاہراہ لیاقت کراچی، فون: ۲۱۶۵۸۶

سالانہ زرِ تعاون: 100 روپے، فی شمارہ: 10 روپے

اس شمارے کی قیمت: 18 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

حرفِ اوّل

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنے فیوض و برکات کی بارش برساتا ہوا تیزی سے رخصت ہو رہا ہے۔ باسعادت ہیں وہ اہل ایمان جنہوں نے اس بارانِ رحمت کو اپنے دامن میں سمیٹا اور اس کے انوار و فیوض سے اپنے قلوب واذہان کو منور کیا —— اور جو بدقسمت اس ماہ مبارک کو پالینے کے باوجود رحمتوں اور برکتوں کی اس برسات میں بھی خشک دامن رہے ان کی تیرہ بختی پر کس کو شبہ ہو سکتا ہے۔

رمضان المبارک کے انوار و برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے لئے صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ نے آج سے اٹھارہ برس قبل نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کا آغاز کیا تھا۔ اس سلسلے کو الحمد للہ بہت قبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی اور اب لاہور' کراچی اور ملک کے دیگر شہروں میں سینکڑوں مقامات پر ہزاروں طالبانِ قرآن حکیم رمضان کی بابرکت راتیں قرآن حکیم کی معیت میں جاگتے ہوئے بسر کرتے ہیں اور از روئے حدیث نبویؐ قرآن حکیم کی شفاعت کے مستحق بنتے ہیں۔ دورۂ ترجمۂ قرآن حکیم کا یہ سلسلہ بیرون ملک کئی مقامات پر بھی جاری ہے۔ مزید برآں کیبل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ کے ذریعے محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کے دورۂ ترجمۂ قرآن سے پوری دنیا میں استفادہ کیا جا رہا ہے۔ قرآن اکیڈمی لاہور کی جامع القرآن میں' جہاں سے اس کارِ خیر کا آغاز ہوا تھا' محترم ڈاکٹر صاحب کے فرزند ڈاکٹر عارف رشید صاحب دورۂ ترجمۂ قرآن کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حکمت قرآن کا زیر نظر شمارہ نومبر اور دسمبر ۲۰۰۲ء کی مشترکہ اشاعت کا حامل ہے۔ اس نسبت سے اس کے صفحات میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ اس شمارے میں مرکزی انجمن خدام القرآن کی سالانہ رپورٹ برائے سال ۲۰۰۲۔۲۰۰۱ء بھی شامل اشاعت کی جا رہی ہے' جو یقیناً قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گی۔ ○○

مروّجہ قرآن خوانی

شرعی حیثیت اور تاریخی پس منظر

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک فکر انگیز خطاب

محترم خواتین وحضرات! السلام علیکم — میری اس گفتگو کی اوّلین مخاطب خواتین ہیں' اس لئے میں نے پہلے ان کا ذکر کیا ہے۔

ہمارے دین کے دو بنیادی ماخذ (sources) ہیں۔ یہ دین کی دو اساسات یا دو بنیادیں ہیں۔ سب سے پہلی بنیاد ہے اللہ کی کتاب اور دوسری اللہ کے رسول ﷺ کی سنت۔

کتاب وسنت کے الفاظ ہمارے ہاں مستقل طور پر گفتگوؤں' تقریروں اور خطبوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ ہمارے دین کی اصل میں دو بنیادیں ہیں۔ البتہ سنت کے ضمن میں ہمیں ایک وضاحت بھی ملتی ہے کہ اس کے ساتھ تعامل صحابہؓ کو بھی شامل کیا جائے گا۔ ایک مشہور حدیث ہے جس میں حضور ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ ''اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو کر رہ گئے تھے' اے مسلمانو! تم تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو کر رہو گے''۔ یہ ان پیشین گوئیوں میں سے ہے جو حضور ﷺ نے اپنی اُمت کے بارے میں فرمائی ہیں کہ اس میں تقریباً وہی کیفیات او روہی تمام عملی' اخلاقی' فکری' نظری اور علمی گمراہیاں پیدا ہو کر رہیں گی جو سابقہ اُمت مسلمہ یعنی بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی تھیں اور اسی کے نتیجہ میں وہ تمام حالات اِن پر بھی وارد ہوں گے۔ گویا عذابِ الٰہی کے کوڑے اِن پر بھی برسیں گے جیسا کہ سابقہ اُمت کی پیٹھ پر برسے تھے۔ از روئے حدیث نبویؐ:

((لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ)) (۱)

''میری اُمت پر بھی وہ تمام حالات وارد ہو کر رہیں گے جو بنی اسرائیل پر وارد

ہوئے تھے' بالکل اسی طرح جیسا کہ ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے۔''

اسی حدیث کے حوالے سے میں نے جائزہ لیا کہ جیسے تاریخ بنی اسرائیل کے چار ادوار تھے ایسے ہی اُمت مسلمہ کی تاریخ کے بھی چار دور گزر چکے ہیں۔

بعض احادیث میں الفاظ آئے ہیں کہ اگر بنی اسرائیل گوہ کے بل میں گھسے تھے تو مسلمانو! تم بھی گھس کر رہو گے۔ اور ایک حدیث میں اس سے بھی زیادہ شدید بات آئی ہے کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کی تھی تو تم میں سے بھی کوئی شخص ایسی حرکت کرنے والا ضرور پیدا ہوگا۔ اسی طرح کی حدیث یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

((وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً' کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً)) قَالُوْا : وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ : ((مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ))[۲]

''بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے' جبکہ میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی' یہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک جماعت کے۔'' صحابہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ جماعت کون سی ہو گی؟ فرمایا: ''(جو اس طریقے پر کاربند ہوں گے) جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

تو گویا سنت رسول ﷺ کے ساتھ اضافہ ہوگیا سنت صحابہؓ کا۔ اسی طرح ایک حدیث میں الفاظ آئے ہیں کہ:

((عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ))[۳]

''تم پر لازم ہے کہ میری سنت کو مضبوطی سے تھامو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامو''۔

خلفاءِ راشدین بھی صحابہ کرامؓ میں سے ہیں لیکن ان کا درجہ دوسرے صحابہؓ سے بلند ہے۔ پھر ان کے زمانے میں اُمت ایک اُمت واحدہ تھی' کوئی فرقے نہیں تھے' کوئی علیحدہ حکومتیں نہیں تھیں' تو خلفاء راشدین کے اجتہادات جن کو اُمت تسلیم کر چکی ہے وہ اجماع کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور جو اجماع خلفاءِ راشدین کے زمانے میں ہوا اس سے اونچا اجماع کوئی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ سنت رسولؐ کے اندر اسی کی مزید تشریح و توضیح اور

توسیع کے اعتبار سے سنت صحابہؓ اور بالخصوص سنت خلفاءِ راشدین کو شامل کیا جائے گا۔

اب دوسری بات سمجھنے کی یہ ہے کہ جب مذہبی لوگوں میں زوال آتا ہے تو اس کے کیا درجے ہوتے ہیں۔ یہ بات میں صرف مسلمانوں کے ضمن میں عرض نہیں کر رہا ہوں' دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی ایسی community' کوئی ایسا گروہ' کوئی ایسی جماعت ہوگی کہ جس میں اصل بنیاد مذہب پر ہو تو اس میں جب زوال آتا ہے تو کچھ چیزیں مشترک ہوتی ہیں۔ پہلی گراوٹ اور زوال کا پہلا درجہ یہ ہوتا ہے کہ دین کے احکام اور مذہبی شعائر کی روح پر سے توجہ ہٹ جاتی ہے اور ان کی ظاہری شکل وصورت پر توجہ مرتکز ہو جاتی ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ ہر معاملے' ہر حکم' ہر عمل یا ہر فعل کا ایک ظاہر ہے اور ایک اس کی روح ہے۔ ظاہری صورت ہی کو ''رسم'' کہا جاتا ہے۔ لفظ ''رسم'' کے کیا معنی ہیں؟ ''رسم'' اصل میں کسی شے کی ظاہری صورت کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید کا رسم الخط درحقیقت الفاظ کی شکلیں ہیں۔ الف' با' تا' اور ان سے بننے والے الفاظ ظاہری شکلیں ہیں۔ اصل شے تو وہ مفہوم ہے جو اُس کے اندر مضمر ہے' لیکن ظاہر بات ہے کہ ہر مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کوئی لفظ چاہیے اور ہر لفظ کی کوئی نہ کوئی شکل ہوگی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن حکیم کے جو چار نسخے تیار کروائے تھے وہ جس طریقے سے لکھے گئے تھے اسے رسم عثمانی کہتے ہیں۔ اس رسم عثمانی کی بڑی اہمیت ہے۔ اس میں ذرا سا بھی اِدھر سے اُدھر کر دیں تو اندیشہ ہے کہ قرآن مجید کی محفوظیت میں رخنہ پیش آ جائے گا۔ مثال کے طور پر لفظ ''مَالِک'' عربی زبان میں دو انداز سے لکھ سکتے ہیں: مَالِک اور مٰلِک۔ لیکن قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ میں یہ صرف دوسری صورت میں یعنی ''مٰلِک'' ہی لکھا جائے گا' مالک نہیں لکھا جائے گا۔ اس لئے کہ یہ رسم عثمانیؓ ہے' حضرت عثمانؓ کے تیار کردہ قرآن مجید کے نسخے میں یہ لفظ اسی طرح لکھا گیا ہے۔ اس اعتبار سے' جیسا کہ میں نے عرض کیا' تحریر کا بھی ایک ''رسم'' ہے۔

اسی طرح ہر عمل کی ایک رسم یعنی ظاہری صورت ہے اور ایک اس کی روح ہے۔ نماز کی ایک ظاہری شکل ہے۔ اس میں ہم کھڑے ہوتے ہیں' ہاتھ باندھتے ہیں' پھر

رکوع کرتے ہیں‘ پھر کھڑے ہو جاتے ہیں‘ پھر سجدے میں جاتے ہیں۔ سجدہ کیسا ہونا چاہیے‘ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں کس شکل میں ہونی چاہئیں‘ ہاتھ کہاں ہونے چاہئیں‘ ہمارے پنجوں کا رخ کس طرف ہونا چاہیے‘ بیٹھیں گے تو کس طرح بیٹھیں گے‘ یہ سب نماز کی ظاہری شکل یعنی رسم ہے۔ البتہ نماز کی جو اصل روح ہے وہ ہے خشوع وخضوع‘ اللہ کا ذکر‘ اللہ کے حضور میں ہونے کا احساس۔ جیسا کہ حضورِ پاک ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ کرو تو یوں محسوس کرو جیسے اپنے ربّ کے قدموں میں سجدہ کر رہے ہو''۔ اور نماز پڑھنے کھڑے ہو تو ایسے پڑھو گویا کہ یہ زندگی کی آخری نماز ہے۔ جب خشوع وخضوع اور حضورِ قلب کی یہ کیفیت ہوگی اور اس بات کا احساس ہوگا کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے‘ مَیں اپنے ربّ کے حضور میں حاضر ہوں‘ میں اس کے سامنے سر بسجود ہوں‘ اس کے قدموں میں مَیں نے اپنا سر رکھ دیا ہے‘ تو یہ ہے اس کی اصل روح۔ تو دین میں دونوں چیزوں کی اہمیت ہے۔ اس لئے کہ کوئی روح بغیر شکل کے نہیں ہو سکتی‘ کوئی نہ کوئی شکل تو ہوگی جس میں روح اپنا ظہور کرے گی۔ ہر عمل کا کوئی نہ کوئی ظاہر ہے اور ایک اس کی روح ہے۔ لیکن جب تک لوگوں کو دین کا صحیح تصور رہتا ہے یعنی ظاہری شکل بھی اور روح بھی دونوں کی اہمیت سامنے رہتی ہے تو وہ اس کی ظاہری شکل کا بھی التزام کرتے ہیں‘ اس کی بھی پوری احتیاط کے ساتھ پابندی کرتے ہیں‘ اس میں بھی کمی بیشی نہیں کرتے‘ لیکن ان کی اصل توجہ ''روح'' پر ہوتی ہے۔ پہلا زوال یہ آتا ہے کہ روح پر سے توجہ ہٹ جاتی ہے اور سارا زور‘ ساری توجہ‘ سارا قیل وقال‘ ساری بحث وتمحیص‘ ساری گفتگو اور سارے فتوے اس کے ظاہر کے متعلق ہونے لگتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ظاہر تو ناپ تول کے اعتبار سے صدفی صد درست لیکن اندر سے روح غائب۔ یہ ہے زوال کا پہلا مرحلہ۔ اسے اقبال نے بہت خوبصورتی سے یوں بیان کیا ہے۔

رہ گئی رسم اذاں ‘روحِ بلالی ؓ نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی!

اذان کی ایک روح ہے جسے روح بلالی” سے تعبیر کیا گیا ہے۔ نماز رہ گئی اور خشوع و خضوع اور حضورِ قلب اور خشیت الٰہی نہ رہی۔ یہ پہلا درجہ ہے۔

جب ایک چیز کم ہوتی ہے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو اس کمی کا احساس ہوتا ہے اور پھر کسی اور شکل میں اس کی تلافی کرتے ہیں' اور وہ یہ ہے کہ ''رسم'' میں اضافہ کرتے چلے جاؤ' رسومات نئی سے نئی صورتوں اور نئی نئی شکلوں میں اختیار کرتے جاؤ۔ اور یہ درحقیقت اس کا ایک تقاضا ہے کہ روح پر سے توجہ ہٹ گئی' اور جو توجہ وہاں صرف ہونی چاہیے تھی وہ اپنا کوئی اور مصرف یا ہدف تلاش کرتی ہے۔ چنانچہ ظاہری چیزیں مزید بڑھتی چلی جاتی ہیں' بلکہ ان سے بھی زائد جو کہ شریعت میں بتائی گئی ہیں۔ یہ ہے اصل میں دوسرا مرحلہ' اس کا نام بدعت ہے' یعنی نئی چیزیں اور نئی رسومات ایجاد کرنا۔

یہاں بنیادی طور پر ایک بات سمجھ لینی چاہیے۔ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ دین کے اندر اجتہاد کی گنجائش بھی تو ہے' اور پھر یہ کہ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں تو اونٹ پر سفر کیا جاتا تھا تو آج ہم ریل گاڑی اور ہوائی جہاز پر سفر کیوں کرتے ہیں؟ تو اس کو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ دو چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک ہیں تمدنی طریقے اور تمدنی وسائل و ذرائع۔ سائنس کی ترقی سے ان میں اضافہ ہوا ہے۔ اور ایک ہیں انسان کے قانونی معاملات۔ مسلمانوں کے آپس کے معاملات میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نئی شکلیں پیدا ہو رہی ہیں' نئی چیزیں ایجاد ہو رہی ہیں۔ جیسے مال برداری کے لئے پہلے اونٹ ہوتے تھے' اب ٹرک ایجاد ہو گئے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ٹرکوں پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟ مال برداری کے اونٹوں پر تو نہیں ہوتی تھی۔ صرف ان اونٹوں کی زکوٰۃ لی جاتی تھی کہ جو بیچنے کے لئے گلے پالے جاتے تھے' لیکن جو شخص اپنے پاس کچھ اونٹ رکھتا تھا کہ ان کے ذریعہ سے مزدوری کرے گا تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں تھی۔ تو یہ جو ٹرک ہیں' ایک ایک ٹرک دس دس لاکھ کا ہے' لمبے لمبے ٹرالے چل رہے ہیں' تو آیا ان کو بھی انہی اونٹوں پر قیاس کیا جائے گا یا نہیں؟ یہ ایک نیا مسئلہ پیدا ہوا' ایک نئی صورت پیدا ہوئی' تو نئی صورت کے معاملے میں شریعت کا حکم تلاش کرنے کے لئے

اجتہاد کرنا ہوگا۔ پھر تمدنی ترقی سے جو بھی نئی چیزیں ایجاد ہوگئیں ان کا استعمال ایک بالکل علیحدہ چیز ہے۔ لیکن ایک ہیں ''تعبدی امور'' یعنی جو کام حصولِ ثواب کے لئے عبادت سمجھ کر کئے جاتے ہیں' ان میں کوئی نئی شکل اختیار کرنا جائز نہیں۔ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جہاں تک ''تعبدی امور'' کا تعلق ہے ہم انہیں احکامِ الٰہی کی پابندی میں حصول ثواب کے لئے انجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیں ان کا اجر درکار ہے۔ ان کے ضمن میں وہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ اگر ہم جہاز میں سفر کر رہے ہیں تو کیوں نہ نماز کے اندر بھی کوئی اور شکل اختیار کر لی جائے اور دوسرے احکام میں بھی کیوں نہ نئی صورتیں اختیار کر لی جائیں۔ تو ان تینوں چیزوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھنا چاہیے۔ حصولِ ثواب کے لئے اور تعبدی دائرہ میں کسی نئی چیز کو داخل کرنا اور بات ہے' جبکہ تمدنی ترقی کے نتیجہ میں کسی نئی چیز کا استعمال یا جو نئے معاملات پیدا ہوگئے ہوں ان کا حکم تلاش کرنا بالکل مختلف چیزیں ہیں۔ ان کو باہم گڈمڈ نہیں کرنا چاہیے۔ بعض لوگ بحث و تمحیص میں الجھ کر ان میں پھر خلط ملط کر دیتے ہیں' ان چیزوں میں فرق ہونا چاہیے۔

تو یہ تین باتیں تمہیدی ہیں۔ اصل میں تو ان تمہیدی باتوں کے ذہن میں داخل ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ذہن میں بیٹھ جائیں تو سارا معاملہ صاف ہو جائے گا۔ ان تین باتوں کی حیثیت اصولی ہے۔ اصولوں کو آدمی استعمال کرتا ہے تو ہر مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو الجبرا کے فارمولے آتے ہوں تو بڑے سے بڑے پرابلم ان فارمولوں کی مدد سے حل کر لے گا۔

یہ تین اصول پھر سے ذہن میں تازہ کر لیجئے:

۱) ہمارے دین کی اصل بنیاد دو چیزیں ہیں: ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسولؐ۔ البتہ سنت رسول ﷺ کی مزید توضیح کے لئے سنتِ صحابہؓ اور بالخصوص سنت خلفاءِ راشدینؓ کو بھی اختیار کرنا ہوگا۔

۲) دین کے ہر معاملے میں' ہر عمل میں ایک اس کی ظاہری صورت ہے اور ایک اس کی روح ہے جو اصل مقصود ہے۔ دونوں پہلو اپنی جگہ پر اہم ہیں اور دونوں کی اہمیت

اپنی جگہ پر برقرار رہنی چاہئے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے: ((صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ))[۱] "نماز ایسے پڑھو جیسے تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں ادا کرتا ہوں۔" یہ گویا کہ ظاہر ہے جو ہمیں حضور ﷺ سے اختیار کرنا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ پہلی گراوٹ جو اس میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر معاملے میں توجہ اس کی روح سے ہٹ کر ظاہری شکل اور رسم پر آ جاتی ہے۔ اور اس سے اگلا قدم جو گمراہی اور زوال کا آتا ہے وہ یہ ہے کہ رسم میں اور زیادہ اضافہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ مزید بدعات نئی نئی شکلوں میں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ روح پر جو توجہ صرف ہو رہی تھی جب وہ روح پر سے ہٹ گئی تو اس توجہ کو اب نیا ہدف چاہئے اور وہ ہدف اس طرح سے پورا ہوتا ہے کہ نئی نئی رسمیں ایجاد کر لی جائیں۔ ان نئی رسموں کو ہم بدعات کہتے ہیں۔

۳) تیسری بات بدعات کے ضمن میں یہ عرض کی گئی تھی کہ یہ اصول ذہن میں رہنا چاہیے کہ یہ معاملہ "تعبدی امور" سے متعلق ہو گا۔ یعنی ان معاملات میں جو ہم عبادت سمجھ کر حصولِ ثواب کے لئے کرتے ہیں۔ جہاں تک تمدنی ایجادات کا تعلق ہے یا انسانی معاملات کے اندر نئی شکلوں کا پیدا ہو جانا اور نئے مسائل کا سامنے آ جانا تو یہ بالکل دوسری چیزیں ہیں' ان کو آپس میں گڈمڈ نہیں کرنا چاہیے۔

اب جو چیزیں عام طور پر رائج ہو گئی ہیں ان پر ان اصولوں کا اطلاق کر کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ہمارے ہاں اس وقت جس بات پر بہت زور ہے وہ رسم قل اور قرآن خوانی ہے' کبھی اس کو "سوئم" کا نام دیا جاتا تھا۔ یہ دراصل ہندوؤں کا "تیجا" تھا۔ ہندوؤں میں عقیدہ یہ تھا کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کی روح تیسرے دن گھر میں چکر لگانے آتی ہے۔ اُس وقت اس کے استقبال کے لئے کوئی تقریب ہونی چاہئے' لوگ جمع ہوں۔ چنانچہ "تیجے" کی رسم کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ ہندوستان کے علاقے ہریانہ میں اس سے متعلق ایک کہاوت بھی ہے۔ جاٹ قوم بڑی سخت قوم ہے' ان کے بارے میں وہاں کہا جاتا تھا "جاٹ مرا تب جانئے جب تیجا ہو لے"۔ یعنی کبھی جاٹ کے مرنے پر اعتبار نہ کرو' پتہ نہیں مرنے کے بعد پھر اٹھ کھڑا ہو' یہ بہت سخت جان

ہے' تو جب تیجا ہو لے' سوئم ہو چکے' تین دن گزر چکیں اور وہ دوبارہ کہیں نظر نہ آئے تب سمجھو کہ وہ مر گیا ہے۔ یہ تیجا وہاں سے چلا آیا اور ہمارے ہاں بھی سوچا گیا کہ کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے۔ تو سب سے پہلے اس کو مشرف باسلام کیا گیا اور اسے ہندی سے فارسی میں لائے۔ اس لئے کہ انگریز کے آنے سے پہلے' بلکہ انگریز کے آنے کے بعد بھی بہت عرصہ تک ہندوستان کی دفتری زبان فارسی رہی۔ تو وہ ''تیجا'' کی بجائے ''سوئم'' ہو گیا۔ تیسرے دن جمع ہو کر بیٹھ رہے ہیں' کچھ گٹھلیاں گن رہے ہیں یا چنوں پر بیٹھے کچھ پڑھ رہے ہیں۔ چنوں میں مکھانے ڈال دیئے ہیں۔ اس طرح ایک تقریب بھی ہو گئی' لوگ جمع بھی ہو گئے۔ اسی تقریب کو پھر رسم قل کا نام دے دیا گیا۔ ہمارے علماء نے بہت ہمت کی اور اس طرح کی رسومات کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس ضمن میں مولانا اشرف علی تھانویؒ کا بہت اونچا مقام ہے کہ انھوں نے بدعات اور رسومات کے ضمن میں اصلاح الرسوم وغیرہ کے عنوان سے باقاعدہ تصانیف کیں اور ان میں سے ایک ایک چیز کے بارے میں بتایا کہ ان کا شریعت کے اندر کوئی مقام نہیں اور یہ تمام چیزیں بدعات ہیں جو دین میں شامل کی گئی ہیں۔

لیکن پاکستان میں آنے کے کچھ عرصہ بعد اس حلقے کے بھی بعض علماء بیچارے مجبور ہو گئے۔ میں لفظ ''مجبور'' کہہ رہا ہوں کہ اب کیا کرتے' بڑے بڑے سیٹھوں کے ساتھ معاملہ ہو گیا۔ بڑے بڑے شہروں میں بڑی بڑی مسجدیں ہیں' ان میں قالین بھی بچھانے ہیں' انہیں آراستہ پیراستہ بھی کرنا ہے' اور وہ چیزیں تو سیٹھوں کے ہاں سے آ سکتی ہیں' غریب آدمی تو نہیں لاسکتا۔ لہٰذا اب سیٹھوں کی طرف سے فرمائشیں آتی تھیں۔ اور ان کے ہاں اگر کوئی اس قسم کی رسم ہو تو انکار کرنا بہت مشکل ہے۔ لہٰذا اب اس تقریب کے لئے ایک لفظ ''قرآن خوانی'' استعمال کیا گیا کہ تیسرے دن جا کر جمع ہو جائیں اور قرآن خوانی کر لیں۔ یہ درحقیقت ایک قسم کی شکست تھی جو ہمارے بعض علماء نے اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے تسلیم کی۔ اس میں تھوڑی سی بہتری تو کر دی کہ اب مکھانے اور چنے وہاں نہیں ہوتے' بلکہ وہاں قرآن خوانی ہوتی ہے۔ لیکن اس میں بھی اصل مقصود ایک رسم کے طور پر لوگوں کا جمع ہو جانا اور ایک تقریب کا منعقد

ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی آگے بڑھ کر ہمارے ہاں خاص طور پر خواتین کا یہ ایک شغل بن گیا' کیونکہ ان کے ہاں بھی نیکی کا ایک جذبہ ہے کہ کچھ نیکی کا کام ہونا چاہئے۔ اچھی اچھی آبادیاں کراچی میں بنیں' لاہور میں بنیں' بڑے عمدہ عمدہ بنگلے ہیں اور ماربل کی لائننگ کے ساتھ کوٹھیاں بن گئی ہیں۔ اب وہاں پر بھی کچھ نہ کچھ تو دین و مذہب کا کام ہونا چاہئے۔ چنانچہ بعض خواتین نے یہ خیال کیا کہ عورتیں اور کئی غلط کام کرتی ہیں یا کسی اور قسم کی تقریبات میں جاتی ہیں تو کیوں نہ ہم ایسا کریں کہ مذہبی تقریب میں خواتین کو جمع کریں۔ چنانچہ ایک تقریب کے طور پر قرآن خوانی کا اہتمام ہونے لگا تاکہ مذہبی جذبہ رکھنے والی خواتین جمع ہوں' پھر انہیں کوئی اچھی بات بھی بتادی جائے' کوئی خیر کا کلمہ بھی سنا دیا جائے' کوئی تھوڑی سی تبلیغ بھی ہو جائے اور ایک یہ کہ باہم شناسائی بھی ہو جائے' اس طرح ملنے جلنے کی ایک تقریب ''قرآن خوانی'' کے نام سے منعقد ہو جائے۔ کہیں یہ ہوتا ہے کہ ''آیت کریمہ'' کا ورد ہو رہا ہے۔ تو مختلف عنوانات کے تحت اس قسم کے اجتماعات ہمارے ہاں ہونے لگے۔ اس میں یقیناً افادیت کا پہلو بھی ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں فائدہ نہیں ہے۔ اس عنوان سے اچھے جذبہ کے تحت کچھ عورتیں جمع ہو جائیں تو اس میں بظاہر برائی کا پہلو تو نہیں ہے' کوئی ناچ گانے کے لئے یا فینسی ڈریس شو کے لئے تو جمع نہیں ہوئی ہیں' بلکہ قرآن پڑھنے کے لئے جمع ہوئی ہیں۔ تو یہ ہیں مختلف چیزیں جو اس وقت ہمارے معاشرے میں چل رہی ہیں۔

ہمیں دراصل ہر شے کو اس کی تہہ تک پہنچ کر سمجھنا ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ یہ سارے معاملات شریعت اور دین کے اعتبار سے بالکل نئی ایجادات ہیں' جن کا دین میں ہمیں دور دور تک نشان بھی نہیں ملتا۔ کسی کے فوت ہونے پر ہمارے دین میں تجہیز و تکفین کے بارے میں ساری تعلیمات ملتی ہیں۔ یعنی مُردے کو نہلانے' کفن دینے' اس کی نماز جنازہ ادا کرنے اور اسے دفن کرنے کے بارے میں تفصیلی مسائل احادیث نبویؐ اور کتب فقہ میں موجود ہیں۔ اس کے بعد ہمارے ہاں جو رسم بھی پائی جاتی ہے وہ

بدعت ہے' اس کے لئے ہماری شریعت میں یا صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدین کے طریقے میں کہیں کوئی دلیل یا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ جو دین ہمیں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ذریعے دیا وہ تو یہاں تک ہے' اس کے علاوہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ باقی وہ تیجے' ساتویں' دسویں' چالیسویں اور پھر برسیوں کے ساتھ یہ جو لمبا چوڑا نظام ہے اس کا ہمارے دین کے اندر کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اگر دین نام ہے کتاب اللہ' سنت رسول ﷺ' سنت صحابہؓ اور سنت خلفاءِ راشدین کا تو یہ چیزیں بے اصل ہیں۔ اس ضمن میں یہ کہنا کہ اس میں یہ فائدہ تو ہے' اس میں وہ فائدہ تو ہے درحقیقت ایک غلط جگہ پر اپنی قوتِ استدلال کا استعمال ہے۔ جب ہم نے یہ سمجھ لیا کہ دین نام ہے ان چیزوں کا تو اب اس کے سوا ہمارے پاس کوئی اور عقلی اور منطقی دلیل ہے بھی تو ہم اسے ان تعبدی امور میں استعمال نہیں کریں گے۔

قرآن مجید کا پڑھنا یقیناً بہت بڑے ثواب کا باعث ہے۔ نماز میں قیام کی حالت میں قرآن کی تلاوت کا ثواب اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور نماز کا ایک رکن سجدہ بھی ہے' جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس حالت میں اللہ کا بندہ اپنے ربّ سے قریب ترین ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں سجدہ میں قرآن کی تلاوت کروں گا تو یہ غلط ہو جائے گا' اس لئے کہ سجدے میں قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ قرآن پڑھنا بھی نیکی کا کام ہے اور سجدہ کرنا بھی' لیکن اگر آپ ان دونوں کو جمع کر دیں گے' یعنی سجدے میں قرآن پڑھیں گے تو یہ غلط ہو جائے گا۔ علماء کرام بہت سادہ سی مثال دیا کرتے ہیں کہ ہر رکعت میں دو سجدے ہیں' اور سجدہ تو بہت اچھی بات ہے' لیکن آپ ذرا تیسرا سجدہ کر کے دیکھئے' آپ کی نماز باطل ہو جائے گی۔ حالانکہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے' لیکن جہاں دو سجدے ہیں وہاں دو ہی سجدے کرنے ہیں' اگر آپ نے تیسرا کر لیا تو نماز ہی باطل ہو گئی۔ بہرحال اس کی دلیلیں بہت ہیں' لیکن میرے نزدیک اصل دلیل یہ ہے کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ دین نام ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا۔ اس لئے کہ قرآن بھی ہمیں دیا محمد رسول اللہ ﷺ نے' تو ہمارے لئے تو دین

محمد ﷺ ہی ہیں' انہی کا دیا ہوا قرآن ہے' انہی کا فرمودہ حدیث کہلاتا ہے۔ اگر ہم اس بات کے قائل ہو جائیں تو پھر کسی بات کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی۔

البتہ میرے نزدیک ان معاملات میں بہت زیادہ غلو نہیں کرنا چاہئے اور فتوے کی زبان استعمال کرنے کی بجائے افہام و تفہیم سے کام لینا چاہئے۔ مثبت بات دلائل کے ساتھ سمجھا دی جائے' اس کے ان شاء اللہ مثبت نتائج خود بخود نکلتے چلے آئیں گے۔ لیکن اگر ہم نے ان میں سے ایک ایک چیز کو ٹارگٹ بنا کر اس پر فتویٰ داغ دیا تو اس سے اختلافی بحثیں شروع ہو جائیں گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی فضا پیدا کر دی جائے' ایسا ذہن بنا دیا جائے کہ یہ بات بالکل ٹھیک طرح واضح ہو جائے کہ دین نام ہے کتاب اللہ کا' سنت رسول ﷺ کا اور سنت صحابہؓ کا۔ لہٰذا جو چیز ہمیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرامین میں نہیں ملتی اور حضور پاک ﷺ کے عمل میں اور صحابہؓ کے عمل میں نہیں ملتی وہ کوئی اور شے ہے اور کہیں اور سے آئی ہے' وہ چیز ہمارے دین کا جزو نہیں ہے۔ اس کے بارے میں وہ متفق علیہ حدیث پیش نظر رہنی چاہئے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))[۵]

''ہمارے اس دین کے اندر کسی نے اگر کوئی نئی چیز نکالی کہ جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود (ناقابل قبول) ہے۔''

یعنی وہ شے بھی مردود ہے اور وہ شخص بھی اللہ کے ہاں مردود ہے جس نے اس چیز کا اضافہ کیا ہے۔

ایصالِ ثواب کا مسئلہ

اس کے بعد ایک اور مسئلہ ہے' اور وہ ہے ''ایصالِ ثواب'' کا مسئلہ۔ ایک تو ہے حصولِ ثواب کہ آپ فرضوں کے علاوہ نفل پڑھ رہے ہیں۔ فرض نماز تو پڑھنی ہی ہے' واجب تو ادا کرنا ہی ہے' لیکن آپ نفل بھی پڑھ رہے ہیں حصولِ ثواب کے لئے' قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں حصولِ ثواب کے لئے' تو یہ بہت پسندیدہ بات ہے۔ صحیح

حدیث ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کے ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں' اور یوں نہ سمجھو کہ ال م ایک حرف ہے' بلکہ یہ تین حروف ہیں۔ چنانچہ جو شخص تلاوت کرتے ہوئے ''ال م'' پڑھتا ہے اس کے اعمال میں تیس نیکیاں درج ہو جاتی ہیں۔ یہ سب صحیح ہے۔ یہ تو حصولِ ثواب کا مسئلہ ہے' مگر فطری طور پر ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے جو بزرگ فوت ہو چکے ہوں یا جو بھی ان کے محبوب اقرباء اور دوستوں میں سے فوت ہو گئے ہوں ان کی کوئی اور خدمت تو ہم سرانجام دے نہیں سکتے' کچھ ثواب انہیں پہنچائیں۔ ایصالِ ثواب کے مسئلہ میں ہمارے علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس میں اگرچہ میرا ایک ذوق ہے اور ایک خاص نقطۂ نظر کے ساتھ مجھے اتفاق ہے' لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے ضمن میں دوسری طرف بھی بڑے جید علماء ہیں جن کا میں احترام کرتا ہوں' ان کے خلوص اور اخلاص کا قائل ہوں' لہٰذا اگر کچھ لوگ ان کی رائے پر عمل کرتے ہیں تو اس پر بھی میں اعتراض نہیں کرتا۔ اس لئے کہ جب اس طرح کی ایک چیز علماء کے درمیان اختلافی ہو جائے تو اس بارے میں ہمیں اپنے ذہن اور قلب میں وسعت پیدا کرنی چاہئے۔ آپ خود وہی رائے رکھیں جس پر آپ کو انشراح ہے' لیکن اس کو خواہ مخواہ دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں۔ میرے نزدیک اس طرح کے مسائل کو خواہ مخواہ کا موضوع بنانا اور اسی پر تقریریں کرتے رہنا اور دروس دیتے رہنا دراصل حکمت تبلیغ کے منافی ہے۔

ایصالِ ثواب کے بارے میں جس رائے سے مجھے اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ مالی عبادات کے ذریعے سے تو دوسروں کو ثواب پہنچایا جا سکتا ہے البتہ بدنی عبادات کا ثواب انسان کے اپنے تک ہی محدود رہتا ہے' یہ دوسروں کو نہیں پہنچایا جا سکتا۔ جیسا کہ نماز بدنی عبادت ہے' یہ آپ پڑھیں گے تو اپنے لئے پڑھیں گے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ اے اللہ! میں نے اتنے نفل پڑھے ہیں' ان کا ثواب فلاں کو پہنچ جائے' تو چونکہ یہ خالص بدنی عبادت ہے لہٰذا اس کا ثواب آپ کی ذات تک ہی رہے گا' دوسروں تک نہیں پہنچے گا۔ اسی طریقے سے حج اور عمرہ ہے۔ بہت سے لوگ عُمرہ کرتے ہیں کہ یہ عُمرہ میں نے اپنے والد صاحب کی طرف سے کیا' یہ عُمرہ میں نے فلاں کی طرف سے کیا۔ تو میرا اپنا

موقف بھی یہ ہے کہ یہ بدنی عبادت ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کا معاملہ قابل غور ہے جو وہاں جاتے تو اپنے حج کے لئے ہیں اور جو کچھ انھوں نے خرچ کیا ہے وہ اپنے حج کے لئے کیا ہے' اب جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ خالصتاً ایک بدنی عبادت ہے' جس میں انہیں شدید جسمانی مشقت اٹھانی پڑ رہی ہے' اس لئے کہ اس میں صرف طواف ہی نہیں' صفا و مروہ بھی ہے' اور جب میری عمر میں آدمی آ جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ آسان کام نہیں' کافی مشقت طلب ہے۔ لیکن یہ بہر حال بدن کا معاملہ ہے' اضافی عُمروں کے لئے ان پر کوئی اضافی مالی بوجھ نہیں پڑتا۔ لہٰذا اس ضمن میں میرا ذوق وہی ہے جو اہل حدیث حضرات کا ہے کہ مالی عبادات کا ثواب تو دوسروں کو پہنچایا جا سکتا ہے' مثلاً آپ صدقات کرتے ہیں' خیرات کرتے ہیں' اور کوئی نیک کام جس میں پیسہ خرچ ہو رہا ہے' دین کا کوئی کام ہے جس میں پیسہ خرچ ہوا ہے اس کا ثواب تو دوسروں کو پہنچایا جا سکتا ہے' اللہ کے ہاں یہ درخواست کی جا سکتی ہے کہ میرے پروردگار! اس کا ثواب میرے فلاں فوت شدہ کو یا زندہ عزیز کو پہنچ جائے' لیکن بدنی عبادات کا ثواب صرف اپنے لئے ہے' دوسروں کو نہیں پہنچایا جا سکتا۔ قرآن کی تلاوت بھی ظاہر ہے کہ خالص بدنی عبادت ہے۔ لہٰذا ایصالِ ثواب کا اگر وہ فارمولا کوئی شخص مان لے تو پھر اس کا بھی ایصالِ ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس ضمن میں میرے سامنے یہ دلیل ہے کہ مالی عبادات میں جو بھی نیک کام کئے جاتے ہیں ان سے خلق کو فائدہ پہنچتا ہے' لہٰذا ان کا ثواب بھی کسی اور کو منتقل ہو سکتا ہے' جبکہ بدنی عبادات کا فائدہ صرف انسان کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے۔ حدیث میں اس بات کی صراحت ملتی ہے کہ فرض کیجئے آپ کے والد فوت ہو گئے اور وہ صاحب استطاعت تھے' انہیں حج کرنا چاہئے تھا' مگر انھوں نے حج نہیں کیا' تو اب اگر آپ ان کی طرف سے حج کریں گے تو حج ہو جائے گا۔ اگرچہ اس میں بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ بشرطیکہ انہوں نے وصیت کی ہو' اگر وصیت بھی نہیں کی تو ان کے ذمے جو حج تھا وہ ادا نہیں ہوگا۔ لیکن ان کی طرف سے آپ حج کریں گے تو ان پر حج نہ کرنے کی وجہ سے

جو اللہ کا عذاب ہونا تھا وہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔ اسی طرح کسی کے ذمے زکوٰۃ تھی اور اس نے نہیں دی تو اگر اُس کی طرف سے کوئی اور شخص ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس لئے کہ زکوٰۃ کا فائدہ تو غرباء کو پہنچنا تھا' اور اب آپ نے ادا کر دیا تو غرباء کو پہنچ گیا۔ گویا حق بحق دار رسید۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہ آپ کے کسی عزیز کے ذمہ قرض ہو اور وہ فوت ہو گیا ہو تو آپ اگر اس کا قرض ادا کر دیں گے تو اس کی طرف سے قرض ادا ہو جائے گا۔ زکوٰۃ بھی فقراء کا ایک قسم کا قرض اس شخص کے ذمہ تھا جو اس نے ادا نہیں کیا تھا' وہ اگر اس کے کسی عزیز نے ادا کر دیا تو ادا ہو جائے گا۔ ان چیزوں پر قیاس کر کے یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ مالی عبادات کا ثواب دوسروں کو منتقل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم بدنی عبادات کا ثواب اپنے ہی لئے ہے' اس کو کسی اور کے نام منتقل کرنے کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ البتہ جیسا کہ میں نے عرض کیا' یہ ایک نقطۂ نظر ہے جس کے ساتھ مجھے اتفاق ہے' لیکن علماءِ دیوبند کی رائے یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھ کر ثواب بخشا جا سکتا ہے اور اسی طرح نوافل پڑھ کر اور عمرے کر کے ان کا ثواب بھی دوسروں کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کی رائے یہ ہے تو میں اس سے الجھوں گا نہیں' اگرچہ میری رائے وہی ہے جسے میں چھپا نہیں سکتا' کیونکہ جو بات میں صحیح سمجھتا ہوں اگر اس میں میں کتمان کروں گا تو اللہ کے ہاں بھی مجرم بنتا ہوں۔ البتہ میں اس پر اس لئے زیادہ زور نہیں دیتا کہ بہت سے جید علماء کرام جن کا بہت رتبہ اور مقام ہے' وہ اس کے قائل ہیں' لہٰذا میں اس میں شدت اختیار نہیں کرتا۔

البتہ ایک بات کی شدت میں اس ضمن میں بھی اختیار کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ کام انفرادی طور پر کئے جائیں۔ ان کے لئے اجتماعات منعقد کئے جائیں تو یہ خالص بدعت ہوگا۔ جو لوگ ایصالِ ثواب کے قائل ہیں وہ اپنے طور پر قرآن پڑھیں۔ تنہائی میں آپ نے قرآن پڑھا ہے اور اس کا ثواب آپ کسی کو پہنچا دیتے ہیں تو یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ اس میں ان حضرات کی رائے کے ساتھ اگرچہ مجھے اختلاف ہو' میں اس کی شدید مخالفت نہیں کروں گا۔ لیکن یہ کہ اس کے لئے اجتماعات مقرر کئے جائیں' لوگ

آئیں‘ وقت مقرر کریں‘ ایک تقریب کی شکل بنے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک خالص بدعت ہے‘ جس کی میرے نزدیک سختی سے مخالفت ضروری ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں‘ ہمارے جو علماء وہ رائے رکھتے بھی ہیں جو رائے میں نے ان کی آپ کے سامنے رکھی ہے وہ بھی اس بات کو صحیح نہیں سمجھتے کہ اس کے لئے تقریبات منعقد ہوں۔

اس ضمن میں آخری بات جو میں کہنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ دین کی محکم تعلیم ہمارے سامنے رہنی چاہئے جو عقلی بھی ہے اور نقل یعنی کتاب وسنت پر مبنی بھی ہے‘ وہ تو یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال ہی سے فائدہ پہنچتا ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کا‘ اگر وہ برے ہیں تو وبال جھیلے گا اور اگر وہ اچھے ہیں تو اجر وثواب پائے گا۔ قرآن مجید میں بار بار آیا ہے:

﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرة:٢٨٦)

''ہر جان نے جو نیکی کمائی ہے وہ اسی کے لئے ہے اور جو کوئی برا کام کیا ہے اس کا وبال بھی اسی پر آنا ہے۔''

﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۞ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۞﴾ (النجم:٣٩‘٤٠)

''نہیں ہے کسی انسان کے لئے مگر وہی کچھ جس کے لئے اس نے خود محنت کی۔ اور جو محنت اس نے کی ہے وہ اسے دکھادی جائے گی۔''

وہ کہیں اوجھل ہونے والی نہیں ہے‘ ضائع ہونے والی نہیں ہے۔ یہ ہے بنیادی تعلیم۔

اس پر ہمیں جو چیز اضافی ملتی ہے وہ ہے دعا اور استغفار۔ دُعا میں اللہ نے ہمارے لئے کوئی پابندی نہیں رکھی‘ سوائے اس کے کہ ہم مشرکین اور کفار کے لئے مغفرت کی دُعا نہیں کر سکتے‘ ہدایت کی دُعا کریں کہ اللہ انہیں ہدایت دے دے۔ لیکن کسی بھی مسلمان کے لئے خواہ کتنا ہی فاسق و فاجر ہو آپ بخشش کی دعا کر سکتے ہیں‘ چاہے وہ فوت ہو گیا ہو چاہے وہ زندہ ہو۔ یہ دُعا ہی اصل میں شفاعت ہے۔ شَفَعَ کہتے ہیں کسی شے کو دوہرا کر دینا۔ ایک بات میں کسی سے کہہ رہا ہوں‘ درخواست پیش کر رہا ہوں‘ اور کسی نے دوہرا کر وہ بات کہہ دی اور اس میں اضافہ کر دیا‘ اس میں مزید تاکید ہو گئی تو یہ شفاعت ہے۔ درحقیقت دنیا میں بھی ہم کسی کے لئے استغفار کرتے ہیں تو وہ ایک شفاعت ہے کہ اے اللہ! فلاں بندے کو معاف فرمادے۔ اے اللہ! میرے

والدین کی مغفرت فرما دے۔ اے اللہ! تمام اہل ایمان کی مغفرت فرما دے۔ یہ دعا کرنے کا ہمیں ہر وقت حق حاصل ہے۔ اور کسی نیک عمل کرنے سے تاکید میں یقیناً اضافہ ہوتا ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا مانگیں۔ اس وقت دل کی ایک خاص کیفیت ہو گی۔ آپ نے اللہ کو یاد کیا ہے' ابھی آپ نے سجدہ کیا ہے' آپ اللہ کے سامنے کھڑے ہیں' آپ کے دل کی یہ کیفیت بڑی مختلف ہے۔ اس میں اندرونی نفسیاتی کیفیت بہت مختلف ہے۔ اس میں دُعا کریں گے تو اس دُعا میں بہت تاثیر ہوگی۔ ایک عام حالت میں آدمی دُعا کرتا ہے اور ایک خاص حالت ہوتی ہے۔ ابھی آپ نے قرآن پڑھا ہے' تلاوت کی ہے' اس پر تدبر کیا ہے' غور کیا ہے' اس وقت آپ کی باطنی کیفیت کچھ مختلف ہوگئی ہے۔ آپ کے اندر سوز و گداز کی ایک کیفیت ہے۔ اس حالت میں آپ دُعا کریں گے تو بڑا فرق ہو جائے گا۔ تاہم آپ کسی حالت میں بھی دُعا کریں' کسی حاضر کے لئے' کسی غائب کے لئے' کسی زندہ کے لئے' کسی مردہ کے لئے تو اللہ نے اس کے اندر ہم پر کوئی پابندی رکھی ہی نہیں ہے۔

تیسری بات یہ سمجھ لیجئے کہ اللہ کے خزانے اتھاہ ہیں۔ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہمارے اس کام کا ثواب پہنچا دے تو گویا ہم نے معاملے کو خود بہت محدود کر دیا۔ کیا ہمارے وہ کام اور کیا ہماری وہ نیکی؟ اور کیا اس کی حیثیت ہوگی؟ اس میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ شاید ہمیں بڑا مان ہے اپنے اس نیک عمل کے اوپر کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے' بڑا تیر مارا ہے' تو اے اللہ ہمارے اس قرآن کا ثواب فلاں کو پہنچا دے۔ ایک طرف تو یہ کہ اپنے اس فعل پر مغرور ہونے کی کیفیت ظاہر ہوئی اور ایک یہ کہ آپ نے (معاذ اللہ) اُسی قدر دینا ہے جتنا پڑھا ہے' اس سے زیادہ نہیں دینا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے خزانے تو بہت وسیع ہیں۔ ان دو اعتبارات سے یہ انداز ہی کم از کم میرے لئے پسندیدہ نہیں ہے۔ میرے مزاج کو اس سے مناسبت نہیں ہے۔ اللہ نے آپ پر کوئی پابندی نہیں لگائی' جو چاہو' مانگو۔ بلکہ دنیا میں تو تم کسی شخص سے مانگتے ہو تو وہ برا مناتا ہے' مگر اللہ کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ کوئی اس سے سوال نہ کرے۔ اللہ

کوتو پسند ہے کہ لوگ اس سے دُعا کریں۔ اگر کوئی استغناء برت رہا ہے' اللہ سے دُعا نہیں کر رہا تو یہ چیز اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ لہٰذا اصل شے دعا ہے' مگر اس دُعا کی اہمیت کو ہم نے بھلا دیا۔ اس لئے کہ ہمارے اندر اللہ سے وہ مخلصانہ تعلق نہیں ہے۔ کس مُنہ سے اللہ سے مانگیں جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے کرتوت کیا ہیں' ہم کرتے کیا ہیں یہ حرام خوریاں کرتے ہیں۔ ہماری معاش حرام سے ہے۔ اُسی حرام کے مال سے قالین بچھے ہوئے ہیں اور سارا ساز و سامان اکٹھا کیا ہوا ہے۔ تو درحقیقت دُعا پر طبیعت اس سے لئے مائل نہیں ہوتی۔ دُعا کے لئے آمادگی تب ہوگی جب آپ کے دل میں اللہ کے لئے خلوص ہوگا۔ تب آپ کو یقین ہوگا کہ اللہ میری دُعا سنے گا اور قبول کرے گا' لیکن اگر آپ کو محسوس ہو کہ میں تو اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کا کوئی معاملہ کر رہا ہوں تو کبھی بھی آپ کے اندر دُعا کے لئے رُجحان و میلان پیدا نہیں ہوگا۔ یہ ہے وہ اصل کمزوری کہ ہمارے اپنے اعمال' ہمارا اپنا طرزِ عمل اور ہماری زندگی کا رُخ اس طرح کا ہو گیا ہے کہ ہم دعا کی لذت اور مناجات کی حلاوت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور اس محرومی کی تلافی کے لئے یہ سارے دھندے ہیں جو ہم نے ایجاد کئے ہیں۔ ان کی ہمارے دین کے اندر اصل میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کتاب اللہ' سنت رسول ﷺ' سنت صحابہؓ اور سنت خلفائے راشدینؓ کے اندر ان تقریبات کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اللہ ہمارے دل صحیح بات کے لئے کھول دے (آمین ثم آمین) البتہ جو چیزیں ہمارے ہاں رواج پا گئی ہیں اب ان کے بارے میں حکیمانہ طرزِ عمل ہی بہتر ہوگا' کیونکہ براہِ راست اس کے خلاف فتویٰ بازی مؤثر نہ رہے گی' بلکہ Counter Productive ہو جائے گی' اس کے برے اثرات پیدا ہوں گے' ضد پیدا ہو جائے گی' لیکن جہاں اس کے بارے میں سوال کیا جائے وہاں یہ بات انتہائی اچھے طریقے سے بتا دی جائے۔ خود ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے۔ یہ چند باتیں تھیں جنہیں بیان کر دینا میں نے مناسب سمجھا' کیونکہ کچھ خواتین اس معاملے میں میرے موقف سے آگاہ نہ تھیں۔

میں اللہ سے دُعا کرتا ہوں کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں جو ان میں صحیح بات ہے وہ

ہم سب کے دلوں میں جاگزیں ہو جائے' اس پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق ہو' اور دین میں ہم اپنا اصل مزاج یہ بنالیں کہ ہر شے کے بارے میں ہم دیکھیں کہ اس کی کوئی سند' کوئی ثبوت' کوئی نظیر ہمیں صحابہ کرامؓ سے یا حضور ﷺ کے دور میں ملتی ہے یا نہیں! ''تعبدی امور'' کے اندر وہ امور جو ہم حصول ثواب کے لئے کرتے ہیں' یعنی عبادات سے متعلق معاملات' ان میں ہمارا مزاج بڑا سخت ہو جانا چاہئے کہ پہلی بات جو ہم تلاش کریں وہ یہ ہے کہ اس چیز کی کوئی بنیاد ہمیں حضور ﷺ اور صحابہؓ کی زندگیوں میں نظر آ جائے تو بسر و چشم قبول' لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو انسان ایسی چیزوں کو ترک کر دے۔ اس لئے کہ غالب گمان اس کے بارے میں یہی ہے کہ دوسری قوموں سے ہمارے اندر یہ چھوت کی بیماریاں لگی ہیں اور ہم نے یہ نئی نئی رسمیں غیر مسلم اقوام کے قرب اور تعلق کی وجہ سے اختیار کر لی ہیں۔

بارك الله لی ولكم فی القرآن العظيم۔ ونفعنی وایاكم بالآیات والذكر الحكیم

حوالہ جات

١) سنن الترمذی ' كتاب الايمان' باب ما جاء فی افتراق هذه الامة۔

٢) سنن الترمذی ' كتاب الايمان' باب ما جاء فی افتراق هذه الامة۔

٣) سنن ابی داوٗد' كتاب السنة' باب فی لزوم السنة۔ و سنن ابن ماجه' المقدمة' باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين۔

٤) صحيح البخاری' كتاب الاذان' باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة والاقامة و كذلك۔

٥) صحيح البخاری' كتاب الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود۔ و صحيح مسلم' كتاب الاقضية' باب نقض الاحكام الباطلة وردّ محدثات الامور

آدابِ تلاوتِ قرآن

تحریر: فرحت عزیز

قرآن مجید بڑی فضیلت والی کتاب ہے جو اللہ ربّ العزت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے خاتم النبیین ﷺ پر نازل کی ہے۔ یہ وہ کتابِ واحد ہے جس کی شان میں لَا رَیْبَ فِیْهِ (اس میں کوئی شبہ نہیں) اور ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (یہ متقین کے لئے ہدایت ہے) کی صفات آئی ہیں۔ اس کا مقصدِ نزول لوگوں کے دلوں کی تثبیت، ذہن وفکر کا استحکام اور انہیں ہدایت و بشارت کی نعمت سے متمتع کرنا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۝﴾ (النحل:۱۰۲)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اس (قرآن مجید) کو روح القدس (جبرئیلؑ) نے آپؐ کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے، تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و بشارت کا موجب ہو۔''

تلاوتِ قرآن حکیم کے کچھ آداب ہیں جن کا ذکر خود قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کی وضاحت کی ہے اور اس ضمن میں صحابہؓ سے منقول روایات بھی ملتی ہیں۔

۱) قرآن مجید کے آدابِ عظمت میں سے اوّلین یہ ہے کہ اس کو پکڑنے یا پڑھنے سے پہلے انسان کا پاک ہونا لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ۝ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ۝ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ۝﴾ (الواقعة:۷۷۔۸۱)

''یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ اس کو پاک لوگ ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ یہ پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیا تم اس قرآن کو سرسری بات سمجھتے ہو؟''

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔ [۱] پاکیزگی صرف نماز و تلاوتِ قرآن کے لئے ہی لازم نہیں بلکہ وہ بذاتِ خود بھی دین کا اہم جزو ہے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرۃ:۲۲۲)

''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

۲) قرآن کی تلاوت سے پہلے مسواک کرنا مسنون ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِهٖ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) قَالَ اَبُوْمُحَمَّدٍ: يَعْنِى السِّوَاكَ [۲]

''اگر میری اُمت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا''۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) [۳]

''مسواک مُنہ کو صاف کر دیتی ہے اور اللہ کے نزدیک خوش کن چیز ہے''۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ''آپؐ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے مُنہ کو مسواک سے صاف کرتے''۔ [۴]

۳) قرآن مجید پڑھتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہئے۔ قرآن میں ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (النحل:۹۸)

''جب تم قرآن پڑھو تو شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''۔

اس سلسلے میں بعض ائمۂ کرام کا یہ کہنا ہے کہ اگر تلاوت کے دوران کوئی بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو دوبارہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا چاہئے اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا چاہئے۔ [۵]

۴) قرآن کی تلاوت تدبر و فہم کے ساتھ کی جائے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴾ (النساء:۸۲)
''کیا یہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے؟''

قرآن کو بغیر غور وفکر کے پڑھنا ناپسند کیا گیا ہے۔ یہ بھی ارشاد ہے:

﴿کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞﴾ (ص:۲۹)
''یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے (اے نبی اکرمؐ!) آپ پر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور اہل فہم نصیحت حاصل کریں۔''

فہم وتدبر سے تلاوت کرنے پر دوگنا اجر ہوتا ہے۔[۶]

۵) تلاوت کرتے وقت مؤدب ہوکر بیٹھنا چاہئے' اپنے آپ پر خشوع وخضوع کی کیفیت طاری کرنی چاہئے اور اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۞﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۹)
''اور (جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو) روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں' اور یہ قرآن ان کے خشوع کی کیفیت کو اور بڑھا دیتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((فَاِذَا قَرَاْتُمُوْهُ فَابْکُوْا وَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا))[۷]
''جب قرآن پڑھو تو اثنائے تلاوت رونا چاہئے' اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنالو''۔

ابن حجر عسقلانی عبید بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کو ستر لہجوں میں خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور اس دوران ان پر گریہ طاری ہوجاتا تھا۔[۸]

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی' گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا' سو وہ بھاگنے لگا۔ جب اُس نے دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ ایک بدلی ہے کہ اس نے اس کو ڈھانک لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''اے فلاں! پڑھتے رہو' کیونکہ یہ قرآن کی قراءت کے وقت اترنے والی تسکین ہے''۔[۹]

لہٰذا ایمان بہترین عمل ہے اور قرآن کا فہم وتدبر ایمان کا ثمر ہے۔ جہاں تک مجرد تلاوت کا تعلق ہے جو بغیر سوچے سمجھے کی جائے' اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کے مطابق

اس پھول کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔(۱۰)

۶) قرآن مجید صاف انداز اور ترتیل سے پڑھنا چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۞﴾ (المزمل: ٤)

''قرآن کو صاف صاف پڑھو''۔

رسول اللہ ﷺ ترتیل وترجیع سے تلاوت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں ایک روایت مروی ہے:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهٖ ' وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ......(۱۱)

''میں نے (فتح مکّہ کے دن) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' اونٹنی چل رہی تھی اور آپؐ سورۂ فتح کی تلاوت کر رہے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو۔(۱۲) ترتیل سے مراد حروف کی واضح طور پر ادائیگی ہے۔(۱۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ' وَالَّذِىْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ))(۱۴)

''قرآن کا ماہر قاری تو اُن بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوحِ محفوظ کے لکھنے والے ہیں' اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے اور اس کے لئے زحمت ومشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن ایک مہینے میں پڑھو۔'' انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپؐ نے فرمایا: ''بیس دن میں پڑھو۔'' انہوں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپؐ نے پندرہ اور دس دن میں پڑھنے کو کہا۔ انہوں نے پھر وہی جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا: ''قرآن سات دن میں ختم کرو اور اس پر اضافہ نہ کرو''۔(۱۵)

نبی اکرم ﷺ کے اکثر صحابہؓ کا معمول سات دن میں قرآن حکیم ختم کرنے کا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''قرآن کے الفاظ صبر اور فہم سے پڑھو''۔ (۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی قرآن کا ایک لفظ پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کی مثال دس کے برابر ہے۔'' (۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن قرآن انسان کی بہترین سفارش کرے گا۔ (۱۸)

۷) قرآن کی تلاوت نہایت غور وفکر اور توجہ سے کی جائے۔ اس دوران نہ کسی طرف دھیان کیا جائے نہ کوئی بات کی جائے۔ سننے والے کان لگا کر سنیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۞﴾ (الاعراف:۲۰۴)

''جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو' تاکہ تم پر رحمت کی جائے''۔

روایت ہے کہ قرآن کو انتہائی توجہ سے سنو اور چپ رہو' کیونکہ جبرئیل علیہ السلام جب وحی لاتے تو آپؐ غور سے سنتے اور جب جبرئیل علیہ السلام واپس جاتے تو آپؐ جبرئیلؑ کی مانند پڑھتے۔ (۱۹) تاہم قاری کو آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے معنوں کا شعور ہونا لازم ہے۔ (۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے:

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ

''آپؓ جب قرآن پڑھتے تھے تو جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاتے کوئی بات نہ کرتے''۔ (۲۱)

۸) اگر دورانِ تلاوت کوئی ایسی آیت سامنے آجائے جس کا تعلق عذاب' یا دعا یا کسی خاص موضوع سے ہو تو اس کو بار بار پڑھنا چاہئے' تاکہ اس کے تمام پہلو اچھی طرح سامنے آجائیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا' وَالْآيَةُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞﴾ (المائدۃ:۱۱۸) (۲۲)

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح تک ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے

رہے۔ وہ آیت یہ ہے (ترجمہ): (اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کرے تو یہ تیرے بندے ہیں' اور اگر تو انہیں بخش دے تو بھی تو زبردست حکمت والا ہے''۔

۹) قاری تلاوت کے دوران اگر آیت رحمت پڑھے تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرے اور آیت عذاب پر آئے تو اللہ سے اُس کی پناہ کے لئے ملتجی ہو۔ مثلاً کہے: اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ[23] یا کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِيَةَ[24]

۱۰) نماز ہو یا خارجِ نماز' جہاں تک ممکن ہو قرآن مجید کی تلاوت عربی لب و لہجے میں کرنی چاہئے۔ عمداً عجمی لہجے میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ نماز میں قرآن اسی ترتیب سے پڑھا جائے جس ترتیب سے موجودہ مصحف قرآنی ہے۔

۱۱) قرآن مجید کو حسن صوت اور عمدگی سے پڑھا جائے۔ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو حسن صوت کی نعمت سے مالا مال فرمایا[25]۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَاْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ)) وَقَالَ صَاحِبٌ لَهٗ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهٖ[26]

''اللہ تعالیٰ نے کسی شے کو بھی اتنی توجہ سے نہیں سنا جتنا نبی ﷺ کا خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنا ہے''۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپؐ جب (قرآن) بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد اِن الفاظ سے مروی ہے:

((يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوٗدَ))[27]

''اے ابوموسیٰ! تم کو آلِ داؤد (علیہ السلام) کے سازوں میں سے ایک ساز عطا کیا گیا ہے۔'' (مزمار سے مراد بانسری ہے۔ یہاں اس سے مراد خوش آوازی ہے)۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے :

((اَللّٰهُ اَشَدُّ اَذَنًا اِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ))[28]

''جب قرآن کو حسن صوت اور بآوازِ بلند پڑھا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی

پسند ہے اور وہ اسے سن کر انتہائی خوش ہوتا ہے"۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ ......))(۲۹)

"اگرچہ مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ اشعریین کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، مگر جب رات کو وہ قرآن پڑھتے ہیں تو میں ان کی آواز پہچان لیتا ہوں۔"

اسی طرح آپ ﷺ سے مروی ہے:

((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ))(۳۰)

"قرآن کو اپنی آواز کی عمدگی سے مزین کرو"۔

ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا))(۳۱)

"جو شخص قرآن کی تلاوت عمدہ آواز سے نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت نہایت ہی عمدہ اور خوش آوازی سے کرتے۔ جیسا کہ روایت ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ(۳۲)

"نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپؐ نمازِ عشاء کی کسی رکعت میں سورۃ والتین والزیتون اتنی عمدہ آواز سے پڑھ رہے تھے کہ میں نے کسی اور کو اس درجہ عمدگی سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا"۔

روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ قرآن کو بے انتہا خوش آوازی سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمائش کی کہ مجھے کوئی سورت سناؤ۔ پس جب آپؓ نے تلاوت سنی تو رونے لگے اور کہا کہ مجھے اس طرح گمان ہوا کہ یہ سورت (واقعی) نازل ہو رہی ہے۔(۳۳)

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے سے مراد تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا ہے۔(۳۴)

۱۲) قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ان لوگوں سے سنا جائے جن کی

آواز اچھی ہو اور جو حروف کے مخارج اور ادائیگی کے بارے میں زیادہ محتاط ہوں۔ اس بارے میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حکم دیا:

((اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ)) فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ)) ' فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: ((اَمْسِكْ)) فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ(۳۵)

''حضور ﷺ نے فرمایا: تم مجھے قرآن مجید سناؤ''۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میں آپ کو سناؤں' حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے؟ فرمایا: ''میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننا چاہتا ہوں''۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی' جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ): ''پھر اُس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر (اے نبیؐ!) آپ کو گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے''۔ (النساء: ۴۱) تو آپؐ نے فرمایا: ''اب بس کر''۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔''

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اُبی بن کعب سے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں''۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں' اللہ نے تمہارا نام میرے آگے لیا ہے''۔ تو اُبیؓ بن کعب رونے لگے''۔(۳۶)

۱۳) کلام کا ربط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پوری آیت پڑھی جائے' یا اتنا ہی پڑھا جائے جو باہم مربوط ہو' تاکہ ماقبل اور مابعد کا رابطہ قائم رہ سکے۔ ربط و تعلق کی پروا نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر دورانِ تلاوت جمائی آ جائے تو تلاوت بند کر دے اور جمائی ختم ہونے پر دوبارہ تلاوت شروع کرے۔ اس کی دلیل حضرت ابوسعید خدریؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))(۳۷)

''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے مُنہ کو بند کر لے' کیونکہ اس پر شیطان اثر انداز ہوتا ہے۔''

۱۴) جو شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو باہر سے آنے والا اس کو سلام نہ کہے' تا کہ اس کی توجہ دوسری طرف مبذول نہ ہو۔ اگر کہہ بھی دے تو قاری کو سلام کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

۱۵) جس نے قرآن مجید کو یاد کیا ہو یا باقاعدگی سے پڑھا ہو تو اس کے لئے اس کی حفاظت کرنا نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ' بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا[۳۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت برا ہے وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں' بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ بھلا دیا گیا ہے' اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان کے چارپایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو''۔

۱۶) قرآن کے سلسلے میں شک کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ))[۳۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''قرآن میں شک وشبہ کرنا کفر ہے''۔

اس کے کسی حکم یا آیت کی غلط تفسیر نہیں کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ نبویؐ ہے:

((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ' فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ))[۴۰]

''جب تک دلجمعی رہے تو قرآن پڑھو اور جب اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ''۔

اس سے اگلی حدیث میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''تم سے پہلے لوگوں نے چونکہ اختلاف کیا اس لئے وہ ہلاک ہوئے''۔[۴۱]

ایک موقع پر آپ ﷺ نے قرآن میں اختلاف کرنے کو کفر قرار دیا۔[۴۲]

۱۷) جس علاقے میں قرآن مجید کی اہانت کا خطرہ ہو وہاں اِس کو ساتھ نہیں لے

جانا چاہئے۔آپ ﷺ کا اس بارے میں تاکیدی حکم بھی ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ[۴۳]

''رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی سرزمین میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے منع فرمایا''۔

۱۸) قرآن مجید کے بنیادی آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو بدرجۂ غایت صحت تلفظ اور صحت اعراب کے ساتھ پڑھا جائے۔قرآن کی تلاوت وقراءت اور اس کو سمجھنے میں عجلت نہیں کرنی چاہئے۔جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے کہ:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۞﴾ (القيمة:١٦)

'' قرآن کو حفظ کرنے کے لئے اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دو''

قرآن مجید ختم کرنے پر صاف ستھرا مگر سادہ لباس پہن کر عجز وانکساری سے دعا مانگی جائے۔

۱۹) قرآن مجید کا اتباع نہایت ضروری ہے۔اس کی تبلیغ کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۞﴾ (الحجر:٩٤)

'' (اے نبی!) جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو ظاہر کرو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو''۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞﴾ (القصص:٨٧)

'' (اے نبی!) کہیں ایسا نہ ہو کہ آیاتِ الٰہی نازل ہونے کے بعد وہ آپؐ کو اس سے روک دیں۔آپؐ برابر اپنے پروردگار کی طرف سے دعوت دیتے رہیں اور مشرکوں میں سے نہ ہو جائیں''۔

حوالہ جات

۱) الدارمي، ابو عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام: سنن الدارمي، ج١، ص ١٤١، مكتبة نشر السنة باكستان، بنوں

۲) الدارمي: سنن الدارمي، ج١، ص ١٤٠۔

۳) المرجع السابق، ج١، ص ١٤٠

٤) المرجع السابق، ج١، ص ١٤٠

٥) شاہ ولی الله : حجة الله البالغة' ج٢' ص ٨' المكتبة السلفية بلاهور' پاكستان' بدون تاريخ
٦) الزرقانی ' محمد عبد العظيم : مناهل العرفان فی علوم القرآن' ج٢' ص ٢٥ ـ دار احياء التراث العربی بيروت' بدون تاريخ
٧) القزوينی ' ابو عبد الله محمد بن يزيد : سنن ابن ماجه' باب اقامة ١٧٦' ج١' ص ٤٢٤ ـ دار احياء التراث العربی بيروت ١٣٩٥هـ / ١٩٧٥م
٨) العسقلانی ' احمد بن علی بن حجر : فتح الباری بشرح البخاری ' المكتبة التجارية مصطفیٰ احمد الباز بيروت ١٤١٦هـ/١٩٩٦م
٩) ابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيری : الجامع الصحيح المسمیٰ صحيح مسلم' ج٢' ص ١٩٤' باب نزول السكينة لقراءة القرآن' دار المعرفة بيروت بدون تاريخ
١٠) مسلم : الجامع الصحيح ' ج٢' ص ١٩٤ ـ والجوزية ' ابن قيم' زاد المعاد فی هدی خير العباد' ج١' ص ٣٣٨' مؤسسة الرسالة بيروت' الطبعة الاولی ١٣٩٩هـ/١٩٧٩م
١١) البخاری ' ابی عبد الله محمد بن اسماعيل : صحيح البخاری ' باب فضائل القرآن ج٤' ص ١٩٢٥' دار ابن كثير' بيروت' الطبعة الرابعة ١٤١٠هـ / ١٩٩٠م ـ مسلم : الجامع الصحيح ١٩٣/٢
١٢) الفاسی ' الامام محمد بن محمد بن سليمان: جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد ج٢' ص ١٢٢' مكتبة المعارف العلمية لاهور ' بدون تاريخ
١٣) العينی ' العلامة بدر الدين ابی محمد محمود بن احمد : عمدة القاری بشرح صحيح البخاری ' ج٢٠' ص ٥٣' محمد امين دميج بيروت بدون تاريخ ـ
١٤) مسلم : الجامع الصحيح ' ج٢' ص ١٩٥
١٥) الازدی ' الحافظ ابی داؤد سليمان بن الاشعث السجستانی : سنن ابی داؤد' ج٢' ص ١١٢ ـ دار الحديث بيروت' الطبعة الاولی ' ١٣٩٣هـ ١٩١٣م
١٦) الطبرانی ' ابی القاسم سليمان بن احمد : المعجم الوسيط' ج٧' ص ٣٢٤' مكتبة المعارف الرياض' الطبعة الاولی ١٤١٥هـ ١٩٩٥م ـ والسيوطی' جلال الدين عبدالرحمن بن ابی بكر : الاتقان فی علوم القرآن' ج١' ص ٧٢' مطبع حجازی بالقاهرة بدون تاريخ
١٧) ابو عيسٰی الترمذی' محمد بن عيسٰی بن سورة: الجامع الصحيح وهو سنن الترمذی' ج٥' ص ١٧٥ ـ دار عمران بيروت بدون تاريخ ـ
١٨) القضاعی' القاضی ابی عبد الله محمد بن سلامة : مسند الشهاب' ص ٢٥٧ ـ موسسة الرسالة' بيروت ' الطبعة الثانية ١٤٠٧هـ/١٩٨٦م
١٩) مسلم : الجامع الصحيح' ج٢' ص ٣٥ ـ و محمد بن سعد: الطبقات الكبریٰ' ج١' ص ١٩٨' دار صادر بيروت' بدون تاريخ
٢٠) صبحی صالح : مباحث فی علوم القرآن' ص٤٨' دار العلم للملايين' الطبعة الثالثة ١٩٦٤ء
٢١) البخاری: الجامع الصحيح' ج٤' ص ١٦٤٥
٢٢) القزوينی : سنن ابن ماجه' باب ما جاء فی القراءة فی صلاة الليل ١٧٩' ج١' ص ٤٢٩
٢٣) مسلم : الجامع الصحيح' ج٢' ص ٢٠٤
٢٤) الترمذی : الجامع الصحيح' ج٥' ص ٥٣٥

۲۵) لبیب السعید : الجمع الصوتی الاول بالقرآن' ص ۲٤٥' دار المعارف القاهرہ' الطبعة الثانیة' بدون تاریخ
۲٦) البخاری: الجامع الصحیح' ج٤' ص ۱۹۱۸۔ ومسلم : الجامع الصحیح' ج۲' ص ۱۹۲۔والسجستانی : سنن ابی داوٗد' ج۲' ص ۱۵۷۔ والدارمی: سنن الدارمی' ج۲' ص ۳۳۹۔ والطبرانی: مسند الشامیین' ج۲' ص ٤۲' مؤسسة الرسالة' بیروت' الطبعة الثانیة ۱٤۱۷ھ' ۱۹۹٦م
۲۷) البخاری : الجامع الصحیح' ج٤' ص ۱۹۲۵ و مسلم : الجامع الصحیح' ج۲' ص ۱۹۲' ۱۹۳۔ والازدی المصری' احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة : مشکل الآثار' ج۲' ص ٤۱' دار الکتب العلمیة بیروت' الطبعة الاولیٰ ۱٤۱۵ھ / ۱۹۹۵م
۲۸)القزوینی : سنن ابن ماجه' ج۱' ص ٤۲۵ ' اقامة الصلاة ۱۷٦۔
۲۹) مسلم : الجامع الصحیح ' باب الاشعریین ' ج۷' ص ۱۷۱
۳۰) النسائی ' ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار : السنن الکبریٰ ' ج۲' ص ۱۷۹' باب تزیین القرآن بالصوت' المطبعة المصریة بالازهر' بدون تاریخ۔ والدارمی' سنن الدارمی' ج۲' ص ۳٤۰۔ والقزوینی' سنن ابن ماجه' ج۲' ص ٤۲٦۔ والطبرانی : المعجم الکبیر' ج۱۱' ص ٦۸' شرکة معمل و مطبعة الحدیثة المحددة' الطبعة الثانیة بدون تاریخ۔ والسجستانی : سنن ابی داوٗد' ج۲' ص ۱۵۵۔
۳۱) احمد بن حنبل : مسند الامام احمد بن حنبل ' ج۵' ص ۳۱۳۳۔ مکتبة المعارف بمصر ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸م ۔ والسجستانی : سنن ابی داوٗد' ج۲' ص ۷۵۔ والدارمی : سنن الدارمی' ج۲' ص ٤۷۱' دار الکتب العلمیة بیروت' بدون تاریخ۔
۳۲) الامام مالك بن انس ' کتاب الموطا ' ص ۸۲' منشورات دار الافاق الحدیدة بیروت' الطبعة الاولی ۱۹۷۹م۔ والبخاری' الجامع الصحیح' ج٤' ص ۱۸۳۹۔ ومسلم' الجامع الصحیح' ج۲' ص ٤۱۔
۳۳) النووی' ابو زکریا محی الدین بن شرف : تهذیب الاسماء واللغات' ج۱' ص ۳۳٦' دار الکتب العلمیة بیروت بدون تاریخ
۳٤) الراغب الاصفهانی : معجم مفردات الفاظ القرآن ' ص ۷۱ تا ۷۲۔ المکتبة المرتضویه لاحیاء الآثار الجعفون ' بدون تاریخ ۔ ومناع القطان : مباحث فی علوم القرآن' ص ۱۹۰ ۔ منشورات العصر الحدیث' حقوق الطبع المحفوظات ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳م
۳۵) البخاری : الجامع الصحیح ' ج٤' ص ۱٦۷۳ ۔ ومسلم' الجامع الصحیح' ج۲' ص ۱۹٦
۳٦) البخاری : الجامع الصحیح ' ج۳' ص ۱۳۸۵ ' ۱۳۸٦
۳۷) مسلم : الجامع الصحیح ' کتاب الزهد' ج۸' ص۲۲٦
۳۸) المرجع السابق' ج۲' ص ۱۹۱ ۔ والبخاری : الجامع الصحیح ' ج٤' ص ۱۹۲۱
۳۹) ابوداوٗد: السنن' کتاب السنة' باب النهی عن الجدل فی القرآن ۔ الحاکم النیسا بوری ' محمد بن عبد الله : المستدرك علی الصحیحین فی الحدیث' ج۲' ص ۲۲۳ ۔مکتبة المعارف الریاض' بدون تاریخ
٤۰) البخاری: الجامع الصحیح' ج٤' ص ۱۹۲۹
٤۱) المرجع السابق: ج٤' ص ۱۹۲۹
٤۲) الحاکم : مستدرك' ج۲' ص ۲۲۳
٤۳) البغدادی ' ابی بکر احمد بن علی الخطیب : تاریخ بغداد او مدینة السلام' ج۱۳' ص ۳٤' المکتبة السلفیة المدینة المنورة' بدون تاریخ

سالانہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

(برائے سال 2001ء-2002ء)

مرتب:

محمود عالم میاں

اشاریہ (INDEX)

تفصیل	صفحہ
○ پیش لفظ	3
○ سال 2002-2001ء کی سرگرمیوں کا اجمالی جائزہ	7
○ شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ	
○ اکیڈمک ونگ	13
● شعبہ تصنیف وتالیف	
● شعبہ انگریزی	
● شعبہ کمپیوٹر کمپوزنگ وطباعت	
● قرآن اکیڈمی لائبریری	
● ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس	
● دیگر عربی کورسز	
○ شعبہ خواتین	22
○ مکتبہ	24
○ شعبہ خط وکتابت کورسز	26
○ شعبہ سمع وبصر	30
○ قرآن کالج	34
● نئے داخلے	
● اسلامک جنرل نالج ورکشاپ	
● ماہانہ اور بورڈ کے امتحانات	

● ہم نصابی سرگرمیاں
● تفریحی ومطالعاتی دورہ
● رجسٹریشن ولاہور بورڈ سے الحاق
● اساتذہ کرام کے لئے تربیتی پروگرام
○ کالج ہاسٹل 38
○ صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن 43
○ دورۂ ترجمۃ القرآن و جامع القرآن 44
○ ایڈمن 45
○ اکاؤنٹس اور کیش سیکشن 45
○ بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارہ 46
○ منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ
● انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی 50
● انجمن خدام القرآن' ملتان 63
● انجمن خدام القرآن' فیصل آباد 67
● انجمن خدام القرآن' سرگودھا 69
● انجمن خدام القرآن' جھنگ 71
● انجمن خدام القرآن' اسلام آباد 73
● انجمن خدام القرآن' سرحد' پشاور 74

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ اس سال پھر مجھے مرکزی انجمن کی سالانہ رپورٹ مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ جس وقت یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی آپ ان شاء اللہ مرکزی انجمن کے 30 ویں سالانہ اجلاس کے لئے جمع ہو چکے ہوں گے۔ میں آپ کو اس اجلاس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

تحریکوں اور تنظیموں کی زندگی میں سالانہ اجلاس اور اجتماعات کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ اب تک کی کارگزاری اور مساعی کا جائزہ لیا جائے اور کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ مرکزی انجمن کی تاسیس 1972ء میں ہوئی تھی۔ اس دوران ملکی اور بین الاقوامی معاملات میں بہت اتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں' لیکن اب 11 ستمبر 2001ء کے واقعات کے بعد تو حالات یکسر بدل چکے ہیں۔ عالم کفر جس کا سرغنہ اس وقت امریکہ ہے اور جس کی ڈور یہودیوں کے ہاتھ میں ہے' اب کھل کر عالمِ اسلام کے مقابلے میں آ چکا ہے۔ وہ یہودیوں اور اسرائیل کے مفادات کے تحفظ کے لئے مسلمان ملکوں کی فوجی قوت کو ایک ایک کر کے ختم کر دینا چاہتا ہے۔ ہمارے موجودہ پاکستانی حکمران بھی امریکہ کی خواہش کے عین مطابق ملک کو تیزی کے ساتھ سیکولرزم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بحیثیتِ قوم خلوصِ دل کے ساتھ توبہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے دامنِ رحمت میں پناہ لے سکیں۔ گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کے طور پر اس کام یعنی دعوت رجوع الی القرآن کو بہت شد و مد اور نئے جوش و جذبہ کے ساتھ تیز کرنے کی

● ہم نصابی سرگرمیاں
● تفریحی ومطالعاتی دورہ
● رجسٹریشن ولاہور بورڈ سے الحاق
● اساتذہ کرام کے لئے تربیتی پروگرام
○ کالج ہاسٹل 38
○ صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن 43
○ دورۂ ترجمۃ القرآن وجامع القرآن 44
○ ایڈمن 45
○ اکاؤنٹس اور کیش سیکشن 45
○ بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارہ 46
○ منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ
● انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی 50
● انجمن خدام القرآن' ملتان 63
● انجمن خدام القرآن' فیصل آباد 67
● انجمن خدام القرآن' سرگودھا 69
● انجمن خدام القرآن' جھنگ 71
● انجمن خدام القرآن' اسلام آباد 73
● انجمن خدام القرآن' سرحد' پشاور 74

کوشش کریں۔ وہ لوگ جو پہلے صرف مالی انفاق پر ہی اکتفا کرتے رہے اب سنجیدگی سے سوچیں کہ وہ اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مزید اس کام میں کیسے مدد ومعاون ہو سکتے ہیں۔

مرکزی انجمن تو گزشتہ تیس برس سے یہ کام کر رہی ہے اور اب اس کی کوکھ سے مزید سات انجمنیں برآمد ہو چکی ہیں جو اسی نہج پر دعوت قرآنی کا کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ لاہور ہی کی طرز پر کراچی' ملتان اور فیصل آباد میں بھی قرآن اکیڈمیز قائم ہو چکی ہیں۔ ذرائع ابلاغ میں اب اتنی جدت اور تیزی آ چکی ہے کہ دنیا ایک گلوبل ویلج کا منظر پیش کر رہی ہے اور دنیا کا کوئی ملک اب الگ تھلگ ہو کر رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ہم بھی اس جدت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ کا بھرپور استعمال کیا جا رہا ہے۔ صدر مؤسس کے خطبات وتقاریر ہزاروں کی تعداد میں لوگ انٹرنیٹ پر سنتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن' منتخب نصاب بزبان اردو اور منتخب نصاب بزبان انگریزی سماعت کے لئے موجود ہے۔ صدر مؤسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ کیبل اور سیٹلائٹ سے بھی استفادہ کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ دورۂ ترجمہ قرآن کی ویڈیو ریکارڈنگ کو پچھلے دو سال سے سیٹلائٹ پر دیکھا جا رہا ہے۔ اسی طرح بہت سی کیبل کمپنیاں بھی اس پروگرام کو روزانہ چلا رہی ہیں۔ منتخب نصاب کو بذریعہ سیٹلائٹ نشر کرنے کے لئے الحمد للہ مئی 2002ء سے ہر اتوار قرآن آڈیٹوریم میں اس کی براڈ کاسٹ کوالٹی پر ریکارڈنگ شروع کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال کرے اور ہماری مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین!

موجودہ رپورٹ میں 2002-2001ء کے دوران مرکزی انجمن کے تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ارکان انجمن کی موجودہ تعداد اور مالیات سے متعلق آڈٹ شدہ گوشوارے بھی حسب سابق اس رپورٹ میں شامل کئے گئے ہیں۔ منسلک انجمنوں کی مختصر کارکردگی بھی درج کی گئی ہے۔ ایسے حضرات جو

مختصر وقت اور ایک نظر میں سب کچھ جان لینا چاہتے ہیں ان کے لئے **2001-2002**ء کی سرگرمیوں کا ایک اجمالی خاکہ بھی علیحدہ درج کر دیا گیا ہے۔

انجمن کی نئی ہیئت انتظامیہ کی تشکیل **1994-95**ء میں کی گئی تھی' اب اس نئے دستور کے مطابق اللہ کے فضل و کرم سے تمام معاملات سرانجام پا رہے ہیں۔ مجلس عاملہ کا اجلاس ہر ماہ اور شوریٰ کا اجلاس ہر تین ماہ بعد منعقد ہوتا ہے۔ اس سال مجلس شوریٰ کے چار اور مجلس عاملہ کے دس اجلاس منعقد ہوئے جن میں سے ایک اجلاس خصوصی نوعیت کا تھا۔ یاد رہے کہ قواعد کی رُو سے جس ماہ شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوتا ہے اس ماہ عاملہ کا اجلاس منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔

سال **2001-2002**ء کے دوران مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا اجمالی خاکہ اور تفاصیل آئندہ صفحات میں درج کر دی گئی ہیں' لیکن اختتام سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں جو اس تحریک رجوع الی القرآن کے فروغ اور اس کی نشر و اشاعت میں کسی درجہ میں بھی مددگار ثابت ہوئے۔

اس میں سرِ فہرست تو تحریک کے روحِ رواں محترم صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ہی ہیں جنہوں نے یہ پودا لگایا اور اب ان کی دن رات کی محنت شاقہ اور اللہ تعالیٰ کے شرفِ قبولیت کے باعث یہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح مرکزی انجمن کے ناظم اعلیٰ جناب قمر سعید قریشی صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی اب ہمہ وقتی خدمات مرکزی انجمن کو حاصل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب کو بھرپور اجر عطا فرمائے۔

رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کا بھی میں تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں کہ وہ شروع ہی سے نہ صرف یہ کہ انجمن کے حسابات کا آڈٹ خالصتاً اعزازی طور پر کر رہے ہیں بلکہ وہ ہمارے تمام ٹیکس کے معاملات کو بھی بہت خوش دلی سے deal کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بھرپور اجر عطا فرمائے' آمین۔

علاوہ ازیں مجلس شوریٰ کے معزز اراکین اور مجلس عاملہ کے محترم ناظمین بھی

شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اپنا وقت اور توانائیاں اس تحریک رجوع الی القرآن کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ تمام اراکین انجمن اور ایسے تمام حضرات جو انجمن کے لئے مالی انفاق کرتے ہیں اور جنہوں نے خصوصی پراجیکٹس کے لئے دل کھول کر رقوم فراہم کیں' دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ وہ تمام ملازمین انجمن بھی شکریہ کے مستحق ہیں جو اپنی ذمہ داریاں گہرے احساس فرض کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو بہترین اجر سے نوازے اور ہم سب کو مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمود عالم میاں

مدیر عمومی

یکم نومبر 02ء

مرکزی انجمن کی کارکردگی کا اجمالی جائزہ
(سال 2001ء-2002ء)

ایسے احباب کے لئے جو تفصیلی رپورٹ پڑھنے کے لئے وقت کے شاکی ہیں یا میلانِ طبع نہیں رکھتے اس رپورٹ کا ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔

انجمن کے اراکین

سال 2001ء-2002ء کے دوران مرکزی انجمن خدام القرآن کے اراکین میں اضافوں کے بعد اب یہ تعداد بالترتیب حلقہ محسنین 404' حلقہ مستقل ارکان 187 اور حلقہ عام ارکان 453 ہے۔

اکیڈمک ونگ

☆ مرکزی انجمن خدام القرآن کے سب سے اہم شعبہ اکیڈمک ونگ کے زیر اہتمام سال 2001ء۔2002ء کے دوران 16 کتابوں کے نئے ایڈیشن ضروری نظر ثانی کے بعد شائع کئے گئے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں دعوتی مقاصد کے پیش نظر دو کتابوں (i) قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں اور (ii) مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق کے خصوصی ایڈیشن شائع کئے گئے۔ ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت باقاعدگی سے جاری رہی۔ اس دفعہ کی خاص بات ندائے خلافت کی سو صفحات پر مشتمل خصوصی اشاعت ''فلسطین نمبر'' تھی۔ جسے بفضلہٖ تعالیٰ اندرون ملک اور بیرون ملک بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔

کتب و جرائد کے علاوہ ہینڈ بلز' اخباری و غیر اخباری اشتہارات' پوسٹرز اور سٹیشنری کی طباعت کے ضمن میں کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ کا کام قرآن اکیڈمی میں انجام پاتا ہے' جبکہ طباعت کا تمام کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔ متعلقہ امور کی

انجام دہی کے لئے شعبہ اکیڈمک ونگ کے پاس مستند سٹاف کے علاوہ 5 کمپیوٹر' 2 لیزر پرنٹر اور ایک سکینر موجود ہے' جن کے ذریعے اردو' عربی اور انگریزی کمپوزنگ سمیت طباعت کا تمام کام سرانجام دیا جاتا ہے۔

☆ اکیڈمک ونگ کے شعبہ انگریزی نے اس سال تین انگریزی کتب کو ازسرنو مرتب کر کے شائع کیا۔ انگریزی کتاب Obligations to God پریس بھیج دی گئی ہے۔ تین انگریزی کتب کی ازسرنو تسوید و ترتیب کا کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں یہ شعبہ روزمرہ کے معمول کے کام' جن میں E-mail کی وصولی اور ترسیل اور انگریزی مضامین کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ وغیرہ شامل ہیں' بھی سرانجام دے رہا ہے۔

☆ قرآن اکیڈمی لائبریری میں دوران سال 135 کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 7 کتب بازار سے خریدی گئیں جبکہ 128 کتب عطیہ میں آئیں۔ اس طرح 30 جون 02ء کو کتب کی کل تعداد 7963 ہو گئی۔ لائبریری میں سے دوران سال 834 کتب کا اجراء ہوا جبکہ قارئین کی ایک کثیر تعداد لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ کرتی ہے۔ اس وقت ارکان کی تعداد 45 ہے۔ لائبریری میں روزانہ 7 اردو اور 5 انگریزی اخبارات خریدے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوران سال ہفتہ وار' ماہانہ اور سہ ماہی شائع ہونے والے رسائل اور جرائد مجموعی طور پر قریباً 1660 کی تعداد میں موصول ہوئے۔

☆ ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس' جس کا دورانیہ اب گھٹا کر نو ماہ کر دیا گیا ہے' کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات کو جو بی اے اور ایم اے تک دنیوی تعلیم حاصل کر چکے ہوں ان بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لئے ضروری ہوں۔ اس کورس میں عربی زبان کے بنیادی قواعد' تجوید کے بنیادی قواعد' قرآن حکیم کا منتخب نصاب' علم حدیث اور علم فقہ کے اصول اور مبادیات کی تدریس کی جاتی ہے۔ یہ کورس یکم ستمبر سے 30 مئی تک منعقد ہوتا ہے۔ سال 2001-2002ء کے دوران اس کورس میں مرد شرکاء کی تعداد 20 اور

خواتین کی تعداد 4 تھی۔ اس سال مرد شرکاء میں سے تین افراد امریکہ سے اس کورس میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔

شعبہ خواتین

حسبِ معمول اس سال بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں حلقہ خواتین کے زیرِ اہتمام دینی تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس دفعہ اس کورس میں 40 طالبات نے شرکت کی جن میں سے 30 نے پروگرام مکمل کر کے اسناد حاصل کیں۔ اس کورس کے مضامین میں منتخب نصاب، حدیث، تجوید، عربی گرامر، عربی بول چال، انگریزی بول چال اور ارکانِ اسلام شامل تھے۔ قرآن اکیڈمی میں ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ کو خواتین کا ماہانہ اجتماع منعقد ہوتا رہا جس میں اوسطاً 100 سے زائد خواتین شرکت کرتی رہیں۔ اس کے علاوہ ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاسز بھی منعقد کی جاتی رہیں۔

مکتبہ انجمن

مرکزی انجمن کی دعوت رجوع الی القرآن کا مرکز مکتبہ ہے۔ دورانِ سال مکتبہ نے کتب، جرائد اور ویڈیو/ آڈیو کیسٹس کی فروخت اور ترسیل کا کام عمدگی سے جاری رکھا۔ ماہنامہ میثاق، حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی بروقت ترسیل کو یقینی بنایا گیا۔ مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات میں انجمن کی کتب، کیسٹس اور CDs کے سٹالز لگانے کی ذمہ داری بھی مکتبہ ہی کے ذمہ ہے۔ کچھ عرصہ سے جمعہ کے روز مسجد دارالسلام میں سٹال لگانے کی ذمہ داری بھی مکتبہ کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اب ''مکتبہ انجمن'' ایکسپورٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہے لہٰذا بیرون ملک سے آنے والے آرڈرز کی تکمیل بخیر و خوبی ہو رہی ہے۔ اس سال -/828767 روپے کی کتب، -/1393475 روپے کی کیسٹس/ CDs اور -/1137543 روپے کے جرائد فروخت ہوئے۔ اس طرح مکتبہ کے تحت کل فروخت -/3359695 روپے ہے جو گزشتہ سال کی فروخت سے چھ لاکھ روپے

زیادہ ہے۔

شعبہ خط و کتابت کورسز

مرکزی انجمن نے ایسے خواتین و حضرات کے لئے جو قرآن اکیڈمی یا قرآن کالج میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں شعبہ خط و کتابت کورسز قائم کر رکھا ہے۔ اس شعبہ نے اب تک پانچ کورسز پیش کئے ہیں **(1)** قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی **(2)** ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول) **(3)** ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم) **(4)** ابتدائی عربی گرامر (حصہ سوم) **(5)** ترجمہ قرآن کریم کورس۔

الحمدللہ لوگوں نے ان کورسز کو بہت پسند کیا ہے اور شرکاء کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اول الذکر کورس کے شرکاء کی تعداد اب تک **3471** ہے۔ عربی گرامر کورس کے شرکاء کی تعداد بالترتیب **2135**' **289** اور **133** تک پہنچ چکی ہے۔ ترجمہ قرآن کریم کورس میں اب تک کے شرکاء کی تعداد **954** ہے۔ دوران سال ان کورسز کو مکمل کرنے والوں کی تعداد بالترتیب **14**' **32**' **17**' **07** اور **21** رہی۔

شعبہ سمع و بصر

مرکزی انجمن کے شعبہ سمع و بصر نے سال **2002 - 2001**ء کے دوران محترم صدر مؤسس کے خطاباتِ جمعہ' دروس اور دیگر پروگرامز اور تقاریر کی ریکارڈنگ کی اور اس طرح مکتبہ کو ضرورت کے مطابق آڈیو' ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز فراہم کیں۔

اس سال مزید مختلف موضوعات پر سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈی تیار کی گئیں' جن میں قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:

(i) منہج انقلاب نبویؐ سی ڈی
(ii) منتخب نصاب (انگریزی) سی ڈی
(iii) حقیقت دین و ایمان سی ڈی
(iv) دورۂ ترجمہ قرآن **VCD**

محترم صدر مؤسس کے خطبات جمعہ پر مشتمل چار سی ڈیز تیار کی جا چکی ہیں جبکہ ہر سی ڈی میں 40 خطباتِ جمعہ کو یکجا کیا گیا ہے۔ پانچویں سی ڈی پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن، منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام سماعت کے لئے دستیاب ہے۔ دورۂ ترجمہ قرآن 2001ء تقریباً سات گھنٹے تاخیر کے ساتھ باقاعدگی سے پورے رمضان Upload کیا گیا جس کو پوری دنیا میں بڑے شوق سے سنا گیا۔ قرآن آڈیٹوریم میں ہونے والے منتخب نصاب کے درس کو سیٹلائٹ کے ذریعے نشر کرنے کے لئے اس کی براڈ کاسٹ کوالٹی ریکارڈنگ کی جا رہی ہے۔

قرآن کالج

قرآن کالج میں دوران سال ایف۔اے، آئی کام، ایف اے جنرل سائنس اور آئی سی ایس کی کلاسوں میں 74 طلبہ نے داخلہ لیا۔ بی۔اے سال اول میں اس دفعہ 11 طلبہ نے داخلہ لیا۔ حسب معمول میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 24 رہی۔ اچھی کارکردگی دکھانے اولے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوران سال طلبہ کی تدریسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیاں بھی جاری رہیں۔ اس دفعہ کی خصوصی بات اساتذہ کرام کے لئے تربیتی پروگرام تھا جو ماہ جون میں منعقد کیا گیا۔ یہ 20 روزہ پروگرام تھا جس میں روزانہ دورانیہ 3 گھنٹے ہوتا تھا۔ اس سال طلبہ کے تفریحی و مطالعاتی ٹور کے لئے کلر کہار کے مقام کا انتخاب کیا گیا۔ اس میں قریباً 65 طلبہ نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں طلبہ کے لئے ہفتہ وار درس قرآن کا انعقاد بھی کیا گیا۔ اس دفعہ بورڈ کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کا تناسب 56% رہا۔ کالج کے پاس اس وقت بہترین کمپیوٹر لیب موجود ہے۔ کالج کی لائبریری میں اس وقت 2270 کتب ہیں۔ دوران سال 178 کتابوں کا اضافہ ہوا۔ قرآن

کالج کے طلبہ کے لئے ایک بہترین ہاسٹل موجود ہے' جس میں رہائش کی عمدہ سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ یہاں پر تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ کھیلوں پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ قرآن کالج ہاسٹل ہونے کے ناطے یہاں پر طلبہ کی اخلاقی' دینی' ذہنی تربیت اور نشوونما کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

شعبہ ایڈمن

مرکزی انجمن کے شعبہ ایڈمن نے اپنے روزمرہ کے معاملات' جن میں سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' آفس آرڈرز/نوٹس اور میموز کا اجراء اور دوسرے تمام انتظامی امور شامل تھے' خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ حسب ضرورت سرکاری وغیر سرکاری دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔ مرکزی انجمن کے شعبہ اکاؤنٹس وکیش نے اپنے مختصر عملہ کے باوجود اپنی جملہ ذمہ داریاں نہایت عمدگی سے ادا کیں۔

جامع القرآن میں دورۂ ترجمۂ قرآن

جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں اس مرتبہ دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری جناب صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ادا کی۔ خواتین وحضرات کی ایک بڑی تعداد نے اس پروگرام میں بہت ذوق وشوق کے ساتھ شرکت کی۔ قرآن آڈیٹوریم میں جناب صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن جاری ہے۔ مئی **2002**ء سے منتخب نصاب کو بذریعہ سیٹلائٹ براڈکاسٹ کوالٹی پر ریکارڈ کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے تاکہ قرآنی دعوت کو لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد تک پہنچایا جا سکے۔ اس پروگرام میں قریباً ہر اتوار **700** کے لگ بھگ لوگ بشمول خواتین شرکت کر رہے ہیں۔

شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

اکیڈمک ونگ

قرآن اکیڈمی کے اکیڈمک ونگ کے تحت اس وقت مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں :

i) شعبہ تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید
ii) شعبہ انگریزی
iii) شعبہ کتابت وطباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)
iv) قرآن اکیڈمی لائبریری
v) ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس
vi) عربی کورسز کا انعقاد

(1) شعبہ تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت) کے جملہ ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور Editing ' محترم صدر مؤسس کے دروس و خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے انہیں مرتب کرنا' مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے اہم پروگراموں کی رپورٹنگ اور مضامین کی پروف ریڈنگ وغیرہ جیسے امور اس شعبہ کی ذمہ داری ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شمارے شائع کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں یہ شعبہ مرکزی انجمن کی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی اشاعت کی تیاری

اوران کی اشاعت کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ نئی کتابوں کو مرتب (edit) کرنا' پرانی کتابوں میں سے جس کے بارے میں ضرورت محسوس ہو اس پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے ازسرِنو مرتب کر کے نئی کمپوزنگ کرانا اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت سے پہلے ان کی اغلاط کی تصحیح کرانا اسی شعبے کی ذمہ داری ہے۔

2001-2002ء کے دوران اس شعبے کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ درج ذیل ہے۔

☆ رسائل و جرائد

میثاق : جولائی 2001ء تا جون 2002ء کے دوران ماہنامہ میثاق کے 9 شمارے شائع ہوئے۔ جن میں اگست/ ستمبر 2001ء' نومبر/ دسمبر 2001ء اور مارچ/ اپریل 2002ء کے مشترکہ شمارے شائع کئے گئے۔ اگست/ستمبر 2001ء کا شمارہ ''مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت تعلقات'' کے موضوع پر خصوصی اشاعت پر مشتمل تھا۔

حکمت قرآن : حکمت قرآن کے 9 شمارے شائع ہوئے' جن میں جولائی/ اگست 2001ء کا مشترکہ شمارہ معمول سے دگنے صفحات میں خصوصی اشاعت پر مشتمل تھا۔ جبکہ نومبر/ دسمبر 2001ء اور اپریل/ مئی 2002ء کے مشترکہ شمارے شائع کئے گئے۔

ندائے خلافت : ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ صرف عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث دو شمارے شائع نہ ہو سکے۔ تاہم اگلی اشاعتوں میں صفحات میں اضافے کے ذریعے ان تعطیلات کا ازالہ کرنے کی سعی کی گئی۔

اس سال کے دوران 20 تا 26 جون کا ندائے خلافت چھ شماروں کی ضخامت کے برابر تقریباً سو صفحات کے ''فلسطین نمبر'' پر مشتمل تھا' جسے بفضلہٖ تعالیٰ نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرون ملک بھی خاصی پذیرائی حاصل ہوئی اور علمی و ادبی حلقوں نے شعبہ کی اس کاوش کو خصوصیات کے ساتھ سراہا۔

☆ اشاعت کتب

ا) دوران سال مندرجہ ذیل کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع کئے گئے جن میں حسب

ضرورت نظر ثانی کا کام بھی کیا گیا۔

1۔ دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر　2۔ تعارف تنظیم اسلامی

3۔ آسان عربی گرامر (حصہ اول)　4۔ قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

5۔ راہ نجات (خاص و عام ایڈیشن)　6۔ دنیا کی عظیم ترین نعمت: قرآن حکیم

7۔ نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت　8۔ امت مسلمہ کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل

9۔ خطبہ نکاح (ایک اصلاحی تحریک)　10۔ بیعت کی اہمیت

11۔ جہاد فی سبیل اللہ　12۔ خواتین کی دینی ذمہ داریاں

13۔ مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب　14۔ اسلام میں عورت کا مقام

15۔ نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں　16۔ فہرست کتب 2002ء

ب) رمضان المبارک کے دوران مرکزی انجمن خدام القرآن کے دعوتی مقاصد کی غرض سے درج ذیل دو کتابچوں کے خصوصی ایڈیشن شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

1۔ قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

2۔ مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

ج) الہدیٰ کیسٹ سیریز درس 2 تا 10 کے کتابچے رنگین ٹائٹل اور نئے گیٹ اپ کے ساتھ شائع کئے گئے۔

(2) شعبہ انگریزی

1۔ روزانہ e-mail وصول کر کے شعبہ جات کو تقسیم کی جاتی ہے۔ نیز شعبہ جات سے وصول ہونے والی تحریروں یا جوابات کا انگریزی میں ترجمہ کر کے e-mail کی ترسیل کا کام روزانہ سرانجام دیا جاتا ہے۔

2۔ ندائے خلافت میں اشاعت کے لئے مختلف اخبارات میں شائع ہونے والے یا دوسرے ذرائع سے حاصل شدہ مضامین کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ شعبہ انگریزی ہی میں ہوتی ہے۔

3۔ اس سال درج ذیل انگریزی کتب کو از سرنو مرتب کر کے شائع کیا گیا:

(i) MUHAMMAD (SAW): The Objective of His Appointment

(ii) Islamic Renaissance

(iii)Baiyah

4- انگریزی کتاب Obligations to God پریس میں بھیج دی گئی ہے۔

5۔ درج ذیل انگریزی کتب

(i) Calling People unto Allah

(ii) Rise & Decline of Muslim Ummah

(iii) Women's Obligations to God

کی از سرنو تسوید و ترتیب کا کام جاری ہے۔

6۔ ہر ہفتے عابد اللہ جان صاحب کا انگریزی مضمون e-mail کے ذریعے وصول کر کے ندائے خلافت کے لئے تیار کیا جاتا رہا۔

7۔ رعنا ہاشم خان صاحبہ کا اردو مضمون e-mail سے وصول کر کے ندائے خلافت کے منتظمین کے حوالے کرنے کا کام بھی یہی شعبہ سرانجام دیتا رہا۔

(3) شعبہ کمپوزنگ و طباعت

1- مرکزی انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے چاروں جرائد' جملہ کتب' ہینڈ بلز' اخباری اشتہارات' پوسٹرز' سرکلرز' آفس سٹیشنری کی تیاری اور طباعت کا انتظام یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔ اس ضمن میں کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ وغیرہ کا کام یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے جبکہ طباعت کا کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔ مرکزی انجمن کے مختلف شعبہ جات کے خطوط' دفتری سرکلرز اور آفس آرڈرز وغیرہ کی کمپوزنگ کے علاوہ بعض منسلک انجمنوں' تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت سے متعلق بیشتر طباعتی مواد کی تیاری اور طباعت کا انتظام یہی شعبہ کرتا ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے شعبہ کے پاس تجربہ کار اور مستعد سٹاف موجود ہے۔ شعبہ کے پاس 5 کمپیوٹر' 2 لیزر پرنٹر اور ایک سکینر موجود ہے جن کے ذریعے اردو' عربی اور انگریزی کمپوزنگ سمیت طباعت کا

تمام کام سرانجام دیا جاتا ہے۔

2۔ ندائے خلافت' میثاق اور حکمت قرآن کو انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کرنے کے لئے ان جرائد کے مواد کی متعلقہ شعبہ کو فراہمی کا کام بھی اسی سیکشن کی اہم ذمہ داری ہے' جو بحمداللہ بخوبی سرانجام دیا جاتا ہے۔

(4) قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی لائبریری کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مرکزی لائبریری کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اکیڈمی کے بیسمنٹ میں قائم ہے۔ سال **2001-02**ء کے دوران لائبریری کے اہم امور حسب ذیل ہیں:

☆ کتب کی کل تعداد:

یکم جولائی **01**ء کو لائبریری میں اندراج شدہ کتب کی تعداد **7828** تھی۔ دوران سال **135** کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے **7** کتب **2505** روپے میں خریدی گئیں جبکہ **128** کتب عطیہ میں آئیں۔ اس طرح **30** جون **02**ء کو کتب کی کل تعداد **7963** ہوگئی۔ سب سے اہم عطیہ **30** جلدوں پر مشتمل ''انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا'' ہے جو جناب ڈاکٹر عبدالسمیع کی طرف سے ملا۔ بازار میں اس کی قیمت **30,000/-** روپے ہے۔

☆ درجہ بندی اور کیٹلاگنگ:

دوران سال درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کا کام بھی جاری رہا' تقریباً **200** کتب کو اس مرحلے سے گزارا گیا۔ چنانچہ اب لائبریری میں **5500** کتابیں ایسی ہیں جن کی درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کی جا چکی ہے۔ اس سلسلے میں مزید کتب پر کام جاری ہے۔

☆ اجراء کتب:

دوران سال **168** افراد کو **834** کتب جاری کی گئیں۔ مزید برآں' ایک کثیر

تعداد نے لائبریری میں بیٹھ کر مختلف کتابوں سے استفادہ کیا۔

☆ اراکین لائبریری:

سال کے شروع میں اراکین کی کل تعداد **43** تھی۔ دوران سال **5** نئے اراکین نے رکنیت حاصل کی جبکہ ایک سالہ کورس مکمل کرنے والے تین ممبران نے ممبر شپ ختم کروائی۔ یوں اس وقت اراکین لائبریری کی کل تعداد **45** ہے۔

☆ رسائل و جرائد:

دوران سال لائبریری میں **515** اداروں سے مختلف نوعیت کے رسائل و جرائد موصول ہوئے۔ ہفت روزہ' ماہنامہ' سہ ماہی' ششماہی اور سالانہ بنیادوں پر شائع ہونے والے یہ تمام جرائد حکمت قرآن' میثاق اور ندائے خلافت کے تبادلے میں آتے ہیں۔ نیز ان جرائد کی جلد بندی کے کام اور ریکارڈ کی ترتیب کے ضمن میں اس سال کے دوران سال **1999**ء تک کے جرائد کی جلد بندی کا کام مکمل ہو چکا ہے' جبکہ باقی سالوں کے جرائد کی جلد بندی کے لئے منصوبہ بندی کا کام ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔

اس سال باقاعدگی سے آنے والے اردو/انگلش رسائل کی تعداد **85**' جبکہ **55** کی آمد بے قاعدہ رہی۔ **13** رسائل مکمل طور پر بند ہو گئے۔ لائبریری میں پورے سال کے دوران کل **1660** رسائل موصول ہوئے۔

☆ اخبارات:

لائبریری کے لئے سات اردو اور پانچ انگریزی اخبارات خریدے جاتے ہیں۔ اردو روزناموں میں ''نوائے وقت' جنگ' خبریں' پاکستان' انصاف' دن اور الاسلام شامل ہیں' جبکہ انگریزی اخبارات میں ڈان' نیشن' نیوز' فرنٹیئر پوسٹ اور سٹیٹس مین شامل ہیں۔ ان اخبارات کا ریکارڈ ایک سال کے لئے رکھا جاتا ہے۔ سال مکمل ہونے کے بعد پہلے چھ ماہ کے اخبارات فروخت کر دیئے جاتے ہیں جبکہ آخری چھ ماہ کا ریکارڈ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس سال بھی اسی ترتیب کے مطابق ریکارڈ مرتب کیا گیا ہے۔

لائبریری میں روزانہ تقریباً ایک سو کے قریب افراد اخبارات اور رسائل و جرائد کا مطالعہ کرتے ہیں۔

☆ اخباری تراشوں کی فائلنگ:

صدر مؤسس کے اخباری بیانات' مضامین' انٹرویوز' خطابات اور خطاباتِ جمعہ کے پریس ریلیز' رنگین صفحات پر صدر مؤسس کے خصوصی مضامین' مختلف مواقع پر بیانات اور اشتہارات کے علاوہ دیگر اہم مضامین' خبریں' کالم' مسئلہ کشمیر' فلسطین' اسلامی تحریکوں کے رہنماؤں کے اہم بیانات' تنظیم اسلامی پاکستان اور تحریک خلافت پاکستان کے خصوصی پروگراموں کی خبروں کو تراش کر تمام ریکارڈ محفوظ کرنے کا کام بھی اس لائبریری میں سرانجام دیا جاتا ہے۔

(5) ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس' جس کا دورانیہ اب گھٹا کر نو ماہ کر دیا گیا ہے' کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات کو جو بی اے اور ایم اے تک دنیوی تعلیم حاصل کر چکے ہوں' ان بنیادی علوم سے مسلح کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لئے ضروری ہوں۔ گویا نو ماہ کے عرصے میں طلبہ کو (i) اتنی عربی پڑھا دی جائے کہ عربی زبان کے بنیادی قواعد پر انہیں بہت حد تک عبور حاصل ہو جائے تاکہ پھر کچھ مزید اضافی محنت اور وقت لگا کر وہ یہ استعداد حاصل کر لیں کہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اس کا مفہوم بھی انہیں ساتھ ساتھ سمجھ میں آتا چلا جائے اور قرآن حکیم سے ہدایت و نصیحت اخذ کرنے کے لئے انہیں کسی ترجمے کا مرہون منت نہ ہونا پڑے۔ **(ii)** تجوید کے بنیادی قواعد سکھا کر اتنی مشق کرا دی جائے کہ وہ قرآن کو صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ **(iii)** قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے مطالعے اور تدریس کے ذریعے دین کا صحیح اور جامع تصور واضح انداز میں پیش کیا جائے تاکہ طلبہ پر یہ واضح ہو جائے کہ ہمارا دین کیا ہے' وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور یہ کہ دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی عملی صورت

اس کورس کو 23 شرکاء نے مکمل کیا۔ اس طرز پر ایک کورس اپریل تا جون 2002ء جاری رہا جس کو 15 شرکاء نے مکمل کیا۔

☆ دوسرا عربی گرامر کورس اپریل تا ستمبر منعقد کیا گیا جس میں عربی گرامر بذریعہ عربی ریڈر دروس الغۃ العربیہ حصہ دوم پڑھائی گئی اور ڈاکٹر صاحب کے کتابچہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت'' کا مطالعہ کیا گیا۔ اس کورس کو 15 افراد نے مکمل کیا۔

شعبہ خواتین کی سرگرمیاں

حلقہ خواتین کا دینی تربیتی کورس

حسب معمول اس سال بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں حلقہ خواتین کے زیر اہتمام دینی تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کورس کا آغاز 95ء میں کیا گیا تھا اور اس وقت سے ہر سال باقاعدگی سے یہ پروگرام منعقد ہو رہا ہے اور اس میں شرکاء کی تعداد 70 تک رہی ہے۔ اس سال کورس کا دورانیہ 17 جون تا 31 جولائی تھا اور اس میں 40 طالبات شریک ہوئیں جس میں سے 30 نے پروگرام مکمل کر کے اسناد حاصل کیں۔ کورس میں شامل مضامین میں منتخب نصاب' حدیث' تجوید' عربی گرامر' عربی بول چال' انگریزی بول چال اور ارکان اسلام تھے۔ اس کے علاوہ فرسٹ ایڈ کی اضافی تدریس بھی شامل تھی۔ اس کورس کے لئے عربی کی معلّمہ خصوصی طور پر اسلام آباد سے بلوائی گئی تھیں۔ تمام اساتذہ نے نہایت خلوص اور لگن کے ساتھ کورس مکمل کرایا۔ دوران کورس مختلف و مفید موضوعات پر دروس کا اہتمام بھی کیا گیا۔ دوران کورس خاص بات جو بطور نتیجہ سامنے آئی وہ ستر و حجاب کے حوالے سے طالبات میں قابل قدر تبدیلیاں تھیں' یعنی کچھ طالبات نے شرعی پردہ اور کچھ نے حجاب اوڑھنا شروع کر دیا اور رسومات اور بدعات سے پرہیز کرنے کا عہد کیا۔ ارکان اسلام کے حوالہ سے بھی پروگرام بہت مفید رہا اور بہت سی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی جو بے سوچے سمجھے کی جاتی ہیں۔

مورخہ 31 جولائی کو تقریب تقسیم اسناد کا اہتمام کیا گیا جس میں مہمان خصوصی بیگم ڈاکٹر اسرار احمد تھیں۔ اس موقع پر طالبات نے اپنی آراء کا اظہار کرتے ہوئے بہت سے مفید مشورے دیئے اور کہا کہ ایسے شارٹ کورسز سال بھر جاری رہنے چاہئیں۔ پرتکلف چائے کے ساتھ اس کورس کا اختتام ہوا۔

خواتین کا ماہانہ اجتماع

ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ کو قرآن اکیڈمی میں خواتین کا ماہانہ اجتماع ہوتا ہے' جس میں خواتین کی دینی تربیت اور دینی علم میں اضافہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلامی مہینوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی مناسبت سے مختلف موضوعات پر لیکچرز اور گفتگو ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا درس اور احادیث بھی بیان کی جاتی ہیں۔ یہ ایک بہت مفید اجتماع ہے جس میں قریباً **100** سے زائد خواتین ہر ماہ شرکت کرتی ہیں۔

ترجمہ قرآن اور تجوید کی کلاسز

ہر پیر کو ترجمہ قرآن اور ہر جمعرات کو تجوید اور منتخب نصاب کی کلاس ہوتی ہے۔ ان اجتماعات میں بھی خواتین کافی تعداد میں شرکت کر رہی ہیں۔

مکتبہ انجمن

جیسا کہ آپ جانتے ہیں' مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے قیام کا مقصد منبع ایمان اور سرچشمہ یقین' قرآن حکیم کے علم وحکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر واشاعت ہے۔ اس عظیم مقصد کے تحت شائع ہونے والے کتب و جرائد اور دروس ہائے قرآن پر مشتمل آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور CDs کی فروخت وترسیل کی اہم تر ذمہ داری ''مکتبہ انجمن'' کے سپرد ہے۔ سال گزشتہ میں مکتبہ نے اپنی یہ ذمہ داری بطریق احسن پوری کی۔ ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت کے فوراً بعد ان کے مستقل خریداروں اور ایجنسی ہولڈروں کو ترسیل کو یقینی بنایا گیا۔ کتب وکیسٹس اور CDs کے اندرون و بیرون ملک سے آرڈرز کی فوری تعمیل کی گئی۔ اب الحمد للہ ''مکتبہ انجمن'' ایکسپورٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہے لہٰذا بیرون ملک سے آنے والے آرڈرز کی تعمیل میں کوئی دقت نہیں رہی۔ اگرچہ 11 ستمبر 01ء کے واقعہ کے بعد بیرون ملک سے ملنے والے آرڈرز میں کمی ضرور ہوئی ہے' لیکن ایکسپورٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہونے کے باعث ہم تمام آرڈرز کو بحسن وخوبی پورا کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

اپنی معمول کی ذمہ داریوں کے علاوہ مکتبہ انجمن نے مختلف پروگرامز میں کتب و کیسٹس کے سٹال لگانے کا بھی اہتمام کیا۔ کچھ عرصہ سے جمعہ کے روز مسجد دار السلام میں لگائے جانے والے سٹال کی ذمہ داری بھی مکتبہ کے سپرد کر دی گئی ہے۔ مکتبہ نے بہتر گیٹ اپ اور نئی آب وتاب کے ساتھ اس سٹال کا آغاز کیا' جس سے وہاں کتب وکیسٹس کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مکتبہ انجمن کے سٹاف کی انتھک محنت' لگن اور خلوص ہی کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ چند برس سے مکتبہ کی مجموعی فروخت میں

بتدریج اضافہ ہوا ہے۔ ذیل میں گزشتہ تین برس کی فروخت کا ایک تقابلی جائزہ پیش خدمت ہے:

2001 - 2002ء	2000 - 2001ء	1999 - 2000ء	
8,28,767	6,53,000	6,75,169	کتب
13,93,475	11,67,000	8,69,927	کیسٹس/CDs
11,37,453	9,20,000	7,83,812	جرائد
33,59,695	27,40,000	23,28,908	میزان

شعبہ خط و کتابت کورسز

شعبہ کا اجراء

ایسے طلبہ و طالبات اور خواتین و حضرات جو ملک یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کے لئے کسی وجہ سے قرآن کالج رقرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' ان کے لئے خط و کتابت کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں' تا کہ گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں:

(i) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی
(ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول)
(iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم)
(iv) ابتدائی گرامر (حصہ سوم)
(v) ترجمۂ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری **1988** ء میں کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور و شور سے جاری ہے اور اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد **3471** تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' دہران اور الواسع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابوظہبی' دوبئ' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا' امریکہ اور ناروے میں بھی کورس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

دوسرے کورس حصہ اول کا اجراء نومبر **1990** ء میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ

کورس کے شرکاء کو عربی گرامر کے ابتدائی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور حدیث سے براہ راست استفادے کے لئے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا اور اس کے شرکاء کی تعداد **2135** تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بیرون پاکستان کئی ممالک میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر **92**ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد **289** تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ **97**ء میں ہوا' اس میں فی الوقت طلبہ کی تعداد **133** ہے۔

ترجمہ قرآن کریم کورس

1996ء میں شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان ''ترجمہ قرآن کریم کورس'' کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا ہے' یعنی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

آج کل کے مادی دور میں زندگی کا مقصد حصولِ دنیا ہی بنا لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بھاگ دوڑ صرف دُنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے ہوتی ہے اور یوں نئی نسل اکثر و بیشتر قرآن و سنت اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ رہ جاتی ہے۔

نوجوانوں' بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے ایک طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں مناسب اور فارغ (Convenient) وقت میں دس پندرہ منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اسے مکمل کر کے کم از کم قرآنی تعلیمات اور احکامات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ و طالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ کورس کی فیس بہت کم یعنی صرف **150** روپے رکھی گئی ہے۔ فروری **1996**ء سے اب تک اس کورس میں **954** طلبہ اور طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور **81** طلبہ و طالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے اقدام

ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز بڑی جانفشانی اور محنت سے ان کورسز کو چلا رہے ہیں دورانِ سال انہوں نے ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے مسلسل اقدامات کئے۔ روز نامہ جنگ اور پاکستان میں دو دفعہ اشتہار دیئے گئے' حکمت قرآن اور میثاق میں وقفہ وقفہ سے اشتہارات شائع کئے۔ تنظیم کے امراء اور نقباء کے علاوہ لاہور کی بڑی بڑی لائبریریوں کے انچارجز کو خطوط لکھے گئے۔ ان کورسز کے اشتہارات پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جات' ہاسٹلز اور جامع مسجد میں نوٹس بورڈوں پر چسپاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے احباب اور ہم خیال دوستوں کو اس سلسلے میں ذاتی خطوط بھی تحریر کئے۔ مرکزی انجمن سے منسلک انجمنوں کراچی' ملتان' فیصل آباد اور پشاور کو بھی ان کورسز سے متعارف کرایا۔ ان کی ان کاوشوں کے نتیجہ میں ان کورسز کے شرکاء کی تعداد دوران سال مندرجہ ذیل رہی:

دوران سال داخلہ لینے اور کورسز مکمل کرنے والوں کی تعداد

	جولائی 00ء تا جون 01ء	جولائی 01ء تا جون 02ء
1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس:		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	79	67
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	26	14
2) عربی گرامر کورس (حصہ اول):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	111	121
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	25	32
3) عربی گرامر کورس (حصہ دوم):		
ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	26	20

ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	14	17

4) عربی گرامر کورس (حصہ سوم):

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	16	16
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	10	7

5) ترجمہ قرآن کریم کورس:

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	137	153
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	14	21

آڈیٹوریم میں منہج انقلاب نبویﷺ کے موضوع پر لیکچرز دیئے تھے۔ ان لیکچرز کی وڈیو کو ایک سی ڈی میں جمع کر کے سی ڈی تیار کر لی گئی ہے۔

☆ **خطاباتِ جمعہ 4:** محترم صدر مؤسس کے خطابات جمعہ 1998ء سے انٹرنیٹ پر نشر کئے جا رہے ہیں' جن کی تعداد 180 سے متجاوز ہے۔ MP3 Format میں ایک سی ڈی کے اندر 40 خطابات جمعہ کو یکجا کیا گیا ہے۔ مختلف مگر اہم موضوعات پر مشتمل خطاباتِ جمعہ کی فی الحال تین سی ڈیز تیار کر لی گئیں تھیں جن میں 120 خطابات جمعہ تھے۔ گزشتہ سال کے دوران مزید 40 خطاباتِ جمعہ پر مشتمل والیم 4 ترتیب دیا گیا ہے' جو فروخت کے لئے دستیاب ہیں۔ پانچویں سی ڈی پر کام جاری ہے۔

☆ **منتخب نصاب (انگریزی) سی ڈی:** آپ جانتے ہیں کہ اردو زبان میں منتخب نصاب کو بفضلہٖ تعالیٰ بہت شرف عام حاصل ہوا ہے۔ اس کے آڈیو کیسٹس تو لاکھوں کی تعداد میں پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں اور پچھلے دو تین سالوں سے اس کی سی ڈیز بھی ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔ پاکستان میں انگریزی دان طبقہ اور دیگر ممالک میں اس دعوتِ قرآنی کی تبلیغ کے پیشِ نظر محترم صدر مؤسس نے 1994ء میں نیوجرسی' امریکہ کی ایک مسجد میں مطالعہ قرآن مجید کا منتخب نصاب انگریزی زبان میں ریکارڈ کرایا تھا۔ ان تمام دروس کو بھی کمپیوٹر پر اتار کر محفوظ کر لیا گیا ہے' اور تمام ایڈیٹنگ کا کام بھی ہو گیا ہے۔ یہ دروس اب دو سی ڈیز میں اکٹھے کر لئے گئے ہیں۔

☆ **حقیقتِ دین و ایمان سی ڈی:** دو سال قبل پاکستان ٹیلی ویژن پر حقیقتِ دین کے نام سے پروگرام شروع کیا گیا جس میں محترم صدر مؤسس کے سلسلہ وار دروس نشر کئے جاتے رہے۔ یہ سلسلہ تقریباً دس ماہ جاری رہا۔ یہ پروگرام پی ٹی وی' ایس ٹی این اور پی ٹی وی ورلڈ پر دکھایا جاتا رہا۔ یہ پروگرام تقریباً 25 منٹ پر مشتمل ہوتا تھا۔ اس سیریز کے تمام پروگراموں کی آڈیو کو ایک سی ڈی میں یکجا کر کے حقیقتِ دین و ایمان سی ڈی تیار کر لی گئی ہے۔

شعبہ سمع وبصر

معمول کی سرگرمیاں

گزشتہ سال کے دوران مکتبہ انجمن کو ڈیمانڈ کے مطابق آڈیو ویڈیو کیسٹ اور سی ڈیز فراہم کی گئیں۔محترم صدرِ مؤسس کے خطاباتِ جمعہ، دروس اور دیگر تقاریر کی ریکارڈنگ کی گئی اور انجمن کے تحت ہونے والے پروگراموں میں ساؤنڈ سسٹم مہیا کیا گیا۔گزشتہ سال کے دوران درج ذیل کی تعداد میں آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز تیار کر کے مکتبہ کو فروخت کے لئے دی گئیں:

آڈیو کیسٹس	:21605
ویڈیو کیسٹس	:3450
سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈیز	:10822

دورۂ ترجمہ قرآن 1998ء کو بحمد اللہ قبول عام حاصل ہوا ہے۔اس کی ویڈیو ریکارڈنگ کو پچھلے دو سال سے سیٹلائٹ پر دیکھایا جا رہا ہے۔اسی طرح کیبل پر بھی بہت سی کمپنیاں اس پروگرام کو روزانہ چلا رہی ہیں۔اس کے آڈیو و ویڈیو کیسیٹس، سی ڈیز اور وی سی ڈیز بھی بڑی تعداد میں پھیل رہے ہیں۔اسی طرح ایک رائے یہ آئی کہ منتخب نصاب کو بھی براڈ کاسٹ کوالٹی پر تیار کیا جائے اور اس کو نشر کرنے کا اہتمام کیا جائے۔اور اسی طرح اس کی آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز بھی تیار کی جائیں۔بحمد اللہ مئی 2002ء سے اتوار کے روز سے باقاعدہ منتخب نصاب کے دروس کا آغاز ہو گیا اور ساتھ ہی اس کی براڈ کاسٹ کوالٹی ریکارڈنگ بھی۔

نئی سی ڈیز

☆ منہج انقلاب نبویؐ سی ڈی: محترم صدر مؤسس نے ایک سال قبل قرآن

☆ دورۂ ترجمہ قرآن VCD: بحمد اللہ صدر مؤسس کے دورۂ ترجمہ قرآن کو بہت قبول عام حاصل ہوا۔ آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز اور انٹرنیٹ کے ذریعے یہ اب دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔ تاہم کچھ عرصہ سے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ دورۂ ترجمہ قرآن کو ویڈیو سی ڈی پر بھی منتقل کیا جائے اور اس میں قرآن مجید کا متن اور آیت نمبر بھی لکھا ہوا ہو۔ لہٰذا تقریباً آٹھ ماہ کی مسلسل محنت سے یہ پراجیکٹ مکمل کیا جا چکا ہے۔ **108** ویڈیو سی ڈیز پر مشتمل یہ سیٹ تیار ہو کر کافی تعداد میں فروخت کیا جا چکا ہے۔

گزشتہ سال کے دوران بھی بحمد اللہ محترم صدر مؤسس کے خطابات اور منتخب دروس انٹرنیٹ پر تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر نشر ہوتے رہے۔ اسی طرح نئے مضامین اور پریس ریلیز بھی ویب سائٹ پر آویزاں کئے گئے۔ ای میلز کی روزانہ وصولی اور ان کے جوابات ارسال کئے گئے۔

بحمد اللہ انٹرنیٹ کی سہولت سے محترم صدر مؤسس کے خطبات و تقاریر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہر ہفتہ نا صرف انٹرنیٹ پر سنتے ہیں بلکہ اس کی آڈیو کیسٹس بنا کر وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے ہیں۔ ان خطابات کے علاوہ انٹرنیٹ پر صدر مؤسس کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن، منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام سماعت کے لئے دستیاب ہے۔ علاوہ ازیں صدر مؤسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ دیگر حضرات کے اہم مقالہ جات بھی افادہ عام کے لئے سائٹ پر رکھے گئے ہیں۔ مرکزی انجمن و تنظیم اسلامی کے جرائد کے انٹرنیٹ ایڈیشن بھی باقاعدگی سے ویب سائٹ پر اپ لوڈ کئے جاتے رہے۔

☆ دورۂ ترجمہ قرآن **2001** تقریباً سات گھنٹے delay کے ساتھ باقاعدگی سے پورے رمضان upload کیا گیا جس کو پوری دنیا میں بڑے شوق سے سنا گیا۔ امریکہ میں تو ایک صاحب نے اس کو انٹرنیٹ سے اتار کر دو CDs میں محفوظ کیا اور اس

کو copy کر کے بہت سے لوگوں تک پہنچایا۔

تکنیکی معاونت

مرکزی انجمن کے کمپیوٹر سے متعلق دیگر شعبہ جات جن میں قرآن کالج لاہور' شعبہ تصنیف و تالیف' شعبہ انگریزی اور مکتبہ شامل ہیں، ان تمام کو شعبہ سمع و بصر کمپیوٹر سے متعلق تمام معاملات جن میں خرابی کی درستگی یا نئے آلات کی خریداری شامل ہیں، میں ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں لحاظ سے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔

کوالٹی کنٹرول

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شعبہ میں کوالٹی کنٹرول کا خاص خیال رکھا گیا۔ ریکارڈ شدہ کیسٹس کو مختلف جگہوں سے سنا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو ریپر میں سیل کر دیا جاتا ہے تاکہ کیسٹ مٹی' نمی وغیرہ سے متاثر نہ ہو۔

قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس

نئے داخلے

(i) کالج میں ایف اے' آئی کام' ایف اے جنرل سائنس اور آئی سی ایس کے داخلے اگست میں ہوئے۔ ان کلاسوں میں طلبہ کی کل تعداد 74 تھی' جن میں سے آئی سی ایس 33 آئی کام' 24 ایف اے' 14 اور ایف اے جنرل سائنس کے 3 طلبہ داخل ہوئے۔

(ii) بی۔اے سال اول کے داخلے نومبر کے وسط میں مکمل ہوئے۔ اس سال بی۔ اے میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد 11 تھی۔

اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

حسب سابق اس مرتبہ بھی میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے دینی معلوماتی' اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا دورانیہ 7 مئی تا 8 جون 2002ء تھا اس میں شریک ہونے والے طلبہ کی تعداد 24 تھی۔ اس ورکشاپ میں پہلی' دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو ایک خصوصی تقریب میں نقد انعام اور باقی کلاس کو محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتب دی گئیں۔ اس تقریب کی صدارت ناظم قرآن کالج محترم حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمائی۔

ماہانہ اور بورڈ کے امتحانات

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ امتحانات باقاعدگی سے منعقد ہوئے۔ ششماہی امتحان فروری 2002ء میں منعقد ہوا۔

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2001ء میں کالج کی طرف سے کل 102 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی جن میں سے آئی سی ایس سال اول 24' آئی سی ایس سال دوم

29 'ایف اے جنرل سائنس سال اول 8 'ایف اے جنرل سائنس سال دوم 01 'ایف اے سال اول 03 'ایف اے سال دوم 10 'آئی کام سال اول 05 'آئی کام سال دوم 16 'آئی کام سال دوم پرائیویٹ 2 'ایف اے سال اول پرائیویٹ 2 اور ایف اے سال دوم پرائیویٹ 2 طلبہ شامل تھے۔ ان میں سے 57 طلبہ پاس ہوئے اور مجموعی طور پر 56% نتیجہ رہا' ان میں سے اول' دوم اور سوم آنے والے طلبہ نے بالترتیب 744' 730 اور 728 نمبر حاصل کئے۔

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2002ء میں کالج کی طرف سے 92 طلبہ نے شرکت کی۔ ان میں سے آئی سی ایس سال اول میں 28 'آئی سی ایس سال دوم 20 ایف اے سال اول 10 'ایف اے سال دوم 2 'آئی کام سال اول 17 'آئی کام سال دوم 4 'ایف اے جنرل سائنس سال 3 اور ایف اے جنرل سائنس سال دوم کے 8 طلبہ شامل تھے۔

ہم نصابی سرگرمیاں

(i) ہفتہ وار درس قرآن مجید کا انعقاد: سال کے دوران مختلف موضوعات پر ہفتہ وار درس قرآن مجید باقاعدگی سے منعقد ہوتا رہا ہے جس میں جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ تذکیر بالقرآن کے لئے قرآن کالج کے اساتذہ کے علاوہ بیرونی مدرسین کی خدمات بھی گاہے بگاہے حاصل کی جاتی ہیں۔

(ii) ٹیوٹوریل گروپس: ہر سال کالج کے ٹیوٹوریل گروپس ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ان میں شامل طلبہ تین دن تک کی رخصت اور اپنی مشکلات کے حل کے لئے متعلقہ ٹیوٹر سے رجوع کرتے ہیں۔ ان گروپس کی ہر ہفتہ منگل کے روز چوتھے پیریڈ میں باقاعدگی سے میٹنگ ہوتی ہے۔

(iii) بزمِ ادب: دوران سال تمام ٹیوٹوریل گروپس کے آپس میں کئی مقابلے ہوئے جن میں خاص طور پر تلاوت قرآن مجید' حمد و نعت اور کوئز پروگرام قابل ذکر ہیں۔ کوئز پروگرام میں طلبہ کی شرکت نہایت بھرپور اور قابل ذکر رہی۔ کامیاب ہونے والے طلبہ کو

انعامات بھی دیئے گئے۔

سالانہ تفریحی ومطالعاتی دورہ

کالج ہذا نے ایک روزہ تفریحی ومطالعاتی ٹور کا اہتمام کیا جس کس لئے کلر کہار کے مقام کا انتخاب کیا گیا۔ اس دورے میں تقریباً 65 طلبہ نے حصہ لیا' جن میں سے بیشتر طلبہ نے موٹر وے پر سفر کا پہلی بار تجربہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی کلر کہار کے قریب تاریخی مقام کٹاس کی بھی سیر کی جس میں قدیم زمانے کے مندر اور عبادت گاہیں ہیں۔ یہ ٹور ڈسپلن کے اعتبار سے بہت بہتر رہا اور طلبہ کافی لطف اندوز ہوئے۔

رجسٹریشن ولاہور بورڈ سے الحاق

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن اور لاہور بورڈ سے Affilation کئی سال قبل ہوگئی تھی۔ اس میں ہر سیشن کے بعد توسیع کروانی پڑتی ہے۔ نئے سیشن کے لئے درخواست دی ہوئی ہے' ان شاء اللہ امید ہے اسی ماہ توسیع کا لیٹر بورڈ کی طرف سے جاری ہوجائے گا۔

لائبریری

کالج لائبریری میں اس وقت کل 2270 کتب ہیں۔ دوران سال 178 کتابوں کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 145 کتابیں بطور عطیہ وصول ہوئیں اور 33 کتابیں بازار سے خریدی گئیں۔

اساتذہ کرام کے لئے تربیتی پروگرام

ماہ جون 2002ء میں قرآن کالج کے اساتذہ کرام کے لئے 20 روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا جس کا دورانیہ روزانہ تین گھنٹے ہوتا تھا۔ اس پروگرام میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی منتخب موضوعات پر مبنی ویڈیو کیسٹس مثلاً قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں' اسلام کی نشاۃ ثانیہ' کرنے کا اصل کام اور جہاد بالقرآن وغیرہ کے علاوہ محترم خالد

عباسی صاحب کے دو لیکچرز ’’فرائض دینی کا جامع تصور‘‘ کے عنوان پر مبنی بھی شامل تھے۔ ہر ہفتے کے اختتام پر ناظم کالج محترم عاکف سعید کے ساتھ بھی شرکائے پروگرام کی خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا تاکہ اہم نکات کی وضاحت اور مزید سوال و جواب بھی کیے جا سکیں۔ اس پروگرام میں اساتذہ کرام کی اکثریت نے بھرپور دلچسپی کے ساتھ شرکت کی۔

قرآن کالج ہاسٹل

تعارف

قرآن کالج میں ہاسٹل کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کالج کے طلبہ کی اکثریت ہاسٹل سے تعلق رکھتی ہے جو ملک کے کونے کونے سے علم کے حصول کے ساتھ ساتھ تربیت لینے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ قران کالج ہاسٹل نہ صرف ایک اقامتی ادارہ ہے بلکہ یہاں طلبہ کی تربیت کا بھی خصوصی بندوبست ہوتا ہے اور یہی ہمارے ہاسٹل کی امتیازی شان ہے۔ جہاں تک سہولیات کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی ہمارا ہاسٹل کسی جدید ہاسٹل سے کم نہیں۔ ہمارے ہاسٹل کا مرتب کردہ تربیتی نظام طلبہ کی زندگی پر گہرے دیرپا اور دوررس اثرات مرتب کرتا ہے۔

عمارت

بڑے رہائشی کمرے 13 ہیں۔ عموماً ہر کمرے میں چار چار طلبہ کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ چھوٹے رہائشی کمرے 10 ہیں جن میں دو دو طلبہ رہتے ہیں۔ چھوٹے رہائشی کمروں میں سے ایک کمرہ ہاسٹل وارڈن کے پاس ہے اور ایک قرآن کالج کے ڈسپنسر لیاقت علی کے پاس ہے۔ اس کے علاوہ دارالمطالعہ ایک کمرہ، سپورٹ روم ایک کمرہ اور گیسٹ روم ایک کمرہ۔ ڈائنگ ہال، کچن مع تنور، کمرہ برائے میس انچارج، سٹور روم برائے میس بھی ہیں۔ غسل خانے اور بیت الخلا ہر ایک 16 کی تعداد میں ہیں۔

طلبہ کی تعداد

ہاسٹل میں 70 لڑکوں کی رہائش کا بندوبست ہے، البتہ ہنگامی حالات میں اس گنجائش میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔ یکم جولائی 2001ء سے جون 2002ء تک کے عرصہ میں تقریباً 55 لڑکے رہائش پذیر رہے۔

ہاسٹل سٹاف

اس وقت ہاسٹل میں درج ذیل سٹاف ہمہ وقت فرائض انجام دے رہا ہے۔

(1) وارڈن

(2) اسسٹنٹ وارڈن

(3) میس کلرک

(4) باورچی دو عدد

(5) معاون باورچی ایک عدد

(6) خاکروب ایک عدد

(7) چوکیدار/ قاصد تین عدد

(8) الیکٹریشن ایک عدد

الحمدللہ ہاسٹل کا نظام احسن طریقہ سے چل رہا ہے۔

اخراجات ہاسٹل

ہاسٹل میں رہنے کے خواہش مند طلبہ کو درج ذیل اخراجات ادا کرنے ہوتے ہیں۔

ڈارمیٹری (فور سیٹر): اس کمرے میں چار طلبہ کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور اس کا فی کس کرایہ وغیرہ درج ذیل ہے۔

کرایہ	-/250 روپے
یوٹیلٹی چارجز	-/150 روپے

بائی سیٹر: اس میں دو طلبہ کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور اس کا فی کس کرایہ -/400 روپے جبکہ یوٹیلٹی چارجز -/150 روپے ہیں۔

مزید برآں ہاسٹل مین داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم سے مبلغ -/800 روپے بطور میس ایڈوانس وصول کیے جاتے ہیں جو کہ قابل واپسی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ 200 روپے ہاسٹل سیکورٹی کی مد میں بھی وصول کیے جاتے ہیں اور یہ بھی قابل واپسی

ہوتے ہیں۔

معمولاتِ ہاسٹل

ہاسٹل میں مقیم طلبہ اور ملازمین کو نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کا پابند بنایا جاتا ہے۔نماز باجماعت کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے چند طلبہ پر مشتمل اقامت صلوٰۃ کے نام سے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو فجر کی اذان کے ساتھ ہی تمام طلبہ کو جگاتے ہیں۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تمام طلبہ پندرہ منٹ کے لئے مسجد ہی میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔نماز فجر اور تلاوت کے بعد کالج کے ساتھ منسلک گراؤنڈ میں مارننگ پی ٹی کا پروگرام ہوتا ہے جس کے انچارج سابقہ ہاسٹل وارڈن اور کالج ہی کے پروفیسر مسعود اقبال صاحب ہیں۔اس پروگرام میں تمام طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔غیر حاضری پر مناسب جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔

کالج ٹائم شروع ہونے سے 45 منٹ قبل ناشتہ پیش کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں ہاسٹل وارڈن پورے ہاسٹل کا راؤنڈ لگاتے ہیں اور تمام طلبہ کو کالج شروع ہونے سے پانچ منٹ پہلے کالج بھیج دیا جاتا ہے۔

ظہر کی نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد عصر تک طلبہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس دوران طلبہ مختلف مشاغل میں مصروف ہوتے ہیں۔نماز عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ میں لڑکے مختلف کھیلوں میں مصروف ہوتے ہیں۔اس کے لئے ہاسٹل میں طلبہ کے کھیلنے کے لئے کھیلوں کا سامان مہیا کیا گیا ہے' جن میں کرکٹ' فٹ بال' والی بال' کیرم بورڈ اور ٹیبل ٹینس وغیرہ شامل ہیں۔مغرب کی نماز کے بعد اور عشاء کی اذان تک ہوم ورک کلاس ہوتی ہے جس کے لئے کالج کھولا جاتا ہے اور طلبہ کی نگرانی کے لئے اسسٹنٹ وارڈن صاحب موجود ہوتے ہیں جو طلبہ کی نگرانی کے ساتھ ساتھ پڑھائی میں بھی طلبہ کی معاونت کرتے ہیں۔

نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانے کی گھنٹی بجتی ہے۔کھانے سے پہلے ڈائننگ

ہال میں ایک مختصر تذکیری پروگرام ہوتا ہے جس کے لئے طلبہ روزانہ باری باری کھانے پینے' سونے اور تعلقات باہمی وغیرہ مختلف عنوانات پر مشتمل پانچ دس منٹ کی گفتگو کرتے ہیں۔ کھانے کے بعد طلبہ کو ایک گھنٹہ کے لئے واک کی اجازت ہوتی ہے۔ اس کے بعد کالج کے گیٹ بند کر دیئے جاتے ہیں۔ تمام طلبہ میس ہال میں اکھٹے ہوتے ہیں اور اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤالدین صاحب نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام کی اہمیت پر مشتمل احادیث کا درس دیتے ہیں' جس کا دورانیہ تقریباً پندرہ منٹ کا ہوتا ہے۔

بعد ازاں طلبہ اپنے اپنے کمروں میں مطالعہ کرتے ہیں۔ ٹھیک رات گیارہ بجے ہاسٹل کی تمام لائٹیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اگر کسی طالب علم نے اس کے بعد مزید پڑھنا ہو تو وہ اپنے کمرے کے بجائے کامن روم میں پڑھ سکتا ہے تاکہ اس کی وجہ سے دوسرے ساتھی تنگ نہ ہوں۔

طلبہ کو متوازن اور ان کا پسندیدہ کھانا مہیا کرنے کی غرض سے مختلف کلاسوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی ہے' جس کا کام طلبہ کا پسند کردہ مینو مرتب کر کے ہاسٹل وارڈن کے حوالے کرنا ہوتا ہے۔ طلبہ کے پسندیدہ اور منتخب کردہ مینو کے مطابق تینوں ٹائم کھانے کے ماہوار چارج فی کس تقریباً -/800 روپے ہوتے ہیں۔ ہاسٹل میں طلبہ کے علاج معالجے کی غرض سے ڈسپنسری بنائی گئی ہے جس کے لئے ایک کوالیفائڈ ڈسپنسر کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اس ڈسپنسری سے طلبہ کے علاوہ محترم ٹیچر صاحبان اور انجمن خدام القرآن کا جملہ اسٹاف بھی استفادہ کرتے ہیں۔

ہاسٹل کو بارونق بنانے کے لئے پودوں کے گملے لگائے گئے ہیں اور اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر قرآنی دعاؤں پر مشتمل مختلف سائز کے فریم اور سینریز لگائی گئی ہیں۔

ہاسٹل میں مانیٹرنگ سسٹم کا بھی انتظام ہے تاکہ اپنے معاملات طلبہ خود حل کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل سسٹم بنایا گیا ہے:

صلوٰۃ کمیٹی۔ میس کمیٹی۔ ڈسپلن کمیٹی۔ کامن روم واخبار کمیٹی۔

ہاسٹل میں کامن روم بھی ہمارے ہاسٹل کا ایک اہم حصہ ہے جہاں طلبہ کے

مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لئے مختلف رسائل و جرائد کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات بزم ادب کا پروگرام ہوتا ہے جس میں تلاوتِ کلام پاک' حمد باری تعالیٰ' نعت رسول مقبول ﷺ' کلام اقبال' درس قرآن اور تقاریر وغیرہ کا مقابلہ ہوتا ہے۔

اس سال رمضان المبارک میں محترم ڈاکٹر صاحب کا دورۂ ترجمۂ قرآن مجید سننے کے لئے تمام طلبہ کو قرآن اکیڈمی لے جانے کا اہتمام کیا گیا' جس میں تمام طلبہ نے انتہائی نظم و ضبط اور شوق سے شرکت کی۔ طلبہ کی رہنمائی اور نگرانی کا فریضہ اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤالدین صاحب نے بحسن وخوبی انجام دیا۔

صدر مؤسس کا ہفتہ وار درسِ قرآن

صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا سلسلہ وار درس قرآن اتوار کے روز قرآن آڈیٹوریم میں بہت عرصہ سے جاری ہے اور اس سے حاضرین کی ایک بہت بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ مرکزی انجمن کی مجلس عاملہ میں ایک تجویز پیش کی گئی کہ جس طرح محترم ڈاکٹر صاحب کا دورۂ ترجمہ قرآن بذریعہ سیٹلائٹ نشر کیا جا رہا ہے اور لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس پروگرام کو بہت پسندیدگی سے دیکھ رہی ہے تو کیوں نہ قرآن مجید کا منتخب نصاب جو ہماری پوری دعوت اور تحریک کی جڑ بنیاد ہے اس کو بھی براڈ کاسٹ کوالٹی پر تیار کیا جائے اور اس کے نشر کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ بحمد اللہ مئی 2002ء سے باقاعدہ منتخب نصاب کے دروس کا آغاز ہو گیا اور اس کو براڈ کاسٹ کوالٹی پر ریکارڈ کیا جانے لگا۔ درس کا دورانیہ بڑھا کر ڈیڑھ گھنٹہ کر دیا گیا ہے اور اس کو پینتالیس پینتالیس منٹ کے دو حصوں میں ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک خصوصی بات یہ ہے کہ اس نئے پروگرام کے شروع ہوتے ہی شرکاء کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور قرآن آڈیٹوریم اپنی وسعت کے باوجود تنگی کا منظر پیش کر رہا ہے۔ قریباً 700 کے لگ بھگ خواتین و حضرات اس پروگرام میں ذوق و شوق سے شرکت کر رہے ہیں۔

دورۂ ترجمۂ قرآن اور جامع القرآن

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد جامع القرآن میں رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ اللہ کے فضل وکرم سے قریباً **18** سال سے جاری ہے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہر سال اس پروگرام سے استفادہ کرتی ہے۔ اس سال یہ ذمہ داری انجمن کے صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی' جبکہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں قریباً **500** سے لے کر **600** تک افراد اور **100** سے **150** تک خواتین نے شرکت کی۔ اس سال کی خصوصی بات یہ تھی کہ صدر مؤسس کے **98**ء کے دورۂ ترجمہ قرآن کو کیبل پر لاہور میں نشر کیا گیا اور بہت سے افراد نے گھر بیٹھے اس سے استفادہ کیا۔ ختم القرآن کی رات شرکاء کے ساتھ سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا جو بہت مفید ثابت ہوا۔ اس کے علاوہ قریباً **10** مختلف مقامات پر نماز تراویح کے ساتھ یا دن میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔

جامع القرآن میں نماز فجر کے بعد ہفتہ میں چار دن درس قرآن اور تین دن درس حدیث کا پروگرام جاری رہا۔ جامع القرآن میں شعبہ حفظ کو بوجوہ بند کر دیا گیا ہے لیکن عصر تا مغرب ناظرہ کلاس اور مغرب سے عشاء حفاظ بچوں کی دہرائی کا بندوبست جاری ہے۔ شادی بیاہ کے ضمن میں اصلاحی تحریک کی لوگوں میں پذیرائی کی وجہ سے اب اس مسجد میں بہت سے لوگ محفل نکاح منعقد کرتے ہیں۔

ایڈمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ ایڈمن کے روزمرہ کے معاملات میں سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' ڈاک کا باقاعدہ اندراج اور تقسیم' سٹاف کی حاضریوں اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا' مختلف نوع کے آفس آرڈرز/نوٹس اور میموز کا اجراء اور ریکارڈ مرتب کرنا' قرآن اکیڈمی ہاسٹل' میس اور مسجد کے انتظامات کی نگرانی' دروس و خطابات اور مختلف پروگرامز کے انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا اور ارکانِ انجمن کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہیں۔ ایڈمن نے اپنی یہ معمول کی ذمہ داریاں عمدگی سے ادا کیں۔ حسب ضرورت سرکاری وغیر سرکاری دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔

اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبۂ اکاؤنٹس اور کیش نے نہایت مختصر سٹاف کے باوجود اپنی معمول کی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کیں۔ سالانہ اکاؤنٹس بروقت تیار کئے گئے اور وہ خارجی محاسب رحمان سرفراز اینڈ کمپنی کو آڈٹ کے لئے پیش کئے گئے۔ خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی اعزازی خدمات مرکزی انجمن کو اپنے قیام ہی سے حاصل ہیں۔ یہ کمپنی مرکزی انجمن کے سالانہ اکاؤنٹس کو چیک کر کے آڈٹ رپورٹ مرتب کرتی ہے اور بعد ازاں ہمارے اکاؤنٹس کو (آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ) CBR سے منظوری کے لئے محکمہ انکم ٹیکس میں submit کراتی ہے۔ مرکزی انجمن کمپنی کی ان اعزازی خدمات کے لئے میر عبدالرحمٰن صاحب کی بے حد مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو بہترین اجر سے نوازے' آمین!

مرکزی انجمن کو داخلی محاسب کے طور پر چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی اعزازی خدمات حاصل ہیں۔ محترم بٹر صاحب نہ صرف سال بھر اکاؤنٹس اور سٹاک رجسٹرز کو چیک کرتے ہیں بلکہ ہر تین ماہ بعد کتب و کیسٹس کے سٹاک اور دیگر اثاثہ جات کو بھی چیک کرتے ہیں۔ مرکزی انجمن کی انتظامیہ موصوف کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم بٹر صاحب کو بہترین اجر عطا فرمائے' آمین!

بیلنس شیٹ برائے سال 2002-2001ء

Balance Sheet as on 30-06-2002

Liabilities		Assets	
3199000.00	فکسڈ فنڈ موسسین ' محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی	28791885.51	مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری
		2455612.45	مکتبہ مرکزی انجمن
26000000.00	فکسڈ اثاثہ جات فنڈ	540.96	اسٹاک وسٹورز
42145.00	تعلیمی قرضہ فنڈ	22505.00	پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصل رقم
14762.00	دیگر فنڈ		
87950.00	سیکورٹی ڈیپازٹ		
30180.00	قابل ادائیگی اخراجات	8433.50	بینک میں موجودہ رقم
2110143.42	میزان کل آمدن منہا اخراجات 30/ جون2002ء	2203.00	امپریسٹ فنڈ
31484180.42		31484180.42	

Income and Expenditure

A/C for the year ended 30-06-2002

رقم	اخراجات	رقم	آمدن
494044.02	قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس (اخراجات منہا آمدن)	741947	ماہانہ اعانت
267298.00	ہاسٹل قرآن کالج (اخراجات منہا آمدن)	4399758	خصوصی دیگر اعانت
815744.00	مکتبہ انجمن (اخراجات منہا آمدن)	86851	خط و کتابت و دیگر کورسز فیس
116055.00	لائبریری		
8194.00	محاضرات قرآنی		
14815.00	نقد امداد	473941.38	دیگر آمدنی
147030.25	دعوت و تبلیغ پبلسٹی		
271259.00	مساجد		
229848.00	قرآن اکیڈمی ہاسٹل و میس		
1030956.00	اسٹاف تنخواہ		
361027.00	ٹیلی فون فیکس، بجلی، پانی و گیس بل		
178572.00	آڈیٹوریم		
36329.00	اولڈ ایج بینیفٹ		
205756.00	مرمت اور مینٹیننس		
179887.75	خط و کتابت و دیگر کورسز		
406066.00	دیگر اخراجات		
939616.36	آمدنی منہا اخراجات		
5702497.38		**5702497.38**	

Shedule of Fixed Assets and Investment
as at 30th June, 2002

Total	Amount	Particulars of Land & Buildings
	4781469.94	قرآن اکیڈمی
	10956607.25	قرآن آڈیٹوریم وکالج بمع ہاسٹل
	679401.00	مسجد ومکتب والٹن
	31000.00	لینڈ سرگودھا
18283178.19	1834700.00	لینڈ سمن آباد لاہور
		Other Assets
	4370104.19	قرآن اکیڈمی
	128592.95	قرآن اکیڈمی ہاسٹل
	892976.80	قرآن کالج
	406699.40	قرآن کالج ہاسٹل اینڈ میس
	475405.00	قرآن آڈیٹوریم
6304416.34	30638.00	مسجد ومکتب والٹن
4204290.98	4204290.98	
28791885.51		

اراکینِ انجمن کی موجودہ تعداد

مؤسسین و محسنین	=	404
مستقل ارکان	=	187
عام ارکان	=	453
کل تعداد	=	1044

منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

انجمن خدّام القرآن سندھ' کراچی

دورۂ ترجمۂ قرآن

الحمد للہ! انجمن خدّام القرآن سندھ کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ ایک منفرد اور اپنی مثال آپ کی طرز کی کاوش ہے۔ کراچی میں یہ سلسلہ گزشتہ بارہ سالوں سے باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے اور اس سے استفادہ کرنے والے حضرات وخواتین کی تعداد میں سال بسال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس سال شہر کراچی میں نو مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ ان میں قرآن اکیڈمی یاسین آباد اور گلستان انیس کلب کے پروگراموں میں حاضری اوسطاً 400 سے متجاوز رہی۔ جن مقامات پر یہ پروگرام منعقد ہوئے' ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

مقام	مدرس
1- قرآن اکیڈمی' ڈیفنس	جناب فریس احمد مسعود
2- قرآن اکیڈمی' یاسین آباد	جناب انجینئر نوید احمد
3- گلستان انیس کلب	جناب اعجاز لطیف
4- میٹ اینڈ گریٹ ہال' گلشنِ اقبال	جناب اشفاق حسین
5- قرآن مرکز' کورنگی	جناب عامر خان
6- مسجد نبوی ہاؤسنگ اسکیم' زمزمہ' کلفٹن	جناب زین العابدین جواد
7- سلاوٹہ ہال' رنچھوڑ لائن	جناب شجاع الدین شیخ
8- ماڈل کالونی	جناب یامین

9- گرین ہل پبلک اسکول' لانڈھی نمبر 1 جناب افتخار عالم خان

حلقہ ہائے دروسِ قرآن

☆ مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں ہفتہ وار درسِ قرآنِ حکیم بروز بدھ بعد نماز عشاء 1995ء سے منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں شرکاء کی اوسط حاضری 30 تا 40 رہتی ہے۔ مدرس کے فرائض اکیڈمک ڈائریکٹر جناب انجینئر نوید احمد ادا کرتے ہیں۔

☆ قرآن مرکز' کورنگی سے متصل مسجد طیبہ میں ہفتہ وار درسِ قرآنِ حکیم کا آغاز 1996ء میں کیا گیا۔ یہ محفل بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہوتی ہے۔ 30 تا 50 شرکاء اس درس سے استفادہ کرتے ہیں۔ یہاں بھی مدرس کے فرائض جناب انجینئر نوید احمد ہی ادا کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے سلسلہ وار درسِ قرآنِ حکیم کا آغاز بروز اتوار نماز فجر سے ایک گھنٹہ بعد' پی ای سی ایچ ایس میں کیا گیا ہے۔ اس میں شرکاء کی اوسط حاضری 30 تک ہوتی ہے۔ مدرسین کے فرائض جناب انجینئر نوید احمد' جناب اعجاز لطیف' جناب شجاع الدین شیخ اور جناب عامر خان ادا کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے نارتھ ناظم آباد میں سورۃ الحدید سے سورۃ التحریم تک کے سلسلہ وار درسِ قرآنِ حکیم کا آغاز کیا گیا۔ اس محفل کا انعقاد ہر ماہ کے چوتھے اتوار کو صبح گیارہ بجے ہوتا ہے۔ اوسطاً 200 حضرات وخواتین اس درس میں شریک ہوتے ہیں۔ مدرس کی ذمہ داری جناب انجینئر نوید احمد ادا کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے کاوش کورٹس میں جناب شجاع الدین شیخ نے درسِ قرآنِ حکیم کا آغاز کیا' جو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ کو صبح 8:30 بجے ہوتا ہے۔ اوسطاً 60 حضرات شریک ہوتے ہیں۔

☆ جنوری 2002ء سے گلستان انیس کلب اور بندھن شادی ہال میں ماہانہ دعوتی خطبات کا آغاز کیا گیا' جو ہر ماہ کے دوسرے اتوار کو دن 11 بجے منعقد ہوتے ہیں۔ اوسطاً 120 حضرات وخواتین شریک ہوتے ہیں۔ مقررین کے فرائض

جناب انجینئر نوید احمد' جناب اعجاز لطیف' جناب شجاع الدین شیخ اور جناب عامر خان ادا کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ شہر کے کئی دیگر مقامات پر بھی باقاعدگی سے دروس قرآن منعقد ہوتے ہیں۔ان مقامات میں کورنگی' لانڈھی' برنس روڈ' نیول کالونی کلفٹن' ماڈل کالونی' ملیر کینٹ' مادام اپارٹمنٹس' شاہ فیصل کالونی' نارتھ ناظم آباد' رضوان سوسائٹی اور نگی ٹاؤن شامل ہیں۔

ایک سالہ قرآن فہمی کورس

بحمداللہ انجمن خدام القرآن سندھ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور کے بعد اس کے زیر اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا انعقاد تسلسل کے ساتھ ہو رہا ہے ۔اب تک سات کورسز مکمل ہو چکے ہیں۔ان سے **150** سے زائد حضرات و خواتین استفادہ کر چکے ہیں' جن میں سے **28** حضرات و خواتین شہر کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمہ قرآن کرنے' دروس قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس میں مصروف ہیں۔

آٹھواں ایک سالہ قرآن فہمی کورس جاری ہے' جس کی تکمیل اکتوبر **2002**ء میں ہوگی۔اس کورس میں شرکاء کی تعداد **30** (بشمول **5** خواتین) ہے۔

عربی گرامر کلاسز

اس سال کراچی میں **12** مقامات پر عربی گرامر کلاسز کا انعقاد کیا گیا' جن سے مجموعی طور پر **70** کے قریب حضرات نے استفادہ کیا۔

ہفتہ وار ترجمۂ قرآن کلاس

1998ء سے قرآن اکیڈمی میں ہفتہ وار ترجمۂ قرآن کلاس کا آغاز کیا گیا۔یہ کلاس بروز بدھ بعد نماز مغرب منعقد ہوتی ہے۔جناب انجینئر نوید احمد تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔اس کلاس سے **10** افراد استفادہ کر رہے ہیں۔

مدرسۃ البنین

اس مدرسہ نے فروری 1998ء میں کام کا آغاز کیا۔ جناب طاہر عبداللہ صدیقی بڑی جانفشانی اور ذمہ داری سے اس مدرسہ کو چلا رہے ہیں۔ یہاں بچوں کو ناظرۂ قرآنِ حکیم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیمات بھی سکھا دی جاتی ہیں جن کا تعلق طہارت' نماز' معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات سے ہے۔ بحمد اللہ مدرسہ میں اس سال 45 داخلے ہوئے۔

سمر کورس

حسبِ سابق اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ کے لئے دینی' معلوماتی و تربیتی سمر کورس منعقد کیا گیا' جس میں مجموعی طور پر 27 طلبہ نے شرکت کی۔ شرکاء کو بنیادی عربی گرامر' احادیث' سیرۃ النبیؐ' آدابِ زندگی' تجوید کے بنیادی قواعد' نماز مع ترجمہ' نماز کے مسائل' تاریخ امت مسلمہ اور اخلاقیات کی تعلیم دی گئی۔

ماہانہ تربیتی پروگرام

اس سال بھی شمسی مہینے کے تیسرے ہفتہ اور اتوار کو ماہانہ شب بیداری کا تربیتی پروگرام جاری رہا۔ اس میں درج ذیل عنوانات کے تحت فکری اور تربیتی نشستیں منعقد ہوتی ہیں:

☆ دینی اور تحریکی لٹریچر ☆ تذکیر بالقرآن ☆ مطالعۂ حدیث
☆ حالاتِ حاضرہ ☆ قرآنِ حکیم کا منتخب نصاب ☆ تذکیری گفتگو

سالانہ تربیت گاہ

گزشتہ کئی سالوں سے قرآن اکیڈمی کراچی میں سالانہ ہفت روزہ تربیت گاہ کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ تربیت گاہ میں عقائد' عبادات' رسومات اور مختلف انفرادی و اجتماعی امورِ زندگی اور فرائض دینی کے لئے دینی تعلیمات کو واضح کرنے کے لئے مختلف لیکچرز رکھے جاتے ہیں۔ اس سال یہ تربیت گاہ جنوری میں منعقد کی گئی۔

شرکاء کا تعلق نہ صرف کراچی بلکہ دیگر شہروں سے بھی تھا۔

اعتکاف کے دوران خصوصی پروگرام

اس سال رمضان المبارک کے دوران مسجد جامع القرآن میں 165 افراد نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ دن کے اوقات میں معتکفین کے لئے بعد نماز ظہر خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف دینی موضوعات پر لیکچرز دیئے گئے۔

شعبۂ خواتین

خواتین کی سرگرمیوں کا جائزہ حسب ذیل ہے:

i) قرآن اکیڈمی میں کلاسز

قرآن اکیڈمی، ڈیفنس میں درج ذیل کلاسز منعقد کی گئیں:

☆ ناظرہ قرآن کریم ☆ قواعد تجوید ☆ عربی گرامر

☆ ماہانہ درس قرآن ☆ منتخب نصاب ☆ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ وتفسیر

ii) رمضان المبارک میں محافلِ ترجمۂ قرآن

خواتین کے لئے ترجمۂ قرآن کی محافل حسب ذیل مقامات پر منعقد ہوئیں:

مقام	مُدرِسہ
1- پی ای سی ایچ ایس	بیگم خالد باڑی
2- ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی	بیگم آفتاب / بیگم اعوان
3- گلشن اصغر، چھوٹا گیٹ ایئر پورٹ	بیگم اعجاز لطیف
4- قرآن مرکز، کورنگی	محترمہ بنت ریاض
5- پی اے ایف ہاؤسنگ سوسائٹی	محترمہ ملیحہ جمشید
6- محمود آباد	محترمہ فرحت

iii) سمر کورس

اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں خواتین کے لئے سمر کورس کا اہتمام کیا گیا۔

اس کورس میں مجموعی طور پر 21 خواتین نے شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر خواتین کو ''سیرتِ عائشہؓ '' کے موضوع پر کتاب تحفتاً دی گئی۔

iv) مدرسۃ البنات

انجمن کے تحت 1996ء میں مدرسۃ البنات کا آغاز کیا گیا۔ اس وقت یہاں طلبہ وطالبات کی تعداد 105 ہے۔ محترمہ نزہت سیف اللہ بڑی محنت اور لگن کے ساتھ مدرسہ کی نگرانی کر رہی ہیں۔ بچوں کے علاوہ ان کی ماؤں کی تربیت کے لئے بھی کلاسز منعقد کی جاتی ہیں۔

تصنیف وتالیف

تصنیف وتالیف کے حوالے سے قابلِ ذکر امور حسبِ ذیل ہیں:

i) ماہانہ لیکچرز کے سلسلے میں درج ذیل عنوانات پر کتابچے شائع کئے گئے :

☆ حقیقت ومقصدِ زندگی ☆ فلسفہ وحکمتِ قربانی

☆ اسلام مذہب ہے یا دین؟ ☆ دین اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے؟

☆ نبی کریمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں ☆ جہاد فی سبیل اللہ

☆ اسلام میں اجتماعیت کی اہمیت ☆ نبی کریمؐ نے دین کیسے غالب کیا؟

ii) ''قواعد تجوید'' کے عنوان سے کتابچے کی تدریس پر مشتمل ویڈیو کیسٹ تیار کر کے ریلیز کی گئی۔

iii) منتخب نصاب حصہ اوّل کے نکات برائے درس وتدریس کتابی صورت میں شائع کیے گئے۔

iv) ''سود: حرمت' خباثتیں' اشکالات'' کے عنوان سے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور مفید کتاب شائع کی گئی۔ اب تک اس کے چار ایڈیشن 16,000 کی تعداد میں شائع کیے جا چکے ہیں۔

v) عربی گرامر حصہ اوّل کے لئے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ سے مثالیں یکجا کر کے نوٹس کی صورت میں مدرسین کو دی گئیں۔

شعبۂ سمع و بصر

اس سال شعبۂ ہذا میں انتہائی اہم امور سرانجام پائے۔آڈیو/ ویڈیو کے جدید آلات فراہم کیے گئے تاکہ ریکارڈنگ کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔مسجد کے ساؤنڈ سسٹم کو تبدیل کیا گیا اور شعبہ کی کارکردگی پر نگاہ ڈالنے کے لئے جدید خطوط پر پالیسی وضع کی گئی۔اس اجمال کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

i) قرآن اکیڈمی میں لگے ہوئے ساؤنڈ سسٹم بشمول مسجد' اکیڈمی ہال اور خواتین سیکشن میں خاطر خواہ بہتری کی گئی۔

ii) مسجد کے ہال' برآمدے اور صحن' اکیڈمی ہال اور لیڈیز سیکشن میں نئی وائرنگ Change - over system کے ساتھ کی گئی تاکہ حسبِ ضرورت مختلف جگہوں پر آواز کو کنٹرول کیا جاسکے۔نیز اسپیکرز بھی تبدیل کیے گئے۔

iii) ایک صاحبِ خیر کے تعاون سے شعبہ کو نئی آڈیو/ ویڈیو سہولیات فراہم کی گئیں جس سے ریکارڈنگ کا معیار بہتر ہوا۔

iv) ایک صاحبِ خیر نے آؤٹ ڈور پروگرامز کی ریکارڈنگ کے لئے ایک وی سی آر' ایک وی سی پی' ایک پری ڈیک ڈبل کیسٹ' ایک ایمپلی فائر مکسر اور ایک ایمپلی فائر شعبہ کو بطورِ عطیہ دیئے تاکہ اکیڈمی کے اندر استعمال کیے جانے والے آلات باہر لے جانے کی وجہ سے خراب نہ ہوں۔ان ہی صاحب کے تعاون سے مسجد جامع القرآن کے ہال' برآمدے اور صحن کے ساؤنڈ سسٹم کے لئے **16** عدد کالم اسپیکرز' ایمپلی فائر اور اذان کے لئے چار عدد لانگ ہارن مع یونٹ خریدے گئے۔اس سے مسجد کے اندرونی و بیرونی ساؤنڈ سسٹم میں خاطر خواہ بہتری ہوئی۔پرانے کالم اسپیکرز انجمن کے مختلف مراکز کے لئے اور ہارن مع یونٹ قرآن مرکز کورنگی سے متصل مسجد کے لئے عطیہ کر دیئے گئے۔

v) ایک صاحبِ خیر نے شعبہ کو دو عدد کمپیوٹر عطیہ کیے۔

vi) شعبہ میں ایک نیا سسٹم رائج کیا گیا ہے جس میں ہر آڈیو/ ویڈیو کیسٹ کے ساتھ ایک عدد کیوری فارم دیا جاتا ہے تاکہ اگر کسی خریدار کو ریکارڈنگ سے متعلق کسی بھی قسم کی شکایت ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر یہ کیوری فارم بھر کر جمع کرا سکتا ہے۔

vii) شعبہ میں ہونے والی تمام آڈیو/ویڈیو ریکارڈنگز کے لئے ایک ڈیٹا بیس بنایا گیا ہے جس کے ذریعہ ہفتہ وار اور ماہانہ رپورٹس بنانے میں آسانی ہوگئی ہے۔ شعبہ کے تمام ریکارڈز بشمول آڈیو ویڈیو ماسٹرز کو بھی کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔ تمام آڈیو/ ویڈیو کیسٹس کے موضوعات کی کمپیوٹرائزڈ پرنٹنگ کی جاتی ہے۔ لاہور میں ہونے والے نگرانِ انجمن کے خطاب جمعہ کو انٹرنیٹ کے ذریعہ بروقت ڈاؤن لوڈ کیا جا رہا ہے۔

viii) عربی گرامر کلاسز کی وی سی ڈیز تیار ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ الھدیٰ کے مختلف دروسِ قرآن پر مشتمل وی سی ڈیز بھی تیار کی گئی ہیں۔

ix) ایک صاحبِ خیر کے تعاون سے ہر ماہ نگرانِ انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے دُروسِ قرآن کی ایک ہزار دعوتی کیسٹس مفت تقسیم کے لئے ریکارڈ کی جا رہی ہیں۔

x) شعبہ سمع و بصر نے جامع مسجد فتح پوری کے ساؤنڈ سسٹم کو صحیح طریقے سے نصب کیا۔ اس مسجد میں ہر منگل بعد نمازِ مغرب درسِ قرآن ہوتا ہے۔

xi) دورانِ سال آڈیو، ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ریکارڈنگ کی تعداد اس طرح رہی:

آڈیو کیسٹس	**30,169**:
دعوتی آڈیو کیسٹس	**6,000**:
آڈیو کیسٹ کلب	**4,523**:
ویڈیو کیسٹس	**1,576**:
سی ڈیز	**2,694**:

اس سال مجموعی طور پر **40,692** آڈیو کیسٹس اور **1,576** ویڈیو کیسٹس ریکارڈ کئے گئے۔

مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ سے استفادہ کی صورتِ حال ہر سال بہتر ہوتی جارہی ہے۔قرآن اکیڈمی کے علاوہ شہرِ کراچی میں جہاں بھی انجمن کے تحت کوئی دعوتی پروگرام ہو وہاں مکتبہ کی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس سال مکتبہ پر فروخت کے حوالے سے اعداد و شمار اس طرح رہے:

آڈیو کیسٹس	6,11,376
ویڈیو کیسٹس	1,82,715
آڈیو کمپیوٹر سی ڈیز	1,37,123
کتب	4,82,258

کیسٹ کلب

محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کا خطابِ جمعہ ایمان کی تازگی' دینی فکر کی پختگی' ہماری دینی مساعی کی پیش رفت اور قرآن و سنت کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ کے تجزیہ سے آگاہی کے لئے انتہائی مفید ہوتا ہے۔انجمن خدّام القرآن سندھ کے تحت اگست **1998**ء سے یہ سہولت فراہم کی گئی ہے کہ ہر ہفتے خطابِ جمعہ کا کیسٹ ممبران کے گھر تک پہنچایا جائے۔کیسٹ کلب کی ممبر شپ **500** روپے سالانہ ہے' جو خاص حالات میں دو مساوی اقساط میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔کیسٹ کلب کے ممبران انجمن کے تحت تیار کردہ دیگر خطابات و دروس کے کیسٹ بھی قیمتاً یا سننے کے لئے طلب کر سکتے ہیں۔

اس وقت کیسٹ کلب کے ممبران کی تعداد **200** سے زائد ہے۔

ماہانہ درسِ قرآن

ہر ماہ کے پہلے اتوار کو صبح دس بجے مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں ایک دعوتی پروگرام منعقد ہوتا ہے۔نگرانِ انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کریم کی آخری سورتوں کا سلسلہ وار درس دے رہے ہیں۔درسِ قرآن سے قبل دیگر مقررین

اہم دینی موضوعات پر خطاب کرتے ہیں۔ درسِ قرآن کے بعد سوال و جواب کی نشست بھی منعقد ہوتی ہے۔

چند قابلِ ذکر اُمور

i) تعلیمی اداروں میں خدمات

اس سال چند تعلیمی اداروں کی طرف سے انجمن کو عربی گرامر کلاسز اور مختلف موضوعاتِ قرآنی پر لیکچرز کی دعوت دی گئی۔ ہمدرد یونیورسٹی میں عربی گرامر کی کلاسز کا انعقاد ہوا جس کی ذمہ داری جناب نوید امیر انصاری نے انجام دی۔ ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی میں جناب انجینئر نوید احمد نے ہفتہ وار **10** لیکچرز دیئے۔ آئی بی اے کراچی میں جناب انجینئر نوید احمد نے ''اُمتِ مسلمہ کے لئے لائحہ عمل'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جناب شجاع الدین شیخ نے آئی بی اے سکھر میں بزبانِ انگریزی ایک لیکچر دیا۔

ii) انٹرنیٹ پر لیکچرز

www.paltalk.com پر بروز ہفتہ رات **11** بجے درسِ قرآن / لیکچر اور سوال و جواب کی نشست کا انعقاد ہوتا ہے جس کی ذمہ داری جناب انجینئر نوید احمد' جناب اعجاز لطیف اور جناب شجاع الدین شیخ ادا کرتے ہیں۔ مزید برآں اسی ویب سائیٹ پر نگرانِ انجمن کے ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ہونے والے درسِ قرآن کو بھی نشر کیا جاتا ہے۔

ذیلی مراکز

1- <u>قرآن مرکز کورنگی</u>: الحمد للہ قرآن مرکز کورنگی' انجمن خدام القرآن سندھ کا پہلا ذیلی مرکز ہے۔ اس کے قیام کا فیصلہ **1990**ء میں کیا گیا۔ **1993**ء میں **1200** مربع گز کا پلاٹ اس مرکز کے لئے فراہم ہوا۔ **1995**ء میں یہاں مردوں کے شعبہ کا آغاز ہوا جبکہ **2000**ء میں خواتین کے شعبے نے کام شروع کیا۔ اس مرکز میں انجام

دی جانے والی سرگرمیوں کا اجمالی خاکہ حسبِ ذیل ہے:

i) بچوں کے لئے سرگرمیاں

☆ ناظرہ قرآن حکیم کی تعلیم: 100 بچے

☆ بچوں کے لئے خصوصی تربیتی کلاس: 25 بچے

☆ سالانہ جلسہ کا انعقاد: اس جلسہ میں قرآن حکیم کی تکمیل کرنے والے بچوں کو اسناد دی جاتی ہیں۔

ii) مَردوں کی سرگرمیاں

☆ ہفتہ وار درس قرآن:	40	شرکاء
☆ عربی گرامر کلاسز:	8	شرکاء
☆ سمر کورس:	15	شرکاء
☆ دورۂ ترجمۂ قرآن:	40 تا 60	شرکاء
☆ اعتکاف کے دوران خصوصی تربیتی پروگرام	40	شرکاء

☆ مردوں کے شعبہ میں تعمیراتی کام آخری مراحل میں ہے۔ اس میں ایک بڑے ہال، وضو و طہارت خانہ، جنریٹر روم، ناظمِ تدریس اور چوکیدار کی رہائش گاہیں، اسٹور اور زیرِ زمین واٹر ٹینک کی تعمیر شامل ہے۔

iii) خواتین کے لئے سرگرمیاں

☆ ناظرہ قرآن حکیم کی تعلیم: 90 بچیاں

☆ تجوید کی کلاس: 25 شرکاء

☆ عربی گرامر کلاس : 5 تا 10 شرکاء

☆ ماہانہ درس قرآن: 100 شرکاء

☆ رمضان المبارک کے دوران ترجمۂ قرآن : 50 شرکاء

☆ اس سال شعبۂ خواتین میں تعمیرات کا کام مکمل ہوا اور اب مختلف تعلیمی و تدریسی امور

کے لئے پہلے کے مقابلے میں گنجائش دوگنا ہو چکی ہے۔

2- قرآن اکیڈمی' یاسین آباد: اپریل **2001**ء میں یاسین آباد میں قرآن اکیڈمی کے قیام کے لئے ایک صاحبِ خیر کی طرف سے **2000** مربع گز کا پلاٹ حاصل ہوا تھا۔ **5** مئی 2001ء کو نگران انجمن نے اس پلاٹ پر افتتاحی خطاب فرمایا۔ ماہِ رمضان المبارک میں جناب انجینئر نوید احمد نے دورۂ ترجمۂ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ ماہِ رمضان کے بعد حضرات وخواتین کے لئے عربی گرامر اور منتخب نصاب کی علیحدہ علیحدہ کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ مردوں کے لئے ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ماہ ستمبر میں پانچ روزہ تفہیم دین کورس بھی منعقد کیا گیا۔ ان شاء اللہ اس اکیڈمی کا تعمیراتی کام سرکاری اداروں میں قانونی ضوابط کی تکمیل کے بعد جلد شروع کر دیا جائے گا۔

معمول کی سرگرمیاں

i) مجلس عامہ کا پندرھواں سالانہ اجلاس **21** اکتوبر **2001**ء کو منعقد ہوا۔

ii) دورانِ سال مجلس عاملہ کے ماہانہ اور مجلس شوریٰ کے سہ ماہی اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے۔

iii) مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں خطاب جمعہ کی ذمہ داری صدر انجمن جناب زین العابدین جواد ادا کر رہے ہیں۔ عربی خطبہ اور نماز کی امامت کے فرائض امام مسجد جناب قاری طاہر عبداللہ صدیقی انجام دے رہے ہیں۔

iv) مسجد جامع القرآن میں عیدین کے اجتماعات سے خطاب اور نماز کی امامت کی ذمہ داری حسبِ سابق اکیڈمک ڈائریکٹر جناب انجینئر نوید احمد نے ادا کی۔

v) مسجد جامع القران میں ہر جمعہ اور خصوصی پروگراموں کے دوران مکتبہ لگایا جاتا رہا۔

آئندہ کے منصوبے

i) عنقریب قرآن اکیڈمی' یاسین آباد کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا (ان شاء اللہ) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پوری توقع ہے کہ انجمن کے وابستگان اس حوالے سے

بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ii) قرآن اکیڈمی کے تمام شعبہ جات کو ''نیٹ ورکنگ'' کے ذریعے لنک کر دیا جائے گا تاکہ ریکارڈ شیئرنگ اور پرنٹنگ کے کام میں سہولت ہو سکے۔

iii) منتخب نصاب کے حصہ دوم اور سوم کے نوٹس کی کمپوزنگ مکمل ہو چکی ہے۔ انہیں عنقریب کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔ بقیہ حصوں کے نوٹس بھی جلد تیار کر لئے جائیں گے۔

انجمن خدام القرآن ملتان

دورۂ ترجمۂ قرآن

دورۂ ترجمۂ قرآن جب سے قرآن اکیڈمی تعمیر ہوئی ہے مسلسل ہو رہا ہے۔ حسب روایت اس سال بھی یہ پروگرام منعقد ہوا۔ یہ سعادت راقم الحروف کے حصہ میں آئی۔ عشاء کی نماز 7:45 پر ہوتی تھی۔ بارہ رکعتوں کے بعد چائے کا وقفہ ہوتا تھا۔ جس میں سامعین کی خدمت میں چائے بسکٹ پیش کیے جاتے رہے۔ اوسطاً حاضری مرد حضرات 120/125 کے ساتھ ساتھ 30/35 خواتین نے استفادہ کیا۔ 29 ویں شب کی رات کو اختتام ہوا۔ جس میں 400 افراد نے شرکت کی۔ اور 40 افراد نے اعتکاف مکمل کیا۔

عربی کلاس برائے مرد حضرات

رمضان المبارک 2001ء کے فوراً بعد عربی گرامر کلاس شروع کی گئی۔ جس میں معلم کی ذمہ داری پروفیسر ریاض الرحمان صاحب نے ادا کی۔ 6 ماہ یہ کلاس جاری رہی۔ تقریباً 12 افراد نے بنیادی عربی سیکھی اور امتحان دیا۔

اقرأ سکول

بنیادی طور پر یہ ان بچوں کے لئے سکول ہے جن کے والدین مہنگائی کے اس دور میں تعلیمی اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔ اس سکول کا باقاعدہ ایک Network ہے۔ اور ہر ماہ اس کی Inspection ہوتی ہے۔ اس وقت بچوں کی تعداد 20 ہے جو کہ فروری 03ء میں پرائمری کا امتحان دیں گے۔ دوران سال سکول کے لئے ڈیسک اور کمروں کو پینٹ کروایا گیا۔

شعبۂ حفظ

دورانِ سال یہ شعبہ اپنی کارکردگی کے حوالے سے بہت ہی اچھا رہا ہے۔ اس کے دو سیشن ہیں۔ اس کے انچارج جناب قاری محمد شاہد صاحب ہیں۔ اس وقت بچوں کی تعداد باون (52) ہے۔ دورانِ سال 2 بچوں نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہاں قرآن اکیڈمی کا ماحول دیکھ کر پڑھے لکھے حضرات اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

شعبۂ تجوید

دورانِ سال یہ شعبہ بھی باقاعدگی سے جاری رہا۔ اس شعبہ کے انچارج جناب قاری محمد عثمان صاحب ہیں۔ دورانِ سال 8 بچوں نے مکمل ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا دورۂ ملتان

مؤرخہ 27 / اکتوبر بروز ہفتہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ملتان تشریف لائے۔ تشہیر کا مناسب بندوبست کیا گیا۔ انہوں نے بعد نماز عشاء ''موجودہ عالمی بحران اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ 600 مرد حضرات کے ساتھ ساتھ 50 خواتین نے بھی شرکت کی۔ دو گھنٹے تک پروگرام جاری رہا۔

پندرہ روزہ تربیت گاہ

مؤرخہ 24 جون تا 9 جولائی 02ء پندرہ روزہ قرآنی تربیت گاہ کا انعقاد ہوا۔ جس میں شریعت اسلامیہ کے ماخذ' درسِ حدیث' منتخب نصاب' تحریکی لٹریچر اور اقبالیات کے مضامین پڑھائے گئے۔ 10 افراد نے شرکت کی۔

سود کے بارے میں لیکچر

مؤرخہ 30 جون بروز جمعرات مغرب تا عشاء رضا ہال ضلع کچہری میں Interest Free Bank کے موضوع پر لیکچر کا آغاز کیا گیا' جس میں مقرر کے

فرائض جناب ڈاکٹر طاہر ابرار صاحب (صادق آباد) نے ادا کئے۔ انہوں نے سود کی حرمت اور اسلامی بینکاری کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ تقریباً 400 افراد نے شرکت کی' جن میں زیادہ تر بینکار' وکلاء اور سرکاری افسران شامل تھے۔

حلقہ ہائے دروسِ قرآنی

دورانِ سال مختلف مقامات پر ماہانہ اور پندرہ روزہ دروسِ قرآن دیئے گئے' جن میں مدرسین کی ذمہ داری راقم الحروف کے علاوہ سعید اظہر عاصم' محمد سلیم اختر' پروفیسر محمود الٰہی صاحب نے ادا کی۔ جن مقامات پر دروس قرآن دیئے گئے ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی' خان ویلج' قرآن اکیڈمی نیوملتان' عثمان آباد۔

ترجمہ و تفسیر قرآن کلاس

اس کلاس کو شروع کئے ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ شرکاء کی تعداد 35 مرد اور 8 خواتین ہیں۔ کلاس کی تعداد ابتداء میں 80 سے تجاوز کر گئی تھی۔

لائبریری و شعبۂ سمع و بصر

اس سال باقاعدگی سے اجتماعات پر کتب کا سٹال لگایا گیا۔ شعبۂ سمع و بصر نے اپنی معمول کی ذمہ داریوں کے ساتھ خطبات' دورۂ ترجمۂ قرآن کے علاوہ دیگر لیکچرز کی ریکارڈنگ بھی بروقت کی۔

تعمیرات

دورانِ سال ناظم مالیات کے لئے ایک رہائش گاہ تعمیر کی گئی۔ اس کے علاوہ کچن' نیا مہمان خانہ' وضوگاہ' باتھ رومز بھی تعمیر کئے گئے' جس پر سر دست تقریباً آٹھ لاکھ خرچ ہو چکے ہیں اور ابھی مزید تعمیر باقی ہے۔

حلقۂ خواتین

ماہانہ درسِ قرآن

ہر انگریزی ماہ کے پہلے سوموار کو خواتین کا ماہانہ عمومی اجتماع باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ جس میں مُدرّسہ کے فرائض پروفیسر صغریٰ خاکوانی صاحبہ ادا کرتی ہیں جبکہ بقیہ تین سوموار تنظیم میں شامل خواتین کے تربیتی پروگرام جاری رہے۔

تجوید القرآن

دوران سال خواتین کے لئے تجوید کی کلاس باقاعدگی سے جاری رہی۔

انجمن خدام القرآن فیصل آباد

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے تاحیات صدر ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب زیادہ عرصہ بیرون ملک رہے۔ تاہم ان کی غیر موجودگی میں قائم مقام صدر خواجہ محمود اختر صاحب کی نگرانی میں انجمن کی سرگرمیاں جاری رہیں جو درج ذیل ہیں:

درسِ قرآن

انجمن کے تحت تین پروگرام ہفتہ وار بنیادوں پر مستقل طور پر جاری رہے۔ جن میں مختلف رفقاء تنظیم اور دیگر احباب نے بطورِ مُدرّس ذمہ داری نبھائی' خاص طور پر قرآن مجید کی آخری منزل کا سلسلہ وار درس کافی کامیاب ثابت ہوا۔

دورۂ ترجمۂ قرآن

ہر رمضان المبارک کے دوران انجمن تراویح کے ساتھ ساتھ ترجمہ اور مختصراً تشریح کا اہتمام کرتی ہے' تاکہ لوگوں کو کتاب اللہ کے پیغام تک رسائی حاصل ہو۔ اس سال یہ پروگرام تین مختلف مقامات پر مکمل کیا گیا۔

جرائد کا اجراء

دفتر انجمن کے توسط سے دورانِ سال مختلف افراد کے نام میثاق 06' حکمت قرآن 01' اور ندائے خلافت 01 جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ انجمن کے اکاؤنٹ سے تمام اراکین انجمن کے لئے اعزازی طور پر حکمت قرآن ہر ماہ بھجوانے کا بندوبست کیا گیا۔

مکتبہ

انجمن ہٰذا نے اپنا مکتبہ بھی ترتیب دے رکھا ہے' جس سے اس سال -/16897

روپے کی کتب اور CDs فروخت ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں چونکہ مکتبہ میں آڈیو کیسٹ ریکارڈنگ کا انتظام بھی ہے لہٰذا تقریباً چار ہزار کیسٹس تیار کر کے دی گئیں۔

ممبر شپ میں اضافہ

حلقہ محسنین سے میاں محمد اسلم صاحب وفات پا گئے اور ڈاکٹر ریاض احمد خاں صاحب نے معذرت کر لی' جبکہ دو مزید حضرات شامل ہوئے۔ حلقہ کے مستقل ارکان میں 02' اور عام ارکان میں 10 افراد کا اضافہ ہوا۔

تقسیم الکتاب

دفتر انجمن سے دوران سال ''الکتاب'' کی تقسیم جاری رہی۔ اس طرح کل 94 نسخے دیئے گئے' بغرضِ اعانت 16 عدد اور انعامی سکیم کے تحت 78 عدد۔

زیر تعمیر مسجد قرآن اکیڈمی

مسجد کی تعمیر کا کام مسلسل ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ ماہ نومبر تک فیز I مکمل ہو جائے گا۔

انجمن خدام القرآن سرگودھا

سرگودھا میں انجمن کی سرگرمیوں کا مرکز مسجد جامع القرآن ہے جو سیٹلائٹ ٹاؤن مین روڈ پر تیرہ مرلے کی کمرشل جگہ خرید کر بنائی گئی' جبکہ مسجد کے اندر ایک لائبریری قائم کر دی گئی ہے۔ اس سال انجمن کی سرگرمیوں کی تفصیل یہ ہے:

دورۂ ترجمۂ قرآن

ا) مسجد جامع القرآن میں دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ راقم الحروف نے ادا کی اور حاضری 25 سے 30 کے درمیان رہی۔

ب) مسجد خیابان صادق میں دورۂ ترجمۂ قرآن کی ذمہ داری جناب محمد اسلم صاحب نے ادا کی۔ یہاں ترجمہ نمازِ تراویح کے بعد بیان کیا جاتا تھا۔

دروسِ قرآنِ کریم

ا) مسجد جامع القرآن میں روزانہ صبح نماز فجر کے بعد ترتیب سے درسِ قرآن ہو رہا ہے۔ اس سال سورۃ البقرۃ کی سوا دو سو آیات کا مطالعہ کیا گیا۔ یہ ذمہ داری راقم الحروف نے ادا کی۔

ب) مسجد نور میں ملک خدا بخش صاحب درسِ قرآن دیتے ہیں۔

فہم دین لیکچرز

ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ میں پرنسپل صاحب کی درخواست پر فہم دین کے لئے مختلف قرآنی موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔ سٹاف اور طلبہ کی کثیر تعداد نے اس میں شرکت کی۔ ان طلبہ میں سے بعض نے پھر اپنے محلے میں نوجوانوں کو اکٹھا کر کے ان لیکچرز کو سنا۔ یہ ذمہ داری راقم الحروف نے ادا کی۔

مسجد فاروق اعظم میں دعوتی پروگرام

نیوسیٹلائٹ ٹاؤن کی اس عظیم الشان مسجد میں دو پروگرام کئے گئے۔ یہاں بھی حالاتِ حاضرہ کے حوالہ سے قرآنی راہنمائی کی اہمیت پر بیان ہوئے۔

لائبریری

مسجد جامع القرآن میں قائم لائبریری روزانہ تین گھنٹے کے لئے کھلتی ہے۔ یہاں ڈاکٹر اسرار صاحب کی ساری کتب اور کیسٹس کے علاوہ دیگر تفاسیر و کتب رکھنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

مکتبہ

مختلف مساجد میں نماز جمعہ کے بعد مکتبہ لگایا گیا۔ اس سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

لٹریچر کی تقسیم

کثیر تعداد میں ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' نامی کتابچہ چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔

انجمن خدام القرآن جھنگ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انجمن خدام القرآن جھنگ کی یہ پہلی رونمائی ہے۔ انجمن ہٰذا کا قیام نومبر **98**ء میں عمل میں آیا تھا تاہم اس کی رجسٹریشن میں حکومتی پابندی کی وجہ سے تاخیر ہوتی رہی' اس لئے اس کی سرگرمیاں زیادہ نمایاں نہیں ہوسکیں۔ گزشتہ سال ضلعی حکومتوں کے قیام سے سوسائٹیز کی رجسٹریشن کا اختیار بھی ضلع کی سطح پر آ گیا۔ مقامی سطح پر کوشش کر کے احباب کے تعاون سے انجمن کی سرگرمیاں بھی تیز ہوئیں اور بالآخر رجسٹریشن کا مرحلہ بھی اواخر مئی **02**ء میں عمل میں آ گیا' الحمدللہ علیٰ ذالک۔

آغاز سے ہی عربی کلاسوں کا اجراء' دروسِ قرآن' قرآنی موضوعات پر سیمینار اور خطابات کا سلسلہ جاری رہا' تاہم نومبر **01**ء کے بعد اس میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے جس کے بارے میں مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

الہدیٰ لائبریری کا قیام

الحمدللہ قرآنی فکر اور دعوت الی القرآن کے فروغ کے لئے جھنگ میں معروف جگہ پر الہدیٰ لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں تفاسیر' کتب احادیث' سیرتِ صحابہؓ پر کتب کے علاوہ عام دینی موضوعات پر بھی کتب دستیاب ہیں۔ نیز آڈیو ویڈیو کیسٹس اور **CD's** بھی میسر ہیں۔ کافی لوگ اس لائبریری سے روزانہ استفادہ کرتے ہیں۔

قرآن اکیڈمی

انجمن ہٰذا کے لئے مرکز ''قرآن اکیڈمی'' کا تعارفی بروشر شائع کیا گیا اور اہل علم تک پہنچایا گیا۔ جس کے نتیجے میں مارچ میں انجمن کے لئے دو کنال اراضی خریدی گئی اور مئی میں ملحقہ دو کنال کا دوسرا پلاٹ بھی خرید لیا گیا اور انجمن کے نام یہ اراضی منتقل

ہو چکی ہے۔ ملحقہ تیسرا دو کنال کا پلاٹ بھی خریدنے کے انتظامات مکمل ہیں۔ یہ جگہ شہر سے متصل باہر ایک بہترین کالونی میں خریدی گئی ہے۔ اب نقشہ کی تیاری کے بعد 21 اکتوبر 02ء کو منظوری کا مرحلہ بھی طے ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کے تعاون سے تعمیر کا مرحلہ بھی جلد شروع ہو جائے گا۔

دورۂ ترجمۂ قرآن

گزشتہ رمضان المبارک میں حسب سابق تراویح کے بعد پورے قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا۔ حاضری عام دنوں میں تقریباً ایک سو افراد اور آخری عشرے میں دوصد سے متجاوز تھی۔

عربی کلاسیں

دوران سال تین جگہ عربی کلاسوں کا اجراء ہوا اور کامیابی سے تکمیل پذیر ہوئیں جن سے 55 افراد نے استفادہ کیا۔

انجمن ہذا کو اب تک کل آمدنی ساڑھے آٹھ لاکھ روپے ہوئی جو مختلف مدّات میں خرچ ہوئی۔

انجمن خدام القرآن اسلام آباد

انجمن خدام القرآن راولپنڈی اسلام آباد کے کل اراکین کی تعداد 55 ہے۔ دواراکین نقل مکانی کر کے بیرون ملک جا چکے ہیں۔اس کا صدر دفتر ملوڈی مارکیٹ میں ہے۔انجمن کے ماہانہ اجلاس جو کچھ عرصہ قبل تعطل کا شکار تھے اب باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ اس سال انجمن کے زیر اہتمام عظمت ثاقب صاحب کے مکان واقع F-10 میں دورۂ ترجمہ قرآن ہوا۔اور ماہ اگست 2002ء میں ایک ماہ کے لئے تفہیم دین کورس منعقد کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 25 تا 35 افراد پر مشتمل تھی۔انجمن کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل چھ مقامات پر مطالعہ ہائے قرآن حکیم کا پروگرام شروع کیا گیا ہے:

(1) برمکان مرزا نعیم بیگ گرڈ سٹیشن بھارہ کہو۔
(2) برمکان ریاض حسین G/9-1 اسلام آباد
(3) برمکان عبدالغفور فیصل کالونی راولپنڈی
(4) برمکان محمد شمیم دفتر مسلم ٹاؤن راولپنڈی
(5) برمکان محمد وقاص I/8 اسلام آباد
(6) مسجد آفیسرز کالونی قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد

انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور

انجمن خدام القرآن کے قیام کا مقصد قرآن حکیم کے علم وحکمت کی وسیع پیمانے پر تشہیر واشاعت ہے' تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا کی جاسکے' اور اس طرح عالمی سطح پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور غلبہ دین حق کے دور ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انجمن خدام القرآن سرحد (پشاور) حتی المقدور کوشش کر رہی ہے۔

(i) انجمن خدام القرآن کی سندھ برانچ نے ایک کتاب ''سود' حرمت' خباثتیں' اشکالات'' چھاپی ہے۔ اس کو کراچی سے منگوا کر ہم تقسیم کر رہے ہیں۔

(ii) انجمن خدام القرآن سرحد کے زیر اہتمام ماہ رمضان میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام ترتیب دیا گیا اور رفیق تنظیم حافظ روح الامین کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ یہ فریضہ سرانجام دیں۔ الحمد للہ کہ انہوں نے یہ ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی سے نبھائی۔ یہ پروگرام راقم کے گھر پر ہوا جس میں شرکاء کی تعداد 10 تا 15 ہوتی تھی۔

(iii) جولائی اور اگست کے مہینوں میں انجمن کے تعاون سے میاندم (سوات) کے مقام پر مبتدی اور ملتزم رفقاء کے لئے تربیتی کورسز کا اہتمام کیا گیا۔

(iv) "Islam on Internet" نامی پمفلٹ کو 3 ہزار کی تعداد میں چھپوا کر پاکستان میں انجمن کی تمام شاخوں اور مقامی طور پر لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

صدر مؤسس مرکزی انجمن کا دورۂ سرحد:

یہ سال انجمن خدام القرآن سرحد کے لئے نہایت خوش بختی اور سعادت کا سال ثابت ہوا کہ اس دوران اسے صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی میزبانی کی سعادت نصیب ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب پانچ مرتبہ صوبہ سرحد تشریف لائے۔ مردان

میں خطاب کے علاوہ پشاور کے نشتر ہال میں 11 / مارچ 02ء کو ''قرآن اور امن عالم'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جس میں سامعین کی تعداد تقریباً 400 تھی۔ 14 / مئی 02ء کو ''اسلامی نظام حیات کے خدوخال'' کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا جس میں حاضرین کی تعداد ساڑھے تین سو کے لگ بھگ تھی۔ اس پروگرام میں ''اسلامی نظام حیات کے خدوخال'' والے پمفلٹ اور کارڈز بڑی تعداد میں تقسیم کئے گئے اور قیمتاً بھی دیئے گئے۔

ڈاکٹر صاحب نے 10 / جون 02ء کو پریس کلب پشاور میں ''پاکستان کے بچاؤ کا واحد راستہ'' کے موضوع پر تقریباً 200 سامعین کو خطاب فرمایا۔

19 / اگست 02ء کو نشتر ہال پشاور میں ''ختم نبوت کے دو مفہوم'' کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ جس میں تقریباً 300 کے لگ بھگ سامعین نے شرکت کی۔

ان تمام خطابات کے دوران ہال کے باہر مکتبہ لگایا گیا جس میں ڈاکٹر صاحب کی تصنیفات اور سی ڈیز رکھی گئی تھیں۔ لوگوں کی کثیر تعداد نے ان سے استفادہ کیا۔

تعارف وتبصرۂ کتب

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

—— (۱) ——

نام کتاب	:	اللہ کے ہاں حرام' بندوں کے ہاں آسان
مصنف	:	فضیلۃ الشیخ محمد صالح المنجد
مترجم	:	عبدالرشید بن عبدالرحمٰن
ضخامت	:	160 صفحات
قیمت	:	66 روپے
ناشر	:	نوراسلام اکیڈمی' پوسٹ بکس 5166 لاہور
ملنے کا پتہ	:	مکتبہ نوراسلام' رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور

نوراسلام اکیڈمی ایک معروف اشاعتی ادارہ ہے جو کتابوں کو خوبصورت انداز میں شائع کرتا ہے۔ یہ ادارہ عام طور پر ممتاز اور مستند عرب مصنفین کی کتب کے تراجم شائع کرتا ہے جو ٹھوس اور صحت مند مندرجات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

یہ کتاب مشہور عرب سکالر فضیلۃ الشیخ محمد صالح المنجد کی تصنیف ''محرمات استھان بھا الناس یجب الحذر منھا'' کا اردو ترجمہ ہے جس میں بیشتر ایسی محرمات پر خبردار کیا گیا ہے جن کے ارتکاب کو معمولی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً غیر اللہ سے استمداد' کہانت' جادو' ریاکاری' حقوقِ والدین کی ادائیگی میں غفلت' بدشگونی' غیبت' جوا' سود' رشوت' گانا بجانا' چغلی' مصوری' پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا' کسی مسلمان سے بول چال بند کرنا اور دوسروں کے گھروں میں جھانکنا وغیرہ۔

مصنف نے اس کتاب میں تفصیل سے اس بات کو واضح کیا ہے کہ کسی چیز کا حلال یا حرام ٹھہرانا صرف اللہ کا حق ہے۔ اسی لئے اس نے تمام مفید اور طیب چیزوں کو حلال

اور خبیث' مضر اور ناپاک چیزوں کو حرام ٹھہرایا ہے۔ اس کتاب کا عربی ایڈیشن بہت مقبول ہوا اور بڑی تعداد میں شائع کیا گیا اور عام ہوا۔ سعودی عرب کے مفتی عبدالعزیز بن باز نے اس کتاب کے مطالعے کے بعد اسے مفید اور عمدہ قرار دیا جو اس کے مستند ہونے پر دال ہے۔

مترجم نے جگہ جگہ بات کو مزید واضح کرنے کے لئے مفید اور مناسب حواشی کا اضافی بھی کر دیا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

کتاب خوبصورت اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ سفید کاغذ پر خوشنما انداز میں کمپوز کی گئی ہے۔ اخلاقی تعلیمات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ہر مسلمان گھر میں اس کا پڑھا جانا مفید رہے گا۔

(۲)

نام کتاب : سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود
مصنف : مولانا عبدالقیوم حقانی
ضخامت : 336 صفحات
قیمت : 120 روپے
ملنے کا پتہ : القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد' نوشہرہ (سرحد)

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ کا نام مستند' معیاری اور خوبصورت کتابوں کی اشاعت کے لئے معروف و مشہور ہے۔ ''سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود'' حال ہی میں اکیڈمی کی مطبوعات میں ایک اچھے اضافے کے طور پر سامنے آئی ہے جس میں مفتی محمود صاحب کی زندگی کے حالات نہایت اچھے انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ مفتی صاحب کے تعارف کے لئے اس کتاب میں کافی مواد موجود ہے۔ اس کتاب کے مؤلف مولانا عبدالقیوم حقانی اپنے سادہ مگر شگفتہ اور دلکش اندازِ تحریر میں منفرد مقام کے حامل ہیں۔ ان کے قلم میں تسلسل' روانی اور برجستگی پائی جاتی ہے۔ منظر کشی میں وہ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ جب کوئی واقعہ بیان کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے

کہ وہ واقعہ ہماری آنکھوں کے سامنے پیش آ رہا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے مفتی صاحب کے متعلق پیدائش سے لے کر وفات تک کے تمام حالات قلمبند کر دیئے ہیں۔ کتاب کا پڑھنے والا ہلکی پھلکی تحریر کا لطف بھی اٹھاتا ہے اور ایک مردِ مؤمن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے اس کے نقش قدم پر چلنے کا سبق بھی حاصل کرتا ہے۔

مفتی صاحب نے معمولی حیثیت سے زندگی کا آغاز کیا۔ مگر خداداد صلاحیتوں کے بل بوتے پر نہ صرف دینی علوم پر دسترس حاصل کی بلکہ سیاسی میدان میں بھی اعلیٰ مقام حاصل کیا' تا آنکہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے سوانح حیات پڑھنے کی تجربہ کار اور صاحب بصیرت لوگ تلقین کرتے ہیں تا کہ زندگی گزارنے کا سلیقہ حاصل ہو۔

یہ کتاب نہ صرف اسلامی تاریخ کے ذخیرہ میں ایک گراں قدر اضافہ ہے بلکہ ادبِ اردو میں بھی ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ یہاں ایک بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ کتاب کے مندرجات کی ترتیب سے لے کر اشاعت تک کے تمام مراحل بڑے منجھے ہوئے ہاتھوں میں پوری احتیاط کے ساتھ طے کئے گئے ہیں اور کتاب بڑی حد تک اغلاط سے پاک ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کے شرکاء اور معاونین خود اونچے درجے کی علمی شخصیات ہیں۔ مصنف کے حق میں ہماری دعا ہے کہ ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ!

فضیلت صیام و قیامِ رمضان

بزبانِ صاحب قرآن ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ' وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ' وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا (قرآن سننے اور سنانے کے لئے) ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کے بھی تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو لیلۃ القدر میں کھڑا رہا (قرآن سننے اور سنانے کے لئے) ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کی بھی سابقہ تمام خطائیں بخش دی گئیں!''۔ (بخاری و مسلم)